بمدد و عون معین مطلق و فیض توفیق جلّ علا الٰہی برحق

ترجمہ کتاب مے نطر مصنف عالم مشہور جان ڈیون پورٹ صاحب باشندہ شہر لنڈن در اثبات حقیت نبوت جناب رسالتمآب و قرآن مجید مترجم فاضل جلیل عالم نبیل جامع علوم عربی و انگریزی و فارسی سید ابو الحسن صاحب رضوی زاد مرتبہم مسمّٰی بہ

مظاہر الحق

بر صاحبان مطابع مخفی نرہے کہ موافق قانون سنہ ہرگز ہرگز بغیر اجازت مترجم کوئی صاحب اس کتاب کے چھاپنے کا قصد نکریں فقط

بسبب دینے فیس کے اور محنت صاف و تصحیح وغیرہ کے قیمت اس کتاب کی فی نسخہ ڈیڑھ روپیہ عہ مطبع سے قرار پائی

مطبع حسینی اثنا عشری لکھنؤ میں سید عابد علی کی اہتمام سے چھاپی گئی

الحق یعلو ولا یعلیٰ والفضل ما شہدت بہ الاعداء

در بیان میمنت اقتران آیات بینات ابن عجابانامہ و رسالہ ریحیہ

مسمّیٰ بہ

مظہر حق

مسمّیٰ کتاب جان ڈیون پورٹ کہ بڑی احتیاط و مشقت سے
فاضل نبیل عالم جلیل مولوی سید ابو الحسن صاحب انگریزی دان
نے ترجمہ کیا باعانت مومنین صداقت آئین

مطبع حسینی اثنا عشری محلہ فراشخانہ متصل وزیر گنج شہر لکھنؤ میں
بتاریخ ۲۹ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۸۷ ہجری باہتمام عبد علی تاجر کتب کے چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ایّد السنۃ السنیۃ المحمدیۃ
بشہادۃ مخالفیہا۔ و شیّد الملۃ الناصرۃ الاحمدیۃ
باقرار معاندیہا۔ والصلوۃ علی افضل انبیائہ
محمد الذی استنارت شموس رسالتہ
فی سائر الامصار۔ و استضاءت بدور نبوتہ
فی جمیع الاقطار۔ وعلی آلہ واصحابہ سیما ابن
عمہ علی الذی اقرّ اہل الکتاب بوصایتہ
وخلافتہ و شہد حاملو التوریۃ والانجیل
علی شجاعتہ و سخاوتہ اما بعد پس ناظرین

کی خدمت میں عرض کرتا ہے افضل العباد علماً
و اتقیہم عملاً سید ابو الحسن ابن سید عسکری الرضوی
القمی جعل اللہ سعیہ مشکوراً من ہو موفق للعمل بالعلم
فی رسمہ کہ بالعمل بعلماء الفضل ما شہدت بہ الاعداء
ایک عالم نصرانی مسمّے بہ جان ڈیونپورٹ باشندہ
شہر لندن نے ایک رسالہ بطور تذکرہ حضرت اشرف الانبیاء
تصنیف کیا اور اوسمیں فضائل و مناقب آنحضرتؐ کو قرآن شریف
موافق اقوال معتمدہ و دلائل معتبرہ درج کیے اور اعتراضات
اہل کتاب کے حلاً و معارضۃً عقلاً و نقلاً رد کیے سبحان اللہ
کیا قدرت خدا ہے اور کس قدر اوسے تائید اسلام منظور ہی
کہ اوسکے ملک میں ایسا شخص پیدا کیا جسنے کوئی دقیقہ
اظہار حق میں فروگذاشت نہیں کیا اور ایسے ایسے دلائل
و براہین کتب مقدسہ سماویہ اور کلام علماء و مورخین معتبرین و
محققین نصاری سے لکھے ہیں کہ یہ رسالہ اہل اسلام کے لیے
سند قوی اور حجت قاطع ہے فشکر اللہ سعیہ و
اجزل اجرہ اور جو صاحب زبان انگریزی میں مہارت
رکھتے ہیں اونکو اس مرد عالم کے علم و کمال کی کیفیت معلوم
ہو جاویگی مترجم گمان کرتا ہے کہ انگلستان میں بلکہ تمام اقلیم یورپ
میں چند ہی اشخاص علم و حکمت و زبان دانی میں اس شخص کے

مشکل ہونگے پس بنظر رضاء الٰہی حقیر نے پچیس روز مین اس رسالہ
کا ترجمہ کیا اور حتی الامکان ترجمۂ لفظی کا لحاظ رکھا لیکن چونکہ
عبارت اسکی بسبب مضامین دقیقہ و خیالات رشیقہ کی ایسی مشکل ہی
اور اسقدر اوسمین انگریزیت ہی کہ اہل ہندوستان کے مذاق کی بالکل منافی
ہی پس اگر اوسکا ترجمہ لفظی کیا جاتا تو مہمل ہو جاتا اور کسی کی سمجھہ مین نہ آتا
لہذا مترجم مجبور ہوا کہ ایسی عبارت کے خلاصہ مضمون کا ترجمہ کرے اور بعض
مقامات پر توضیح مطلب کے لئے اپنی طرف سی عبارت لکھدی ہی اور
اوسی اس قطع کے ( ) دائرہ مین لکھہ دیا ہے اور حتی الامکان ترجمہ بہت
سمجھہ کر کیا ہے اور کہین غلطی کا گمان نہین لیکن اگر بمفحواے الانسان
مرکب من الخطاء والنسیان کہین غلطی ہو گئی ہو تو مترجم امیدوار
ہے کہ ناظرین لطف و مروت کو کام فرمائین اور حقیر کو معاف و معذور
کرین اور اگر کسی صاحب کو ترجمہ مین کوئی اعتراض ہو تو امیدوار ہون کہ
یا خود میرے غریبخانہ پر تکلیف فرمائین یا بذریعہ خط کے اوس اعتراض
سے اطلاع دین کہ انشاء اللہ اوسکی تسکین کر دیجائیگی اور اس ترجمہ
مین مترجم نے ایک تصرف یہہ بھی کیا ہے کہ اسم مبارک جناب
رسالتمآب کو بترک ادب سمجھہ کر نہین لکھا اور اوسکے بدلے آنحضرت
یا حضرت یا آپ لکھدیا ہے فقط

تمت

ترجمہ

رسالہ

مسمّی بہ

عذر از طرف محمدؐ و قرآن

مصنفہ

جان ڈیون پورٹ

مصنف تذکرۂ علی پاشا حاکم جینیا — وتاسیلوده — وتاریخ کرگ و راجگان کرگ — و یادداشت تاریخ ہندوستان — و تاریخ مروج مدارس — و دیگر کتب بکار آمد التعلیم

فہرست ابواب رسالہ
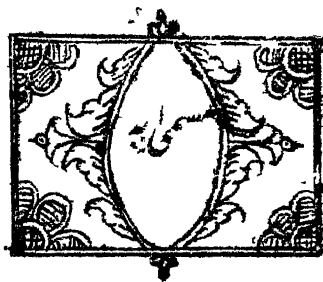
مسمی بہ

عذر از طرف محمدؐ و قرآن

مطبوعہ شہر لندن ۱۸۶۹ع

ترجمہ دیباچہ
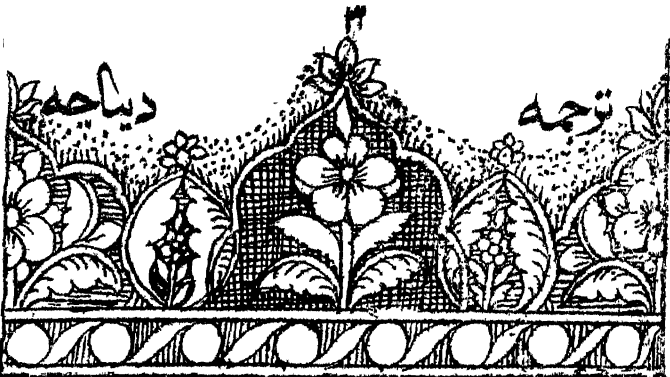
یہہ رسالہ ایک ہدیۂ ناچیز ہی جسکے راقم نے بڑی کوشش سے حال حضرت
محمد صلعم کو اتہامات کاذبہ اور الزامات قبیحہ سے بری کیا ہی اور اس
امر حق کی تائید کی ہی کہ آنحضرت صلعم اون بندگان (ذوالکرام) کے زمرہ سے
ہین جنکے بڑے بڑے احسان بنی آدم پر ہین **واضح** ہو کہ بعض
مورخین نے غرط تعصب سے راہ ضلالت اختیار کی اور ایسے ایسے اتہامات
تمام پاک مروج مذہب توحید پر لگائے پس اسسے معلوم ہوتا ہی کہ ان
متعصبین نے فقط اون امور نیک سے مخالفت و انحراف نہین کیا
جنکے بارہ مین خود منجی (یعنی مسیح) نے ایسی تاکید کی ہی بلکہ فہم مین بہی
خطا کی ہی (یعنی بے سمجھے بوجھے ایسے اعتراضات لغو آنحضرت صلعم پر کئے ہین)
اسواسطے کہ اگر یہہ لوگ ذرا بہی تامل کرتی تو انپر واضح ہو جاتا کہ پیغمبر خدا اور انکے
احکام کا حسن و قبح مطابقت یا مخالفت شریعت عیسوی یا اور شرائع حال
سی نہ دریافت کرنا چاہئی (بلکہ یہہ وجہ حقیت و عدم حقیت شریعت آنحضرت صلعم
اون مذاہب کی نسبت دیکہنا چاہئی جو اوس زمانہ مین ممالک مشرقیہ (یعنی

عرب وغیرہ) مین مروج تہے **خلاصہ** یہہ کہ محمد صلعم کو یہہ تسلیم
کرنا چاہئے کہ وہ حضرت مہذب ملت اور بانی شریعت تہے اور ساتوین
صدی عیسوی مین عرب مین پیدا ہوئے تہے — اور اس بات کا اعتراف
بہی یقیناً واجب ہی کہ آنحضرت سے زیادہ جلیل القدر کوئی شخص اقلیم
ایشیا مین نہین پیدا ہوا جسکے وجود ذی جود پر دن فخر و مباہات کرے
بلکہ حق تو یہہ ہی کہ تمام عالم مین سلف سے آج تک آنحضرت سے بہتر
بہت لوگ پیدا ہوئی — اگر ہم غور کرین کہ قبل بعثت آنحضرت عرب
کیسے تہے اور بعد بعثت کیسے ہو گئے اور یہہ بہی نظر التعمق سے دیکہین
کہ آنحضرت صلعم کی شریعت غرا نے کرورہا آدمیون کی دلونمین شعلۂ ایمان
مشتعل کیا اور ابتک انکی قلوب اوسی کے نور سے منور ہین تو ہمین تعریف
ہوگا کہ ایسی شخص جلیل الشان اور عدیم المثال کی مدح سی باز رہنا
بڑی نا انصافی ہے — اور اونکی نبوت کو محض بخت و اتفاق کیطرف منسوب
کرنا قادر مطلق کی قدرت کاملہ پر حرف لانا ہی **خاتمہ** مصنف
اس رسالہ کا التماس کرتا ہی کہ چونکہ اپنے مین اتنی استعداد اور لیاقت
نہ پائی کہ ایسے امر عظیم و دلچسپ کو کما حقہ حیطۂ تحریر مین لاسکے لہذا
چند مقامات پر اور مورخین کے مضامین اور عبارات نقل کئے اور
اس اعانت مین راقم اونکا نہایت ممنون و مشکور ہے فقط

حصہ اول محمد و حال آنحضرت

باب اوّل حال آنحضرت صلعم

اس باب مین کسی طرح کا شک و شبہ نہین کہ جس قدر صحت و تفصیل
سے آنحضرت صلعم کا حال لکھا گیا ہی اوس قدر اور کسی بانی شرع اور شارع
کا حال نہین تحریر کیا گیا حقیقت یہ ہی کہ اگر اون کرامات و معجزات
کو آنحضرت صلعم کیطرف منسوب نہ کرین جو [illegible] جسمین اقلیم ایشیا
ہمیشہ سے دلکشی چلی آئی ہین تو تمام حالات آنحضرت صلعم ایسی تحقیق و [illegible]
[illegible] ذوق [illegible] سے [illegible] کہ جب آنحضرت
پیدا ہوئی اوس زمانہ مین اکثر بلاد [illegible] بادشاہون کی تحت حکومت
تھا [illegible] قسطنطنیہ [illegible] تحت حکومت
سلاطین قسطنطنیہ کے تھے اور وہ بلاد جو [illegible]
واقع تھے اور وہ ملک جنہین دجلہ اور فرات [illegible]
جنوبی عرب خسروان فارس کے مطیع و محکوم تھے اور وہ بلاد جو
جنوب مکہ مین بحر قلزم کے کنارے پر واقع تھی بادشاہان عیسائیان
حبش کے تحت حکومت تھے لیکن مکہ اور دیگر بلاد جو وسط عرب مین
واقع تھی اور جہانتک کسی غنیم کی رسائی ممکن نہ تھی خود مختار رہتے
باشندگان عرب کا مذہب اکثر اون بادشاہون کی ملت کے موافق تھا
جنکی سلطنت اوس ملک مین تھی مثلاً جہان یونان اور حبش کی عملداری

تہی وہان مذہب عیسائی کو غلبہ تہا اور جو حدود بجانب بادشاہ فارس سے متعلق تہے اونمین مذہب آتش پرستان و مانیان جنکے احکام و قوانین مین مبائنت کلی تہی رائج تہا اور سوے ممالک مذکورہ کے ہر دیہہ و قریہ مین مذہب بت پرستی کی حالت تہی ابتدا مین تو عرب ایک خداے بزرگ کی عبادت کرتے تہے اور اوسے اپنی زبان مین اللہ تعالے یعنی خالق آسمان و زمین تعبیر کرتے تہے لیکن بعد ازان اون لوگون نے یہہ عبادت ترک کر دی اور بتخانے بنا کے اونمین ارواح مجسمہ کی پرستش کرنے لگے اور اپنے معبودون کو فرزندان خدا کہتے تہے اور اونکے مسکن ثوابت و سیارات سمجہتے تہے اور اونمین تمام روی زمین کا مالک اور حاکم جانتے تہے لیکن تمام ملک عرب مین صرف انہین دیوتاؤن کو نہ پوجتے تہے بلکہ ہر قوم اور ہر قبیلہ کا ایک جدا گانہ معبود تہا اور آدمیون کی قربانیان اونکی نذر کرتے تہے عرب بقای روح کا اعتقاد رکہتے تہے اور نہ حدوث عالم کے قائل تہے بلکہ خلقت عالم کو بخت و اتفاق کیطرف منسوب کرتے تہے اور اوسکی فنا کو دہر کیطرف نسبت دیتے تہے تمام ملک مین عیاشی اور رہزنی پہیلی ہوئی تہی اور چونکہ یہہ لوگ حیات کا انجام موت سمجہتے تہے لہذا نہ تو نیکی کی جزا اور نہ بدی کی سزا دیتے تہے (مخفی نرہے) کہ ایسی ایسی خرابیان اون عیسائیون اور یہودیون کے مذہب اور اخلاق مین بہی واقع ہوئی تہین جو مدتہاے مدید سے عرب مین قیام پذیر تہے اور اوس ملک مین اقتدار و اختیار رکہتے تہے یہودیون نے رومیون کے ظلم سے اوس ملک محفوظ

مین پناه لی تهی اور عیسائی جو کہ نسطوریون کے ظلم و قتل اور انہون
کے مباحثہ اور مناقشہ سے محفوظ رہنے کے لیے اوسی ملک مین
بهاگ گئے تهے اور اوس زمانہ مین دین مسیحی ایسا خراب اور ابتر
ہوگیا تہا کہ قابل بیان نہین اور جو طرق مذہب عیسوی اقلیم ایشیا
اور افریقیہ مین رائج تهے سب آپس مین مخالفت اور مباینت
رکهتے تهے اور سب مین اشد کفر و زندقہ اور عقائد فاسدہ مروج
تهے اور ہمیشہ باہم مباحثہ اور مناقشہ کیا کرتے تهے اور سبب
اعتراضات ایریان و سبیلیان و نسطوریان و یوتیکیان کے ان
فرق عیسائی مین نہایت تشتت اور اختلاف پڑ گیا تہا علماء عیسوی
نے ایسے عادات قبیحہ مثل شہوت پرستی اور کج خلقی اور جہالت
اختیار کیے تهے کہ ان باتون سے دین مسیحی بہت بدنام ہوگیا تہا
اور سب عیسائیون کے اطوار و اخلاق خراب ہوگئے تهے عرب
مین صحرا کے صحرا سینوبٹ (یعنی راہبون) سے بهرے ہوئے تهے یہ
نہایت کم عقل اور جاہل محض تهے اور انہون نے اپنی عمرین واہیات
اور بیہودہ خیالات اور تصورات مین ضائع کی تهین اور اکثر مسلح ہوکر
شہرون مین گهس جاتے تهے اور اپنے عقائد فاسدہ لوگون سے بزور شمشیر
قبول کراتے تهے جو طریقہ عبادت جناب مسیح ع نے مقرر فرمایا تہا (یعنی
عبادت اوس خدا کی جو حکیم اور قادر مطلق اور کریم اور عدیم المثل ہے)
بالکل محو ہوگیا تہا اور اوسکی جگہ بت پرستی نے غصب کر لی تهی اور مثل

یونانیون اور رومیون سے ان لوگون نی بہی ایک [illegible]
جہان مثل خدایان زمانہ سابق شہدا اور اولیا اور ملائکہ کا [illegible] رہتا تہا
اور بعضی فرقے عیسائیون کی تو ایسی نے ایمان ہوگئی تہی (زلیخا) زوجہ حضرت
یوسفؑ کو صفات الوہیت سے متصف کرلئے تہے [illegible] لوگون کو حضرت
عیسیٰؑ نے یہہ حکم فرمایا تہا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کرو اونہون نے
تراشی ہوئی اور چہپی ہوئی صورتون کی پرستش بڑے خلوص عقیدہ سے
اختیار کی تہی ایسی ایسی تماشے کنائس اسکندریہ و حلب و دمشق میں
نظر آتی تہے جب حضرت محمدؐ مبعوث ہوئے اوس زمانہ میں عرب لوگ
اپنے اصول مذہب ترک کردیئے تہے اور مباحثات اور مناقشات
لاطائلہ مذہبی مین ہمیشہ مشغول رہتے تہے آخرالامر [illegible] لوگون کو تنبہ
ہوا کہ جس امر ضروری پر کل عقائد مذہبی کا مدار ہی یعنی عبادت
باری بصدق و خلوص نیت وہ امر اونکے مذہب سے بالکل معدوم
ہوگیا تہا اور مومنین اور کفار مین جو اونکے ہم عصر تہی کوئی فرق
نہ باقی رہا تہا اسواسطے کہ جو عقائد باطلہ اور اوہام فاسدہ اور فرق کفار میں
رائج تہے وہی اونہون نی بہی اختیار کیے تہے ۔ واضح ہو کہ حضرت محمدؐ
مکہ مین پیدا ہوئے تہے لیکن یہہ تحقیق نہین کہ کس سنہ مین بعض
مورخین کے نزدیک سنہ ولادت آنحضرتؐ سنہ ۵۶۹ع بعضون
نزدیک سنہ ۵۷۱ع بعضون کے نزدیک سنہ ۵۷۲ع بعضون کے نزدیک
سنہ ۵۷۵ع بعضون کے نزدیک سنہ ۵۶۰ عیسوی اور بعضون کی نزدیک

سنہ ۲۰ ہجری لکن ان سب مین زیادہ معتبر ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۵۶۹ع ہے

عجیب بات ہو کہ ایسا ہی اختلاف تاریخ ولادت جناب مسیح مین بھی واقع ہی چنانچہ ابتداے سنہ ۵۰۰ع تک سنہ ولادت حضرت عیسیٰ اتنی تحقیق سی نہ معلوم تہا کہ تعیین تاریخ واقعات وغیرہ مین بکار آمد ہوتا یہانتک کہ جسٹینین قیصر روم کے عہد مین اگزی گیس ایک رئیس رومی نے سنہ عیسوی رواج دیا حسب بیان مورخین عیسائی و اہل اسلام جد حضرت محمدؐ اور اونکی اجداد و اسناد اپنے ملک کے رئیس تہے لکن یہہ بزرگوار عقلمندی اور دیانت داری سے حکومت کرتے تہے بعد ازان ریاست نسل جد آنحضرتؐ سے ایک اور خاندان قریش کیطرف منتقل ہوگئی قریش اون قومون مین سے تہے جنہین تمام عرب مین بڑا اقتدار و اختیار حاصل تہا اور اپنے تئین نسل حضرت اسمٰعیلؑ بن حضرت ابراہیمؑ سے جانتے تہے حقیقت یہہ ہی کہ خود مورخین عرب مین اختلاف ہے کہ حضرت محمدؐ سے حضرت اسمٰعیلؑ تک کے پشتین ہین بعضون کی نزدیک تئیس ۲۳ اور بعضونکے نزدیک ساٹھ پشتین ہین لکن اسپر سب مورخین اتفاق ہی کہ عدنان سے جو احفاد حضرت اسمٰعیلؑ سے تہے آنحضرتؐ تک اکتیس پشتین ہین لکن اب اسمین اختلاف ہو کہ عدنان سے اسمٰعیل تک کتنی پشتین ہین (واضح) ہو کہ پانچ پشتون تک حکام شہر مذکور یعنی مکہ اور خدام کعبہ قوم قریش مین سے مقرر کئے گئے یہہ معبد مقدس (یعنی کعبہ) اوسی شہر مین واقع ہے اور قبل بعثت آنحضرتؐ بتپرستان عرب

محل عبادت اور مقام حج تہا اور تین سی ساٹھہ بت موافق عدد ایام سال
عربی اس گھر مین تہے کہتے ہین کہ حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے
یہہ گھر تعمیر کیا تہا اور یہی وجہ خاص اسکی احترام کی تہی اور دوسری وجہ
اسکی عظمت کی یہہ تہی کہ یہہ پہلی عمارت تہی جسے انسان نے خدا کی عبادت
کے لیے بنایا تہا اور جس طرح یونانیون کا معبد (ڈلفی) تہا اوسیطرح
کعبہ تمام عرب کی پرستش گاہ تہی اور چونکہ اوس زمانہ مین کمالات علمی کا
حصر فصاحت اور شعر گوئی مین تہا لہذا جو لوگ ان فنون مین بڑے نامی
ہوتے تہے وہ سب کعبہ مین آیا کرتے تہے اور گرد اوس گھر کے وہ قصاید
معلق تہے جنکا حفظ کرنا عرب مستحسن سمجہتے تہے اوسیسبب زیادہ قدر
کی اوسکی عظمت اور احترام اور زیادہ ہو گیا تہا اسواسطے کہ تواریخ سے
معلوم ہوتا ہی کہ ۹۹۳ برس قبل تعمیر معبد حضرت سلیمانؑ یا دو ہزار برس
پیشتر حضرت عیسیٰؑ کے یہہ معبد (یعنی کعبہ) بنا ہوا تہا اس معبد کے
گوشہ جنوب و مشرق مین ایک چہوٹا سا پتہر نصب ہے جو قریب چار فیٹ
کے زمین سے بلندی پر واقع ہے مسلمان اس پتہر کا بڑا احترام کرتے ہین
اور اونکا یہہ اعتقاد ہے کہ یہہ پتہر سنگ ہاے بہشت مین سی ہے
اور اسے حضرت آدمؑ بہشت سی اپنے ہمراہ لائے تہے اور وہ بزرگوار اسے
بجاے تکیہ استعمال کرتے تہے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ یہہ پتہر اندر سے سفید ہے
لیکن بسبب مس کرنے ایک زن زانیہ کے یا بسبب گناہان خلایق کے
باہر کیطرف سے سیاہ ہو گیا ہے مگر کہتے ہین کہ اغلب یہہ ہے کہ حجابیان

حاجیان مکہ نے اس پتہر کو اس قدر چوما کہ سیاہ ہو گیا مورخین عرب کا
یہہ عقیدہ ہے کہ اونکے پیغمبر کی ولادت کیوقت بڑی بڑی کرامات
اور معجزات ظاہر ہوئے اور یہہ عجائب اور غرائب اونہون نے بڑے
شد و مد سے بیان کئے ہین چنانچہ اون عجائب مین سے ایک امر عجیب
یہہ تہا کہ بوقت ولادت آنحضرت آسمان پر ایک نور عجیب پیدا ہوا
اور چشمہ ساوا دفعۃً خشک ہو گیا اور پارسیون کے آتش کدے
جو ہزار برس سے برابر روشن تہے فوراً خاموش ہو گئے لکن اونکے
خاموش ہوجانیکا کچہہ سبب سمجہہ مین آیا آنحضرت کے والد کا نام عبد اللہ
اور والدہ کا نام آمنہ تہا اور جب یہہ صاحبزادے اونکے یہان پیدا
ہوئے تو آمنہ کے بہائی نے جو رمال تہا آنحضرت کے لئے فال دیکہی
اور یہہ خبر دی کہ یہہ صاحبزادے بہت ثروت اور دولت حاصل
کرینگے اور سلطنت عظیم بنا کرینگے آنحضرت کی ولادت کو ساتوین دن عبد
المطلب آپ کی جد نے بڑی دہوم دہام سے اپنے روسا قبیلہ کی دعوت
کی اور آنحضرت کو اونہین دکہلا کر کہا کہ یہہ لڑکا تمہاری قوم کا فخر
ہو اسواسطے آپ کا نام (محمد) کہا یعنی تعریف کیا گیا یا نہایت جلیل القدر
ہنوز آنحضرت کا سن دو برس کا ہوا تہا کہ آپ کے والد نے انتقال کیا
اور سوای دو اونٹ اور چند بکریون اور ایک جاریہ حبشیہ مسماۃ برکت
کے اور کچہہ ترکہ نہین چہوڑا جبتک کہ آنحضرت کے والد نے انتقال کیا
آپ نے اپنی والدہ کا دودہ پیا لکن چونکہ بسبب مصائب و آلام کے

١١

اونکا دودہ خشک ہوگیا تہا لہذا اونہوں نے ایک دایہ قوم بدو سے
تلاش کی لیکن اس امر میں کامیاب ہونا مشکل تہا اسواسطی کہ دائیوں کا
معمول ہی کہ اپنا حق خدمت بہت کچہہ طلب کرتی ہیں سبب اوسکا ان
بدویہ نے آنحضرتؐ کو مفلس سمجہکر آپ کی تحقیر کی اور دودہ پلانے سے
انکار کیا آخر الامر ایک گڈریہ کی زوجہ کو آپ پر رحم آگیا اور غریب بیچاری
سمجہکر اوس (صاحبزادے) کو اپنی گہر جو ایک قریہ متصل کوہ طائف شرقی
مکہ میں واقع تہا لیگئی تہوڑے ہی دن حضرتؐ اون والدین مجازی
(یعنے گڈریا اور اوسکی زوجہ) پاس رہے تہے کہ اونہوں نے آپکے
مابین الکتفین ایک نشان دیکہا اور اسسے اونہیں یہہ وہم فاسد پیدا ہوا
کہ اس صاحبزادے پر کسی دیو یا جن کا سایہ ہی اور اس خوف سے اونہیں
اونکی والدہ ماجدہ پاس پہونچا دیا جب آنحضرتؐ کا سن چہہ برس
کا ہوا تو آپ کی والدہ نے بعد مراجعت یثرب جہاں مع آپکے ننہال کے
بعض عزیزوں کی ملاقات کیواسطی تشریف لیگئی تہیں انتقال کیا
اور ایک بستی میں جسکا نام ابواء ہی جو مابین مکہ و مدینہ واقع ہی دفن ہوئیں
حلم اور نرم دلی اوس جناب کی ہر کس سے زیادہ اور کسی بات سے
نہیں دریافت ہو سکتی کہ تا وقتیکہ اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کو جایا کیے
اور اونہیں یاد کر کے غم والم کرتے تہے چونکہ آنحضرتؐ کی والدہ نے
آپکو صغر سن میں انتقال کیا تہا لہذا اوسی زمانہ سے آپکو
تفکر و غور کرنیکی عادت پڑ گئی تہی اور یہہ عادت مدت العمر

باقی رہی جب آنحضرتؐ کا سات برس کا سن ہوا تب اپنی والدہ کی ممتا کی
قدر معلوم ہوئی اور سمجھی کہ اس عالم یتیمی مین کوئی میرا معین و مددگار
نہین معلوم ہوتا ہی کہ قرآن مین جس مقام پر آنحضرتؐ ذکر عنایات اور
حفاظت خدا سی اپنی دل کو تشفی دیتی ہین اور اوسکی رحمتون کا شکریہ ادا
کرتی ہین وہان پر اسی بات کیطرف (یعنی انتقال والدہ ماجدہ) کنایہ پایا جاتی
ہی اور وہ آیت یہہ ہی (آیا نہین پایا اوسنی تجہے یتیم پس پناہ دی تجہکو)
زمانہ آخر مین آنحضرتؐ نی مدینہ سے حدیبیہ کو جاتی ہوئی اپنی والدہ
کی قبر کی زیارت کی اور چند اصحاب بہی ساتہہ تہی لیکن چونکہ وہ نہ جانتی تہی
کہ یہان آمنہ دفن ہین آنحضرت کو زار و قطار روتی دیکہہ کر سبب
گریہ پوچہا پس آنحضرتؐ نی جواب مین فرمایا کہ یہہ قبر میری والدہ مرحومہ
کی ہی حق تعالی نی مجہے اوسکی زیارت کرنیکا حکم فرمایا ہی اور مین نی اونکی دعاء
مغفرت کی واسطی اجازت طلب کی ہی لیکن ابہی تک حاصل نہین ہوئی
اس وقت اونکی شفقت مادری جو یاد آئی تو تاب ضبط نہ باقی رہی اور
بی اختیار رونی لگا بعد وفات والدہ تولیت اوس یتیم کی (یعنی
آنحضرتؐ) کی اوسکی جد پدری عبد المطلب سے متعلق ہوئی
اور اوس زمانہ مین عبد المطلب متولیان خانہ کعبہ کی سردار تہی
اور جب بعد دو برس کی اونہون نی بہی انتقال کیا تو اونکی بیٹی اور جانشین
ابو طالب نی خدمت تولیت آنحضرتؐ اپنی ذمہ کر لی اور
اوسنی ہر بات مین مثل اپنی فرزندون کی پیش آئی ابہی زمانہ نیا

حضرتؐ سے وہ امور ظہور میں آئی جنسے معلوم ہوا کہ آپؐ ذہین اور فہیم اور
محقق ہیں اور تنہائی مین غور اور خوض کرنیکو بہت دوست رکھتے تھے کہ جب ہمسن
لڑکے اپنے ساتھ کھیلنے کو بلاتے تھے تو آپؐ اونسی جواب مین فرماتے تھے کہ آدمی اوس
امر کیلئی خلق کیا گیا ہی جو اس لہو و لعب سی نہایت بہتر ہی جب آنحضرتؐ کا
تیرہ ۱۳ برس کا سن ہوا تو آپکے چچا جو ایک تاجر دولتمند تھے ہمراہ کاروان عازم
ملک شام ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لیتے چلیے
ابوطالب نے یہہ درخواست اپنے بھتیجے کی قبول کی اس سفر مین آپؐ نے
اپنے چچا کی ایسی خدمت و اطاعت کی کہ وہ نہایت آپ پر بڑا اعتبار ہو گیا
دو برس بعد آنحضرتؐ ایک جنگ مین شریک ہوئے پس اس امر سی معلوم
ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص تجارت اور سپاہگری دونون پیشے کرتا تھا تو عرب کے
نزدیک خلاف معمول نہ تھا بلکہ یہہ رسم اشرف قبائل عرب مین جاری تھا کہ اگر
کوئی شخص تاجر ہوتا تھا اور سپاہی نہ بھی ہوتا تھا تاہم جنگ سی دریغ نہ کرتا تھا
ان مہمات مین شریک ہونیسی آنحضرتؐ کا ہنر اور لیاقت جنگ درجۂ کمال کو پہنچ گئی
علاوہ ان اوصاف کے آپؐ صادق القول و الفعل صائب الرای پابند وضع تھے
اور ان صفات حمیدہ سے آپؐ کی قدر و منزلت اور بھی زیادہ ہو گئی تھی جب
حضرتؐ کا سن زیادہ ہوا تو اور سوداگرون نے آپؐ کی جودت اور لیاقت دیکھکر
معاملات تجارت مین اپنا کارندہ مقرر کیا ایک سفر مین آنحضرتؐ اپنے چچا کی ساتھ
ایک صحرا مین ملک شام کے پہنچے وہان راہب رہا کرتے تھے سردار راہبین تھوڑی دیر
تک آنحضرتؐ کو بڑے غور سے دیکھا کیا اور بعد اسکے ابوطالب کو علیحدہ بلا کر کہا کہ اپنے بھتیجے

سے بہت خبردار رہو اور اسی یہودون کے مکر سے بچاؤ واسوا سطے بلکہ حقیقت میں یہہ جوان بڑی بڑی باتوں کے لئے پیدا ہوا ہی بعض مؤرخین کہتے ہین کہ یہہ پیشینگوئی اوس راہب نے اون لڑائیونکی بابت کی تہی جو آنحضرت صلعم مین اور اولاد حضرت ابراہیم (یعنی یہود) مین ہونی والی تہین انہین سفر ہاے تجارت مین آنحضرت صلعم اون میلون مین تشریف لیجایا کرتے تہے جو عرب مین جابجا باوقات مختلفہ ہوا کرتے تہے اور اون میلون میں عرب حکایات اور قصص بیان کیا کرتے تہے اور عقائد مذہبی میں مباحثہ اور مناظرہ کیا کرتے تہے پس جسقدر یہہ باتین آنحضرت صلعم دیکہتے گئے اوسی قدر آپ کو قبح و سفاہت بت پرستی اور ہم وطنون کے عقائد باطلہ اور اوہام فاسدہ سے تنفر بڑہتا گیا اسی زمانے مین کعبہ آگ لگنے سے خراب ہوگیا تہا اور اوسکی مرمت ہو رہی تہی اور عرب کو یہہ منظور رہتا کہ اثناے مرمت مین سنگ مقدس (یعنی حجر الاسود) اپنے مقام پر نصب کیا جاے اور اس نظر سے کہ آپس مین جہگڑا ہو سب نے اسپر اتفاق کیا کہ وہ شخص اس پتہر کو اسکے مقام پر نصب کرے اور اس خدمت سے مشرف ہو جو پہلی ان حدود مقدسہ (یعنی کعبہ) مین داخل ہوا اتفاقاً سب سے پیشتر حضرت صلعم ہی خانہ کعبہ مین داخل ہوئے اور حسب قرار مذکور رسوم مقررہ بجا لاکر حجر الاسود کو اوسکے مقام پر نصب کیا اور چار طرف سے حضرت صلعم کی تعریف کا نعرہ بلند ہوا ــ پس اسطرح سے حضرت صلعم نے اوس معبد کو درست کیا

جس مین بتونکی عبادت ہوتی تہی — اور بعد چند عرصہ کے آپ ص
خاص کرکے اونہین بتونکی غارت کرنیکے لیئے مبعوث برسالت ہوے
پس واقع مین حضرت ص نے ایک پتھر نہین نصب کیا بلکہ ایک نئے مذہب
کی بنا ڈالی جسکی آپ سردار ہوے پچیس ۲۵ برس کے سن تک
آنحضرت ص اپنے چچا کی خدمت مین رہے اوس زمانہ مین ایک شخص
رؤساے مکہ مین سے مرگیا اور اوسکی زوجہ مسماۃ خدیجہ کو اپنے
کاروبار کی انتظام کے لیے ایک کارندہ کی تلاش ہوئی کسی شخص نے
اوس عورت سے حضرت ص کی سفارش کی اور اوس سے کہا کہ یہہ شخص تیرے
کاروبار کی انتظام کی لیاقت رکھتے ہین پس جو جو شرطین اوس عورت
نے کہین سب حضرت ص نے قبول کین اور تین برس تک اوسکی طرف سے
دمشق اور اور شہرونمین تجارت کی اور جب مکہ کو مراجعت فرمائی
تو خود خدیجہ کی مکان پر تشریف لیگئے تاکہ اوس سے ثمرۂ مشقت تجارت
بیان کرین — وہ زن بیوہ فرد حساب دیکھکر بہت خوش اور مطمئن ہوئی
لیکن جب اوسنے اپنے خیرخواہ اور سرگرم کارندہ (یعنے حضرت ص) کو اسطرح
اپنے سامنے کہڑے دیکہا جسطرح نوکر اپنے آقا کی سامنے کہڑا ہوتا ہے اور یہ
بہی دیکہا کہ آپکی چشمہاے سیاہ اور روے (مبارک) اور جسم (شریف)
مین عجیب سنجیدگی اور خوبصورتی اور دلربائی پائی جاتی ہے تو اوسکے
اپنی دولت کی بڑہنے سے بہی زیادہ تر سرور حاصل ہوا آپ اوس
بیوہ حسینہ کا چالیس برس کا سن تہا اور دو عقد کرچکی تہی اور ایک بیٹی

اور دو بیٹے بھی رکھتی تھی تاہم آنحضرت کی حسن جسمانی اور اوصاف
نفسانی اور عقلمندی اور سرگرمی پر ایسی فریفتہ ہوئی کہ تاب ضبط
نہ باقی رہی اور فوراً آنحضرت سے عقد کر لیا جب خدیجہ سے آپ نے
عقد کیا اوس زمانہ مین آپکا حسن شباب پر تہا صورت سے آثار
حکومت نمایان روی (مبارک) سے رعب سلطانی نمودار خال و خط مناسب
چشمہای (مبارک) سیاہ اور دلربا بینی (شریف) فی الجملہ خم دہن (مبارک)
خوش قطع دندان (شریف) مانند سلک گہر آبدار (مبارک) سرخ و سفید
موی سر اور محاسن (شریف) سیاہ اور باریک تہی لیکن بسبب خضاب کے
اونکا رنگ ایسا ہلکا ہو گیا تہا جیسا جسینٹ کی پہل کا ہوتا ہی خندہ
دلربا آواز شیرین حرکات و سکنات متین و دلچسپ اوضاع و اطوار
ایسے جنسے صفائی قلب اور صداقت قول ظاہر تہے اوصاف حمیدہ متوجہ
کر لیتے تہے اوس شخص کو جس سے آپ خطاب فرماتی تہی آنحضرت کے
کمالات نفسانی بھی بہت بڑے تہے ذہن حاد اور سریع الانتقال
حافظہ وسیع اور قوی طبیعت شگفتہ اور عالی رای صائب اور صحیح
شجاعت جسمین خوف کا نام نہین اگرچہ بعض لوگ کہتے ہین کہ آنحضرت
اپنی باتون پر متنبہ نہوتی تہے خیر یہ لوگ جو چاہین سو کہین لیکن
راقم کہتا ہی کہ آنحضرت ﷺ اپنے اہم مطالب یعنی رسالت کے
انجام دینی مین ایسی مستقل اور ثابت قدم رہی اور ایسا صبر و تحمل
کیا کہ ہر شخص کو لازم ہی کہ آپ کی تعریف اور مدح کری آنحضرت ﷺ

کی فصاحت خلقی تھی نہ کسبی اور چونکہ افصح محاورات فصحاے عرب
استعمال فرماتے تھے لہذا آپؐ کی فصاحت زیادہ ہو گئی تھی اور
قوت بیان ایسی تھی کہ اوس سے آپؐ کے کلام کو اور بھی زیادہ
رونق ہو جاتی تھی عبارت مرقومۂ ذیل گبن صاحب مورخ
کے قلم تحقیق سے جاری ہوئی ہے اور یہہ حضرتؐ کے زمانہ حج
کا حال ہے اور موئید بیان راقم ہے حضرت محمدؐ حسن
مین ممتاز تھے اس نعمت ظاہری (یعنی جسمانی) کی کوئی شخص
تحقیر نہین کرتا الا وہ لوگ جنہین خدا نے اس سے محروم رکھا ہی
حضرتؐ کا حسن ایسا تھا کہ جب گھر مین یا باہر وعظ فرماتے تھے
تو قبل اسکے کہ زبان مبارک سے کچھہ فرمائین سامعین آپؐ کی
صورت ہی دیکھہ کر عاشق ہو جاتے تھے اور تمام محفل مین غلغلۂ
تعریف بلند ہوتا تھا اور لوگ کہتے تھے (سبحان اللہ) کیا رعب
وسطوت شاہی ہے کیا آنکھین ہین کہ دل مین چبھی جاتی ہین
کیا خوبصورت مسکراہٹ ہے کیا روی مبارک ہے جس سے ہر ایک
بات دل کی عیان ہے اور کیا اشارات ہین جنسے ہر لفظ زبان مبارک
سے فرماتے ہین رسوم روزمرہ مین حضرتؐ مثل اپنے ہموطنون کے خلق
وتہذیب کا بہت لحاظ رکھتے تھے امرا اور اہل مقدرت سے بڑی تعظیم وتکریم
سے پیش آتے تھے لیکن ساتھہ ہی اسکے یہہ بھی تھا کہ غریب ترین باشندگان
مکہ سے نہایت خلق و مروت فرماتے تھے حضرتؐ کے

اوضاع و اطوار ظاہر مین ایسی صاف تہی کہ اون سے دل کی باتین
چہپی ہوی نہین اور لوگون سے اس لطف و محبت سے پیش
آتی تہے کہ معلوم ہوتا تہا کہ آپ ہر شخص سے دوستی ہے
آپ کا حافظہ وسیع اور قوی مزاج مین حلم و خلق طبیعت عالی ذہین
سلیم اور سریع الاشتعال اور رای صائب تہی اور جو بات سوجہتی تہی
اور جو فعل کرتے تہے اوس سے جرأت ظاہر تہی اور اگرچہ رفتہ رفتہ
آپ کی ارادے بڑہ گئے اور کامیابی بہی حاصل ہوی تاہم پہلی ہی
جو آپ کے ذہن مین دعوئی پیغمبری کی خطور کیا تہا اوسی سے معلوم
ہوتا ہے کہ آپ بڑے عقیل اور عالی طبیعت تہے پیر عبد اللہ نے
اشرف خاندان مین تربیت پای تہی اور افصح محاورات عرب سیکہی تہی
اور چونکہ اکثر مقامات پر از راہ عقلمندی ساکت رہتی تہی لہذا آپکی
آپکی فصاحت اور بلاغت کو اور زیادہ رونق ہو گئی تہی فقط
آنحضرت کی تحصیل علم کو پوچہئے اور علم کی معنی متعارف لیجیے تو
اسپر سب مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ نے مطلق علم حاصل نہین کیا
ہان اسقدر علم حاصل کیا تہا جسقدر کہ آپ کی قبیلہ مین مروج تہا اور
آپکی قبیلہ کی علم کی یہ کیفیت تہی کہ جسی ہم علم ادب کہتی ہین اوس سے
اونہین سروکار نہ تہا بلکہ اوسی حقیر سمجہتے تہی اور اپنی زبان کے آگے
کسی زبان کی حقیقت نہ سمجہتے تہے اور اپنی زبان مین بہی کتابون کی
ذریعہ سے کمال نہ حاصل کیا تہا بلکہ کثرت استعمال سے اور آن

لوگون نے اوسیقدر علم پر کفایت کی تہی جس قدر کاروبار خانگی مین
بکار آمد تہا اور جن اشعار کو اپنے کاروبار زندگی کے لئے مفید
سمجہتے تہے حفظ کر لیتے تہے پس یہہ بات سچ ہے کہ اگرچہ عرب کسی
اوستاد سے نہ پڑہا ہوتا ہم بڑا فہیم و عقیل ہوتا تہا اسواسطے کہ عرب
اکثر لڑائیون مین مشغول رہتے تہے اور لشکر مین بہی ایک قسم کا
مدرسہ ہوتا ہے جہان لئے تجربہ کار اور ذی لیاقت لوگ بہی ہوتے ہین
جنکی صحبت سے اور لوگون کو بہی علوم عقلیہ و فن ادب مین دخل ہوجاتا ہے
جسکو ہم لوگ تعلیم کہتے ہین اوسے تہذیب اخلاق اور حدت ذہن باشندگان
ممالک مشرقیہ سے کچہ تعلق نہین (یعنی عرب وغیرہ کی تحصیل علم
خلیق و ذہین ہوتے ہین) مخفی نرہے کہ مورخین عرب نے آنحضرت
کی عقد کا حال بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے اور وہ حکایت دلچسپ
یہہ ہے کہ شادی بڑی دہوم سے ہوئی دو اونٹ دعوت کے لیئے
ذبح کیے گئے اور مہمانون کی خوش کرنیکے لیئے خدیجہ کی کنیزین دف
بجا بجا کی خوب ناچین جب حضرت نے عقد کیا تو سن شریف اٹہائیس ۲۸
برس کا تہا اور خدیجہ چالیس ۴۰ برس کی تہین لیکن اوس سن مین بہی
خوبصورت تہین اور حالانکہ حضرت اون سے سن مین چہوٹے تہے تاہم
اپنی محسنہ سے بڑی شفقت و محبت سے پیش آتے تہے اور اگرچہ
حسب رواج ملک دوسری زوجہ کرنے کی مجاز تہے لیکن اس رسم کی پابندی
نہین کی اور دوسرا عقد نکیا اس عقد سے پندرہ ۱۵ برس کے زمانہ تک

حضرتؐ کا حال اچھی طرح معلوم نہین واضح ہو کہ پندرہ برس کے زمانے
تک جناب مسیح کا حال بھی اچھی طرح معلوم نہین ہوتا ہان اتنا معلوم ہوتا
ہے کہ وہ حضرت یوسف علیہ السلام نجار کے دکان مین کام کیا کیئے اور جو خدمت
(یعنے نبوت) حق تعالی نے اونکے سپرد کی تھی اوسکے بجا لانے کی فکر اور غور
مین رہتے تھے آپ حضرت محمد صلعم نے چاہا کہ تصفیہ نفس فرمائین
اور ایسی باتین اختیار کرین کہ عداوت اور ملامت خلائق سے محفوظ رہین
شب و روز اسی بات کی فکر و تردد مین رہتے تھے اور سوا اسکے
اور کوئی کام نہ تھا لکھتے ہین کہ حضرتؐ ہر سال مین چھ مہینے غار کوہ حرا
مین جو اٹھارہ کوس مکہ سے پچھم کی طرف واقع ہے رہتے تھے اور
اسی غار مین توراۃ اور انجیل اور اور کتب سماویہ کے مطالعہ سے
اپنی طبیعت غور پسند بہلایا کرتے تھے چونکہ اسقدر فکر و غور ایک
ہی بات مین اس سرگرمی سے کیا تھا لہذا ضرور تھا کہ اس مشقت
نفسانی کا اثر قوی آپؐ کی طبیعت پر ہو اور وہ اثر یہ ہوا کہ اکثر خواب
دیکھنے لگے اور غش کی سی کیفیت طاری ہونے لگی چنانچہ ایک مورخ
کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ مہینے تک برابر یہ معمول رہا کہ جس بات
کا خیال آنحضرتؐ جاگتے مین کرتے تھے وہی چیز خواب مین دیکھتے تھے
اس امر کا انفصال مشکل ہے کہ حضرتؐ پر کس قسم کے حالات جو وحی
طاری ہوتے تھے آیا یہ حالتین صرف تخیلات واہمیات تھے
جو بہ سبب زیادہ فکر اور غور کے پیدا ہوتے تھے یا

یا کوئی مرض جسمانی یا روحانی تھا جسکی سبب سے خود بخود جوش سا آجاتا تھا اور
غش کی سی کیفیت طاری ہوتی تھی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ بوقت نزول
وحی حضرت پر فکر کا غلبہ ہوتا تھا اور چہرہ متغیر ہوجاتا تھا اور بعض
وقت تو یہ کیفیت ہوتی تھی کہ زمین پر گر پڑتے تھے جیسے کوئی
نشہ میں ہوتا ہے یا کسی پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور سرد ترین ایام
مین بھی پیشانی پر قطرات عرق مثل قطرات شبنم جمے رہتے تھے
بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ اگر اوس عالم بیخودی مین اونٹ پر سوار
ہوتے تھے تو وہ حیوان بھی متاثر اور بیقرار ہوکر کبھی گھٹنوں کے
بل گر پڑتا تھا اور کبھی ادھر ادھر دوڑنے لگتا تھا کبھی اپنے پاؤن زور
سے زمین مین گاڑ دیتا تھا اور کبھی ہاتھ پاؤن اسطرح دے دے
مارتا تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ چاہتا ہے کہ میرے ہاتھ پاؤن ٹوٹکر
گر پڑین یہ قول کہ حضرت کو صرع کی دوری آتی تھی یونانیون نے
نفسانیت سے ایجاد کیا ہے ان لوگون نے حضرت کو ایک نئے مذہب
کا بانی اور پیشوا سمجھکر از راہ عداوت اوس حالت بیخودی کو آپکے
اخلاق مین نقص اور عیب قرار دیا ہے جو عیسائیون کے نزدیک
مستحق زجر و توبیخ ہے راقم کہتا ہے کہ یقین ہے کہ یہ معاندین متعصبین
یہ خیال کر سکتے تھے کہ اگر حضرت اس مرض شدید مین مبتلا بھی تھے
تاہم عیسائیون کی نیکی کا مقتضے یہ تھا کہ اون کی تکلیف پر افسوس
کرتے نہ یہ کہ اوسپر خوش ہوتے اور اوسے علامت غضب الہی سمجھتے

یا کوئی مرض جسمانی یا روحانی تھا اسکے سبب سے خود بخود جوش سا آجاتا تھا اور
غش کی سی کیفیت طاری ہوتی تھی لیکن یہ امر یقینی ہے کہ بوقت نزول
وحی حضرت پر فکر کا غلبہ ہوتا تھا اور چہرہ متغیر ہوجاتا تھا اور بعض
وقت تو یہ کیفیت ہوتی تھی کہ زمین پر گر پڑتے تھے جیسے کوئی
نشے مین ہوتا ہے یا کسی پر نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور سرد ترین ایام
مین بھی پیشانی پر قطرات عرق مثل قطرات شبنم جمے رہتے تھے
بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ اگر اوس عالم بیخودی مین اونٹ پر سوار
ہوتے تھے تو وہ حیوان بھی متاثر اور بیقرار ہوکر کبھی گھٹنون کے
بل گر پڑتا تھا اور کبھی ادھکر دوڑنے لگتا تھا کبھی اپنے پاؤن زور
سے زمین مین گاڑ دیتا تھا اور کبھی ہاتھہ پاؤن اسطرح دے دے
مارتا تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ چاہتا ہے کہ میرے ہاتھہ پاؤن ٹوٹکر
گر پڑین یہ قول کہ حضرت کو صرع کی دوری آتی تھی یونانیون نے
نفسانیت سے ایجاد کیا ہے ان لوگون نے حضرت کو ایک نئے مذہب
کا بانی اور پیشوا سمجھکر ازراہ عداوت اوس حالت بیخودی کو آپکے
اخلاق مین نقص اور عیب قرار دیا ہے جو عیسائیون کے نزدیک
مستحق زجر و توبیخ ہے راقم کہتا ہے کہ یقین ہے کہ یہ معاندین متعصبین
یہ خیال کرسکتے تھے کہ اگر حضرت اس مرض شدید مین مبتلا بھی تھے
تاہم عیسائیون کی نیکی کا مقتضے یہ تھا کہ اون کی تکلیف پر افسوس
کرتے نہ یہ کہ اوسپر خوش ہوتے اور اوسے علامت غضب الہی سمجھتے

سے اپنے نفس کو تعلقاتِ جسمانی سے معرا سمجھنے لگتا ہے اور ایسے ایسے
تصورات اور اوہام خاص کرکے اون مردون کو بلکہ بعض اوقات
اون عورتون کو بھی ہوتے ہین جنکی عقول بہت قوی اور کامل ہوتے ہین
جیسا کہ ایک مرتبہ بروٹس نے اپنے خیمہ مین قیصر کی روح کو دیکھا اور
کرامول نے دیکھا کہ ایک شخص مہیب اوسکے سامنے آکر کہنے لگا کہ تو بڑا آدمی
ہو جائے گا اور تھوڑا عرصہ گذرا کہ ایسے ایسے سانحے مولنس میڈ مردی کینٹ
اور سونڈ نبرگ اور میڈ ہم کو اڈھر پر بھی گذرے لیکن ایسا گمان
فاسد آنحضرت کی نسبت نہین ہوسکتا اسواسطے کہ آپ کی شان اس سے رفیع
تھی کہ یہ حیلہ کرتے کہ جبرئیل فرشتہ نے مجھے حکم کیا ہی کہ خدمت نبوت اختیار
کرون اور ایسے کذب صریح کے مرتکب ہوتے بلکہ اغلب ہے کہ حضرت
کو علم واقعی اور یقین واثق تھا کہ مین پیغمبر خدا ہون اور خدا مجھپر وحی
نازل کرتا ہے چوبیسوین رمضان کو صبح کے وقت حضرت اپنی زوجہ پاس
تشریف لیگئے اور متردد اور پریشان خاطر تھے اور اون سے فرمایا کہ
میرے اوپر کچھ اوڑھا دو اور آپ سر و چہرہ کو کہ اسوقت میرے دل پر بڑا
صدمہ ہی چھپا اوس صدمہ سے افاقہ ہوا تو اپنی زوجہ سے اپنی رسالت
کا اظہار کیا جونہین خدیجہؓ نے یہ سنا بلا عذر و تامل آپ کی نبوت پر ایمان لائین
خدیجہ کا ایمان لانا کچھ تعجب نہین اسواسطے کہ یہ بات بھی آنحضرت کی نسبت
یادگار ہی کہ اپنی زوجہ سے جسکی محبت نے تکلیف فقر سے چھڑا کر اس
مرتبہ عالی پر پہونچایا تھا نہایت توجہ اور عنایت سے پیش آتی تھی

اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ نے اور عقد کرنے سے پرہیز کیا حالانکہ
اس نعمت سے متلذذ ہونے کے مجاز تھے اور اس بات کی صداقت
اور نیز اسطرح ثابت کی کہ ہمیشہ اونکی محبت میں یکساں رہے آپ کیونکر ممکن
تھا کہ خدیجہ آپ کی بات کا یقین نہ کرتیں بلکہ اونھوں نے اعتقاد
کیا کہ حضرت کی وحی امر واقعی ہی اور آپ کے وسیلے سے خدا نے
اپنی مشیت ظاہر کی خدیجہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد زید آپکا غلام
عربی جسے آپ نے آزاد کردیا تھا اور علی رض ابن ابی طالب آپکے چچازاد بھائی
اسلام سے مشرف ہوے بعد ازاں آپ نے ابوبکر کو دعوت اسلام کی
اور اس میں بھی کامیاب ہوے یہ شخص قریش میں بڑا ذی مقدرت
اور ذی رتبہ تھا اور اس کی تبع اور ترغیب و تہدیت سے اور رؤسای
مکہ نے بھی مذہب نو قبول کیا ۔ آتھم کہتا ہے کہ یہ بھی آنحضرت کی صداقت
کی دلیل قاطع ہے کہ جو لوگ پہلے مشرف بہ اسلام ہوے آپ کے اقربا
اور احباب تھے اور چونکہ یہ اشخاص آپ کے افعال و عادات سے
بخوبی واقف تھے لہذا ضرور تھا کہ اگر مثل اور جعلسازونکے جنکا یہ قاعدہ ہے
کہ گھر میں کچھ کرتے ہیں اور لوگوں سے کچھ بیان کرتے ہیں آپکے قول و
فعل میں بھی مخالفت و منافات ہوتی تو وہ لوگ آپ پر اعتراض کرتے اور ہرگز
آپ کی بات کا یقین نہ کرتے ان لوگونکو ایمان لائے تھوڑا عرصہ گذرا تھا
کہ ایک سانحہ ایسا ہوا کہ اوس سے ترقی اسلام رک گئی وہ حادثہ یہ تھا
کہ آنحضرت نے اپنے رؤسای قبیلہ کو ایک مجلس میں طلب کیا اور

اون سے اپنی رسالت کا اظہار کیا لیکن اون لوگون نے آپکی قول پر مطلق توجہ
اور اعتنا نہ کی لیکن جب آپ نے یہ فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ بت پرستی کو نیست
و نابود کر دون اور تم لوگون کو ملت حضرت ابراہیمؑ کی طرف پھیر لاؤن تو
اونھین ایسا غصہ آیا کہ ضبط نہ کر سکے اور چاہا کہ آپ کو ساکت کر دین
اور کچھ انھین لوگون پر منحصر نہین بلکہ آپکے قبیلے کے اور اشخاص نے بھی اسی
غصے اور ترش روئی سے آپکے کلام کی رد کی اگرچہ آپکے چچا ابوطالب مسلمان
نہوے تھے تاہم اون لوگونکے شر و فساد سے اپنے بھتیجے کو بچاتے تھے
بعد اسکے چند سال تک حضرتؐ نے بڑے ظلم و تعدی اور ہتک و ذلت مین
بسر کی اور بعض تابعین حضرتؐ بھی اوسی بلاے ظلم مین مبتلا رہے ایک
مرتبہ تو ایسا ہوا کہ دشمنون نے حضرتؐ سے عرض کی کہ اگر آپ اپنے مطالبہ
(یعنے دعوے نبوت) سے دست بردار ہون تو ہم آپکو روپیہ دینگے یا اپنا
سردار مقرر کرینگے حضرتؐ نے اون لوگونکے جواب مین وہ جزو قرآن تلاوت
کیا جسے اکتالیسوان سورہ کہتے ہین اور اوسمین سے چند آیات ذیل مین مرقوم ہوتی
ہین "یہ ایک وحی ہے خدای رحیم و رحمن کی طرف سے مین صرف ایک آدمی ہون مثل
تمھارے مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمھارا خدا ایک ہے پس چاہئے کہ تم سیدھے اوسکی طرف
اور اوس سے مغفرت طلب کرو اور افسوس ہے اون لوگون پر جو بت سے خدا
قرار دیتے ہین جو زکوٰۃ نہین دیتے اور عقبے کا اعتقاد نہین کرتے لیکن جو
لوگ ایمان لاتے ہین اور عمل مین لاتے ہین وہ باتین جو نیک ہین بتحقیق
انکو ملینگے کامل ابدی جزا آیا واقع مین تم انکار کرتے ہو اوس

خدا کا جسنے دو دن کے عرصے مین زمین کو پیدا کیا آور آیا تم اوسکے شریک
گردانتے ہو تمام عالمون کا بادشاہ وہی ہے اوسی نے رکھے ہین زمین
پر مضبوط پہاڑ جو اوسپر بلند ہین آور اوسنے اوسپر برکت نازل کی اور چار دو
مین تقسیم کیا رزق تمام روی زمین پر واسطے سیر کرنے تمام مخلوقات
کے بعد اوسکے اوسنے مصروف کیا اپنے تئین آسمانون مین جو اوس
وقت نقط دھوان تھے اور اون سے اور زمین سے اوسنے کہا کہ آؤ
خواہ اپنی مرضی سے خواہ بدون اپنی مرضی کے پس اون دونون نے
جواب دیا ہم آتے ہین تابعداری سے اگر کوئی فریب شیطان کا بہکاوے
تجھے اے محمد پس لے تو پناہ ساتھہ خدا کے اسواسطے کہ وہی ہے سننے والا اور
جاننے والا جھوٹ جسطرف سے وہ آنیگا نہ پیچھے سے یہ (قرآن) ایک پیام ہی
کہ بھیجا گیا ہے دانا اور تعریف کیے گئے کیطرف سے کوئی چیز نہین کہی گئی
تجھسے (اے محمد) جو نہین کہی گئی تھی اون پیغمبرون سے جو تجھسے پیشتر گذرے تحقیق
کہ تیرے خدا کے ساتھہ ہے عفو اور اوسی کے ساتھہ ہے ڈرانیوالی سزا
حضرت کے دشمنون نے ان آیات کے جواب مین کہا کہ اپنی پیغمبری ثابت
کرنیکے لیے کوئی معجزہ ہمین دکھلاتے لیکن آپ نے انکار کیا اور فرمایا
کہ مین اسواسطے مبعوث ہوا ہون کہ تمھین وعظ و نصیحت کرون نہ اسلیے
کہ معجزہ دکھلاؤن آور ساتھہ اسکے قرآن کا حوالہ کیا اور اون سے فرمایا
کہ اگر تم سے ہوسکے تو کوئی اور کتاب مانند اسکے فصاحت اور بلاغت
مین تصنیف کرو در حقیقت یہ بات کبھی نہین ثابت ہوئی کہ آنحضرت

ترویج شریعت یا اثبات دعوے نبوت کے لیئے مکر اور حیلے کیے یا
جھوٹے معجزے دکھائے بلکہ خلاف اسکے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت
نے فقط اپنی عقل اور فصاحت پر تکیہ کیا اور ابتدای دعوی نبوت سے
آخر گرمی اور حمیت مذہبی آپؐ کی ممد و معاون رہی آنحضرتؐ پر حمیت
مذہبی کا بڑا غلبہ تھا اور ہر زمانہ مین اور ہر فعل سے آپکی یہ حمیت ظاہر تھی
یہ عجیب بات ہے کہ حضرتؐ نے تو اظہار معجزہ سے انکار بحث کیا لیکن
لوگون نے ہر قسم کی معجزات آپؐ کی طرف منسوب کیے ہین اور جس طرح
لوگون نے تاریخ اور نصائح اولیاء مقدسین عیسوی جھوٹی کہانیان جوڑکر
اور حاشیہ چڑہا کر خراب کیئے اوسی طرح حضرتؐ کے حال و مقال کو بھی
غارت کیا فی الواقع جیسا تعلیمات اور احکام انجیل اور خیالات باطلہ وہمیہ
بوناونٹرا مین فرق بین ہے اوسی طرح اخبار مرقومہ قرآن اور
قصص و حکایات مخترعہ مین منافاۃ کلی ہے گبن صاحب مورخ
نے عبارت مرقومہ ذیل مین بعض کرامات ان کرامات منسوبہ با آنحضرتؐ سے
بیان کی ہین عیسائیون نے ازراہ تعصب مذہبی آنحضرت
کی نسبت یہ بیان کیا ہے کہ ایک کبوتر آسمان سے اوترا تھا
اور آپکے کان مین کچھ کہہ جاتا تھا چونکہ یہ جھوٹی کرامت گروشیئس
آنحضرتؐ کی طرف منسوب کی تھی اوسکے مترجم عربی سے پوکاک نے
جو ایک مرد عالم تھا اوس سے پوچھا کہ آپ نے یہ کرامت حضرت
صلعم کی کون کتابون مین دیکھی ہے گروشیئس کو اس

کردی اور اون بچارون نے جوکر اوس شہر کے واقف ہین اور اوس ریگستان مین
دو تین میل تک حضرت کا تعاقب کیا آخرش حضرت ایک مقام پر پہونچے
کہ وہان بہت سے باغ تھے اور تھک کر ایک باغ مین پناہ لی اور تھوڑی دیر
ایک انگور کے درخت کے سایہ مین آرام فرمایا جب بیدار ہوسکے تو پھر مکہ کو راہی
ہوئے اور جب قریب شہر پہونچے تو مطعم بن عدی کو کہ بہت دینی عزت تھا
اور آپ سے موافق تھا ایک شخص یان مضمون کہا کہ مجھے بحفاظت داخل شہر
کیجئے حضرت کا ارشاد مطعم نے بجالایا اور اپنی اولاد اور خدام کو جمع کرکے حکم
کیا کہ مسلح ہوکر کعبہ کے قریب کھڑے ہو بعد ازان آنحضرت مع زید داخل مکہ
ہوئے اور آپ کے حافظ یعنی مطعم نے منادی کردی کہ خبردار کوئی
شخص ان سے بے ادبی سے پیش نہ آئے بعد اوسکے آنحضرت نے آگے
بڑھ کر حجر الاسود کو بوسہ دیا اور مطعم اور اوسکے لشکر کو حفاظت کے لیے ہمراہ
لیکر بیت الشرف کو مراجعت فرمائی قریب دو مہینہ کے بعد وفات خدیجہ آنحضرت نے
ایک نان بیوہ مسماۃ سودہ سے عقد کیا اور تھوڑی ہی عرصہ کے بعد عائشہ سے نکاح
کیا یہ عورت بہت کمسن اور حسینہ تھی اور آپکے یار غار ابوبکر کی بیٹی تھی یہ عقد آپنے
اسواسطے کیا تھا کہ آپس مین محبت و تپاک بڑھے منقول ہے کہ بعد وفات خدیجہ
پھر دہ یا تیرہ عورتین حضرت سے منسوب ہوئی تھین اونمین سے گیارہ یا بارہ
با وقات مختلفہ آپ نے عقد کیا واضح ہو کہ اس فعل پر آنحضرت کے منکرین مخالفین
نے بڑی طعن کی ہے اور اوسے آپکی شہوت نفسانی کی دلیل قطعی گردانی ہے
لیکن راقم کہتا ہے کہ قطع نظر اسکے کہ آنحضرت کے زمانہ مین عرب اور بلاد مشرقیہ

مین رسم تعدد ازدواج مروج تھا اگرچہ یہ رسم قوانین یورپ کے خلاف ہو اور اوس بانی دین یہ
فعل قبیح اور خلاف اخلاق بھی تصور نہ کیا جاتا تھا یہ بات ذہن نشین رہے کہ آنحضرتؐ نے
پچیس ۲۵ برس کے سن سے پچاس برس کی عمر تک ایک ہی زوجہ پر کفایت کی اور جبتک وہ ترسٹھ ۶۳
برس کی ہوکر مر گئین اور کوئی عقد نہین کیا اور اون سے کوئی اولاد ذکور مین سے
بہم نہین پہونچی پس اب ہم یہ پوچھتے ہین کہ آیا یہ گمان ہوسکتا ہے کہ جو شخص بڑا
شہوت پرست ہو اور ایسے ملک مین رہتا ہو جہان تعدد ازدواج رسم عام ہو وہ شخص
پچیس برس تک ایک ہی زوجہ پر قناعت کرے اور وہ زوجہ بھی کیسی کہ پندرہ برس
اوس سے خود ہی بڑی ہو اور آیا یہ گمان غالب نہین ہوسکتا کہ آخر زمانہ مین آنحضرتؐ
نے تیرہ ۱۳ برس کی عرصہ مین ازدواج جو کئے ہین تو اس سے خاص کر کے آپکو یہ مقصود
تھا کہ اولاد ذکور بہم پہونچین (مخفی نہ رہے کہ جس ماہ متبرک مین حاجیون کے قافلے مکہ
مین آتے تھے وہ مہینہ عرب مین عام خلائق کے امن و امان کے دن ہوتے تھے اور بڑے
بڑے شر و فساد موقوف ہو جاتے تھے اور ہر طرف سے لوگ جوق جوق اوس معبد
عام (یعنے کعبہ) مین سالانہ عید کرنیکو آتے تھے آنحضرتؐ نے یہ موقع ہاتھ سے
نجانے دیا اور اوس مجمع عام مین وعظ فرمانی شروع کی اور بہت سی لوگ باشندگان
یثرب مین سے مسلمان ہوگئے جب یہ نو مسلم اپنے وطن کو پھرے تو اپنے لوگون
مین اس نئے مذہب کی بہت تعریف کی اور اپنے دوستون اور ہموطنون کو
بڑی سرگرمی سے ترغیب دی کہ اس مذہب کو قبول کرین اور اس کوشش
مین خوبی کامیاب ہوے اونکی کامیابی کی یہ وجہ تھی کہ چونکہ اہل مکہ اور اہل مدینہ
مین سخت رقابت کے آپس مین حسد اور نا اتفاقی تھی لہذا اس مذہب نے مکہ مین اچھی

تھوڑے دن گذرے تھے کہ آپکی زوجہ وفا شعار نے آپؐ کی آنکھون کے
سامنے انتقال کیا دَرواقع مین اس ہمدرد کا مرنا حضرتؐ کے لئے ایسی مصیبت
عظیم تھی جس سے بشر کا دل شق ہوجاوے تینتیس برس تک خدیجہ آنحضرتؐ
کی مشیر اور دستگیر رہین اور اب اونکے مرنے سے آپؐ کا دل ٹوٹ گیا
اور گھر ویران ہوگیا حالانکہ اس عمر مین کون حسن وجمال اون مین باقی
رہا ہوگا لیکن حضرتؐ نے مرتے دم تک اون سے وفا کی اور جیسا کہ اوپر
بھی بیان ہوچکا ہے کہ اور عقد کرنے سے باز رہے خدیجہ قبرستان مکہ
مین جو اوس شہر کے شمال ومغرب مین واقع ہے دفن ہوئین چنانچہ
ایک سیاح مشہور برکھرت نامی سے ہمنے سنا ہے کہ اونکی قبر
ابتک موجود ہے اور زائرین خاص کرکے ہر جمعہ کو اوسکی زیارت سے
مشرف ہوتے ہین لیکن اس روضہ مین سوای سنگ قبر کے اور کوئی چیز عجیب
اور تحفہ نہین اور اوس پتھر پر چند آیات قرآن مشہور یہ آیۃ الکرسی خط
کوفی مین بڑی خوبصورتی سے کھدے ہین آنحضرتؐ تا دم مرگ خدیجہ
کے شکر گذار اور رطب اللسان رہے اور خدیجہ کو آپؐ نے اس افسوس
سے جو یاد کیا تو عائشہؓ کو جو آپ کی ازواج مین بہت کمسن اور حسینہ اور
جمیلہ تھین رشک آیا اور بے ادبی سے اون مرحومہ کی مذمت کرنے لگین
اوسوقت خدا نے حضرتؐ کی تسلی کے لیئے یہ آیت نازل کی آیا وہ کہیں اونسے بہتر
نہ تھی اور خدا نے اون سے بہتر اور حسین تر تجھے نہین عنایت کی آنحضرتؐ
کا دل بھر آیا اور بآواز بلند درگاہ جناب باری مین عرض کی کہ خدایا وہ

نہین اوس سے (یعنے خدیجہ) بہتر اور شفیق تر کوئی زوجہ مجھے نہین ملی وہ
اوسوقت مجھپر ایمان لائی تھی جبکہ سب لوگ میری تذلیل اور تحقیر کرتے
تھے اور مجھپر ہنستے تھے اور اوسنے اوس عالم مین میری خبرگیری کی اور مجھے
راحت پہونچائی جب تمام عالم میرے قتل اور ہتک کے درپے
تھا چونکہ اب کوئی آپ کا حامی اور حافظ نہ باقی رہا تھا لہذا اونھون
نے اور بھی ظلم و تعدی کرنی شروع کی بھلا قریش کا تو کیا ذکر جو زیادہ
قریب اور اون لوگون نے جو کسی زمانے مین آپکی دوستی کا دم بھرتے
تھے دست تعدی دراز کیا پس حضرت مجبور ہوے کہ حامی امن تلاش کرین
اور زید اپنے وفادار غلام کو ساتھ لیکر ایک چھوٹے سے شہر کو جسے طائف
کہتے ہین روانہ ہوے یہ شہر مکہ سے ۷۰ میل مشرق کی طرف واقع ہے اور
یہان ایک اور چچا آپکے رہتے تھے جنکا نام عباس تھا جب حضرت اس شہر
مین پہونچے تو وہان کے روساے مین سے تین شخصون سے اپنی نبوت
کا اظہار کیا اور اونھین ترغیب دی کہ اس مذہب نو کی ترویج مین اعانت کرین
اور یہ سعادت حاصل کرین لیکن آپکے کلام نے اون لوگون کے دلون پر
تاثیر نہ کی اور اونھون نے بھی وہی اعتراضات پیش کیے جو آپکے ہم وطنون
نے کیے تھے اور عرض کی کہ آپ اور کہین پناہ لین تاہم آنحضرت مہینہ بھر اوس
شہر مین رہے اور وہانکے باشندون مین جو لوگ زیادہ خوش مزاج اور
عقیل تھے اونھون نے تھوڑی بہت آپکی تعظیم اور تواضع بھی کی
لیکن آخرکار غلام اور ارذال نے آپ سے منحرف ہوکر پتھرون سے بوچھار

مذہب نو کے بہت ناخوش ہوا تھا چنانچہ ایکروز اپنی بہن کو چلا چلا کر
قرآن پڑھتے سنکر زور سے مارا اور قرآن بھی زمین پر پھینکدیا لیکن وہ عورت
نہ گھبرائی بلکہ باطمینان تمام قرآن کو اوٹھالیا اور اپنے بھائی کو ہرگز نہ دیا
اس حرکت سے عمر زیادہ تر غصہ ہوا اور اوس سے قرآن چھین لیا
اتفاقاً اوسکی نظر چند سطرون پر پڑی تو نہایت متعجب ہوا اور بعد تعجب
کے انفعال بھی ہوا اور اوسی جگہ مسلمان ہوگیا بعد ازان عمر مسلح اور
مکمل کوہ صفا کو جو حضرت کی جای پناہ تھی بعجلت تمام روانہ ہوا آنحضرت
نے عمر کو آتے دیکھکر باواز بلند فرمایا آہی عمر کہان سے آتا ہے آیا تو
یہان رہے گا جب تک کہ سقف تھی تجھہ پر ٹوٹ پڑے اور تو دبکے مر جاے
عمر نے جوابمین عرض کی کہ مین آیا ہون درآنحالیکہ بصدق دل ایمان
لایا ہون خدا اسے برحق ہے اور آپ پر کہ اوسکے رسول محبوب ہین
جب قریش نے دیکھا کہ حضرت ابتک اپنے مذہب کی ترویج مین مصر
اور سرگرم ہین تو اب اونھون نے زیادہ ظلم و تعدی پر کمر باندھی اور
آپ کے اصحاب سے اس بیرحمی سے پیش آنے لگے کہ اونھون نے
مکہ مین رہنا مناسب نہ جانا جب آنحضرت نے یہ دیکھا تو جو اصحاب
بے یار و مددگار تھے اونھین اجازت دی کہ اور کہین جاکے پناہ لین حسب
ارشاد آنحضرت وہ مکہ سے چلے گئے اور ملک حبش مین جاکر پناہ لی سنہ
ہجرت (یعنے فرار) آنحضرت کی بعثت کے پانچوین برس سے شروع ہوا
جن لوگون نے فرار اختیار کیا تھا شمار مین اتنی مرد و زن

اور چند لڑکے تھے نجاشی بادشاہ حبش ان زائرون سے بمہربانی پیش آیا
اور جن لوگونکو قریش نے اونکی طلب کے لیے بھیجا تھا اون بیچارون کو ہرگز
اونکے حوالہ نہ کیا اور مورخین عرب لکھتے ہین کہ بادشاہ موصوف خود مسلمان ہوگیا

باب دوم

آنحضرت صلعم کی بعثت کے دوسرے برس یہ ماجرا گذرا کہ چونکہ آپ کے
اصحاب اور اتباع نے مکہ مین بڑا اختیار و اقتدار حاصل کرلیا
تھا لہذا تمام اہل شہر نے یہ حکم کیا کہ خبردار اب کوئی شخص یہان کے
باشندون مین سے حضرت کی پیروی نہ اختیار کرے لیکن اس حکم سے
حضرت صلعم کو کچھ ضرر نہوا اسواسطے کہ آپ صلعم کے چچا ابوطالب آپکے
حفاظت اور حمایت کے لیے موجود تھے لیکن جب بعد ایک سال کے
ابوطالب نے بھی انتقال کیا جب تو آپکو بڑی مشکل ٹہری اسواسطے کہ
تمام مال و اسباب اور عمدہ اونکا آپ کے دشمنون کے ہاتھہ لگا اور چونکہ
ان معاندین نے اب ایسا اقتدار حاصل کرلیا تھا کہ کبھی نہ پایا
تھا تو اب بغض و عناد مین بھی زیادتی شروع کی اور ہر وقت یہانتک
کہ نماز مین بھی آپ صلعم کی توہین اور تذلیل کرنے لگے اور طرح طرحکی
نجاستین آپ صلعم کے دسترخوان پر پھینکتے تھے اور اور حرکات ناشایستہ
سے آپ صلعم کو پریشان کرتے تھے علاوہ ان سب مصیبتون کے ایک
اور مصیبت حضرت صلعم پر یہ پڑی کہ ہنوز ابوطالب کی وفات کو تین

اسکے جواب مین اور کچھ نہ بن پڑا سوای اسکے کہ اپنے گناہ کا اعتراف
کیا اور کہا کہ یہ کرامت تو مسلمان خود نہین جلتے تھے اور اس خیال سے
کہ مبادا یہ بہتان مسلمانونکے غصے اور مضحکے کا باعث ہو یہ کذب صریح ترجمہ
عربی سے نکال ڈالا گیا لیکن لاطینی کتاب کے بہت سے نسخون مین یہ
حکایت موجود ہے جب ابو طالب نے دیکھا کہ آنحضرتؐ کے دشمن آپ
آپکے بغض و عداوت مین مصر و مستحکم ہین تو بکمال اصرار آپؐ سے کہا کہ
اب اس بات (یعنے اثبات نبوت) کی زیادہ پیروی نہ کرو حضرتؐ نے
یہ جواب مین فرمایا کہ اگرچہ قریش میرے قتل پر مستعد ہون لیکن جبتک کہ
آفتاب اور ماہتاب (اس سے کنایہ یہ تھا کہ ان ستارون کو قریش
ازراہ جہالت خدا جانکر پوجتے تھے) میرے داہنی اور بائین طرف
ہین (یعنے جب تک کہ یہ باقی ہین) مین اپنے ارادے سے ہرگز نہ باز آؤنگا
اس مقابلہ اور مجادلہ سے حضرتؐ نے کچھ خوف نہ کیا اور پھر چند اشخاص
کو جمع کیا جن مین اکثر آپ ہی کے قبیلے کے تھے اور اونکے سامنے
تھوڑا سا گوشت بز اور ایک جام شیر رکھا اور اوس مین سے تھوڑا سا
خود بھی تناول کر کے اوٹھ کھڑے ہوے اور اپنی کیفیت اونسے
بیان کی اور فرمایا کہ جو شخص مجھپر ایمان لائے گا اوسے خزائن ابدی
عنایت کرونگا اور آخر مین ایک خطبہ فرمایا جس کی فصاحت مذہب
مین مشہور ہے اور اوس خطبے مین ارشاد کیا کہ کون شخص تم مین
سے اس بوجھ کے اوٹھانے مین میری مدد کرے گا اور کون

شخص میرا نائب اور وزیر ہوگا جسطرح ہارون موسیٰ کا جانشین تھا تمام
محفل متحیر اور ساکت ہوگئی اور کسی شخص کو جرات نہ ہوئی کہ اس عہدہ
نازک کو قبول کرے یہانتک کہ وہ مرد جوان اور شجاع یعنے علیؓ آپ
کے چچازاد بھائی اوٹھہ کھڑے ہوئے اور بآواز بلند عرض کی کہ یا رسول اللہ
اگرچہ مین تمام حضار مجلس مین صغیر السن ہون اور میری آنکھین
ان سب کی آنکھون سے زیادہ پر از رمد ہین اور میرا شکم ان سب کے
شکمون سے بزرگتر ہے اور میری ساقین ان سبکی ساقون سے
باریکتر ہین یا رسول اللہ مین آپکا خلیفہ ان لوگون پر ہونگا
جب یہ کلام آنحضرت نے سنا تو اپنی باہین اوس جوان صالح کی گردن مین
ڈالدین اور اوسے اپنے سینے سے لگا لیا اور بآواز بلند فرمایا
دیکھو میرے بھائی میرے وزیر کو (واضح ہو کہ ابتدا مین تو آنحضرت
نے خفیہ وعظ فرمائی بعد ازان علانیہ موعظت فرمانے لگے اور
روز بروز آپکے اصحاب بڑھنے لگے اکثر کوہ صفا اور ابوقبیس پر جو
قریب شہر مذکور یعنے مکہ واقع ہین وعظ فرمایا کرتے تھے لیکن کبھی کبھی
کوہ حرا پر بھی تشریف لیجاتے تھے اور وہان سے نئے سورے لاکر اوس
کتاب مین شامل کرتے تھے جو آخر کو قرآن کے نام سے مشہور
ہوئے اسی زمانہ مین آنحضرت نے ایک اور شخص عمرؓ نامے کو
مسلمان کیا یہ شخص آپکا بڑا دشمن تھا لیکن منصف تھا تھوڑا ہی
عرصہ گذرا تھا کہ عمرؓ اپنی بہن آمنہ سے بہ سبب قبول کرنے مذہب

اچھی طرح رواج نہ پایا تھا واضح ہو کہ بعثت کے بارہوین برس آنحضرت نے اپنے سفر
شب یعنے معراج کی حکایت بیان کی اس قصہ کا مضمون یہ ہے کہ حضرت ایک جانور مسمی
بہ براق پر سوار ہو کر جبرئیل فرشتہ کی رہنمائی سے اورشلیم (یعنی بیت المقدس)
کو تشریف لیگئے اور وہان سے آسمان پر تشریف لیگئے قرآن کے پندرہوین
سیپارہ مین اس قصہ کا ذکر مبہم ہے آنحضرت نے معراج کا قصہ یہ بیان
فرمایا ہے کہ ایک شب مین اپنی زوجہ عایشہ کے ساتھ ہمخواب تھا کہ مین نے سنا کہ کوئی شخص
دروازہ پر دستک دیرہا ہے مین اوٹھ کھڑا ہوا اور دروازہ پر جو گیا تو دیکھا کہ جبرئیل فرشتہ کھڑے ہین اور انکے
قریب براق ہے یہ ایک عجیب و غریب جانور تھا اسکا چہرہ آدمی کے چہرے سے
مشابہ تھا کان ہاتھی کے کانون سے گردن اونٹ کی گردن سی جسم گھوڑے کے
جسم سے دم خچر کی دم سی اور کھر بیل کے کھر سے اور رنگ ایسا سفید اور شفاف
تھا جیسے دودھ اور تیزی اور چالاکی مین بجلی کو بھی اس سے کچھ نسبت نہ تھی بعد
ازان جبرئیل فرشتہ نے اپنا ساتوان پر کھولکر پرواز کیا اور حضرت بھی براق
پر اوسکے عقب مین روانہ ہوے جب آپ اورشلیم (یعنی بیت المقدس) مین
پھونچے تو وہان حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ سے ملاقات ہوئی اور آپ نے
اُن سب انبیا کو سلام کیا اور لقب برادر سے خطاب فرمایا اور اونکے ساتھ نماز پڑھی
بعد اسکے آپ مع جبرئیل بیت المقدس سے روانہ ہوے اور دیکھا کہ ایک نردبان نور
استادہ ہے اور براق کو ایک حلقہ آہنی مین جو ایک سخت پتھر مین لگا
تھا باندھ دیا کہ وہان آپ کی مراجعت کا منتظر رہے اور آپ مع جبرئیل
اوس نردبان نور سے آسمان پر تشریف لے گئے جب آنحضرت

ملاء اعلے پر پھونچے تو جبرئیل اپنے رفیق کو ساتون آسمان دیکھانے نذریجا
لیگئے (جیسا کہ فونجل شاعر رومی ذیننٹ کورے گیا ہے) اور جب آپ
آسمان اوّل پر پہونچے تو ایک گروہ ملائکہ کو دیکھا کہ باشکالِ مختلفہ متشکل
ہین بعضے آدمی کی شکل بعضے پرند کی صورت اور بعضے چرند کی مانند ہین اور
جیسکے پرندون کی شکل تھی اون مین ایک مرغ دیکھا کہ بڑا طویل القامت تھا اور
اوسکے پر ایسے سفید تھے جیسے برف اور اسقدر کثرت ملائکہ کی یہ وجہ تھی کہ
فرشتگان زمین بھی آسمان پر چلے گئے تھے تاکہ اہل زمین کی شفاعت حضرت سے
کرین آخرش یہ دونون مسافر اوس مقام تک پہونچ گئے جہان وہ شجر
مقدس ہے جسے سدرۃ المنتہے کہتے ہین یہ درخت جنت العدان کی حد پر واقع
ہے اور اوسکے پھل اتنے بڑے ہین کہ ایک پھل تمام مخلوقات کی خوراک
کے لیئے بڑی مدت تک کافی ہے اور اسی مقام پر اونھون نے ایک سرحد
دیکھی کہ اوسوقت تک کسی بشر نے اوس سے گذر نکیا تھا یہ سرحد عرش
الٰہی و آسمانون کے درمیان مین واقع ہے سدرۃ المنتہی سے قریب ایک
اور فرشتہ اونکی رہنمائی کے لیے منتظر تھا وہ فرشتہ آپکو مقامات غیر محدود
پے لے گیا اور راستہ مین آپ نے ہزارہا ارواح سماویہ کو تسبیح و تکبیر خدا
مین مشغول دیکھا یہانتک کہ خدمت اقدس جناب باری مین پہونچے اور
آپکو اوس مقام تک تشریف لیجانیکی اجازت حاصل ہوئی جہان سے
تختگاہ جناب باری تک دو کمانون کا فاصلہ ہے اور وہان حضرت نے
وہ کلمہ طیبہ کرسی پر قلم نور سے مکتوب کیا ہے جسے آپنے اپنے مذہب کی علامت قرار دی

ملاءِ اعلیٰ پر پہونچے تو جبرئیل اپنے رفیق کو ساتوں آسمان دیکھانے ندرہجا
لیگئے (جیسا کہ ڈنجل شاعر رومی ذیڈنٹ کوے گیا ہے) اور جب آپ
آسمان اوّل پر پہونچے تو ایک گروہ ملائکہ کو دیکھا کہ باشکالِ مختلفہ متشکل
ہین بعضے آدمی کی شکل بعضے پرند کی صورت اور بعضے چرند کی مانند ہین اور
جیسے پرندون کی شکل تھی اون مین ایک مرغ دیکھا کہ بڑا طویل القامت تھا اور
اوسکے پر ایسے سفید تھے جیسے برف اور اسقدر کثرت ملائکہ کی یہ وجہ تھی کہ
فرشتگان زمین بہی آسمان پر چلے گئے تھے تاکہ اہل زمین کی شفاعت خدا سے
کریں آخرش یہ دونون مسافر اوس مقام تک پہونچ گئے جہان وہ شجر
مقدس ہے جسے سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہین یہ درخت جنت العدان کی حد پر واقع
ہے اور اوسکے پھل اتنے بڑے ہین کہ ایک پھل تمام مخلوقات کی خوراک
کے لیے بڑی مدت تک کافی ہے اور اسی مقام پر اونھون نے ایک سرحد
دیکھی کہ اوس وقت تک کسی بشر نے اوس سے گذر نکیا تہا یہ سرحد عرش
الٰہی اور آسمانون کے درمیان مین واقع ہے سدرۃ المنتہیٰ سے قریب ایک
اور فرشتہ اونکی رہنمائی کے لیے منتظر تھا وہ فرشتہ آپکو مقامات غیر محدود
سے لے گیا اور اثناے راہ مین آپ نے ہزارہا ارواح سماویہ کو تسبیح و تکبیر خدا
مین مشغول دیکھا یہانتک کہ خدمتِ اقدس جناب باری مین پہونچے اور
آپ کو اوس مقام تک تشریف لیجانے کی اجازت حاصل ہوئی جہان سے
تختگاہ جناب باری تک دو کمانون کا فاصلہ ہے اور وہان حضرت نے
وہ کلمہ طیبہ کرسی پر قلم نور سے مکتوب دیکھا جسے آپنے اپنے مذہب کی علامت قرار دی

بیت المقدس اسی جسم خاکی سے تشریف لیگئے تھے اور وہان سے آسمان
پر فقط آپکی روح گئی تھی لیکن اکثر صحابہ اسی قول اخیر کے قائل تھے اور بعضے کہتے تھے
کہ آپ دونون جگہہ اسی جسم خاکی سے تشریف لگئے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ
حضرت نے بھی اسکی صحت کا انکار نہین فرمایا جس سال یہ سفر شب واقع ہوا
جسے مسلمان معراج کہتے ہین اور اوس سال کو سال متبرک کہتے ہین اوسی
برس بارہ شخص اہل یثرب مین سے مکہ مین آئے اور کوہ عقابہ پر
جو اوس شہر کے شمال مین واقع ہے آنحضرت سے اطاعت اور وفاداری
کی قسم کھائی اس قسم کو حلف النسوان کہتے ہین اور اسکی وجہ تسمیہ یہ نہین ہے
کہ اس عہد مین عورتین بھی شریک تھین بلکہ یہ ہی کہ بعد چند عرصے کے
ایسی ہی قسم عورتون سے بھی لی گئی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ وہ مرتکب
سرقہ اور زنا نہ ہونگی اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرینگی (جیسا کہ بت پرستان
عرب مین رسم تھا کہ اس خوف سے اپنے لڑکون کو مار ڈالتے تھے
کہ مبادا ہم انکی کفالت نہ کرسکین) نہ غیبت کرینگی اور جو باتین معقول
ہونگی اون مین آنحضرت کی متابعت کرینگی ادہر تو مکہ مین حضرت
کی سفر شب مین مباحثے اور مناظرے ہورہے تھے اور ادہر مدینہ
مین آپ کی تعریفون کی آوازین بلند تھین اور لوگ جوق جوق آپ کی
خدمت مین حاضر ہوتے تھے ان لوگون مین سے بارہ شخص حضرت نے
کچھ دنون مذہب کو تعلیم کرنیکے لیے ٹھہرالیے اور اونہین اشخاص کو اپنے
بارہ وکیل قرار دیکر شہر مذکور (یعنے مدینہ) کو ارسال کیا کہ وہان ترویج اسلام

کرین پہ وکیل اس امر مین ایسے کامیاب ہوے اور ایسی کوشش کی کہ عرصہ
قلیل مین بہت سے باشندگان مدینہ کو مذہب نو کی طرف کھینچ لائے
اور جوہین آنحضرت نے یہ حال سنا اور طرف تشریف لیجانے کا عزم بالجزم
کیا آپ خاص کرکے مدینہ اسواسطے تشریف لیگئے تھے کہ آپ کے دشمن
قدیم اور عدو جان ابوسفیان نے ابوطالب کا عہدہ لے لیا تھا اور حاکم
مکہ ہوگیا تھا اور دوسری وجہ آپ کے مدینہ جانیکی یہ تھی کہ قریش نے آپکے
قتل کا ارادہ مصمم کیا تھا اور جلاد نوکر رکھے تھے تاکہ کسی طرح ایسے دشمن سے
جسکا اقتدار اور اختیار روز بروز بڑہتا ہی جاتا تھا نجات پائین جب آنحضرت
پر اس سازش خفیہ کا حال کھلا تو آپ اور آپ کا دوست ابوبکر یاور شب
تاریک مین چپکے راہی ہوے اور علی کو حکم فرمایا کہ تم میری جگہ پر لیٹ رہو اور
میری چادر سر پر اوڑہ لو آخر ان جلادون نے پہلے تو اوس گہر کا محاصرہ کیا اور
بعد اوسکے زبردستی اندر گھس گئے لیکن جب اونہون نے یہ دیکھا کہ عوض
مقتول مقصود (یعنے آنحضرت) کے علی لیٹے ہین اور خاموش اور راضی برضای
الہی اوس مرگ کے منتظر ہین جو اونکے سر دار کیلیے تجویز ہوئی تھی تو اون
سب کو یہان تک کہ اون کو بھی جو حضرت علیؑ کے قبیلے کے تھے اونکی اطاعت
اور جانفشانی پر رحم آگیا اور اون کے قتل سے باز رہے آسی اثنا مین
آنحضرتؐ نے مع اپنے دوست کے ایک غار مین غار ثور کوہ ثور سے جو مکہ
کے قریب واقع تھا پناہ لی اور تین دن قیام فرمایا اور اس عرصہ مین بسطرح دختر
ابوبکر خبر بھی لایا کیے اور طعام وغیرہ بھی مہیا کرتے تھے

یہ دونون شخص مخفی تھے تو ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو اس خوف عظیم مین دیکھکر بہت ملول اور مایوس ہوا اور کہنے لگا کہ اب ہم کیونکر بچکر جا سکتے ہین اسواسطے کہ ہم تو دو ہی شخص ہین آنحضرتؐ نے جواب مین اوس سے فرمایا کہ ایسا نہین ہے بلکہ تیسرا شخص بھی ہے وہ خدا ہے اور وہی ہمکو بچاوے گا وہ قاتل جو تجسس کر رہے تھے اوس غار پر پہونچے لیکن جب یہ دیکھا کہ اوسکے منہ پر ایک کبوتر کا گھونسلہ ہے اور مکڑی کا جالا تنا ہوا ہے کہ یہ دونون چیزین آپکے معجزے سے وہان پیدا ہو گئین تھین تو وہ سمجھے کہ اس غار مین کوئی نہین ہے اور اور طرف تجسس کرنے لگے جب وہ لوگ چلے گئے تو آنحضرتؐ اور آپکے رفیق اوس غار سے نکلے اور ایک قریب کے راستے سے بحفاظت تمام یثرب مین پہونچے اور بعد مین روز کے علیؓ بھی اونکے عقب مین روانہ ہوے یہ سفر ثانی جسے ہجرت یعنے جلا وطن کہتے ہین ۱۶ — جولائی ۶۲۲ء عہد خسرو بادشاہ فارس مین واقع ہوا اور اوس زمانہ مین حضرتؐ کا سن شریف ترپن برس کا تھا اہل یثرب نے آنحضرتؐ کی بڑی خاطر مدارات کی اور اوس شہر کا اسم قدیم بدلکر آپؐ کے نام مبارک سے ملقب کیا اور مدینۃ النبیؐ کہنے لگے اب مدینہ مین آپؐ نے سلطنت اور رسالت دونون عہدے حاصل کیے اور درخت خرما پر تکیہ کرکے یا منبر سادہ اور بے پوشش پر اپنی قوم کی بت پرستی کی مذمت فرمانے لگے اور سامعین کے دلون مین ایسے سرگرمی اور حمیت اور جان نثاری اور وفاداری ڈالسکتے تھے کہ قاصدان اہل ملک نے [illegible]

ہین بہی اور بیرون شہر بہی مجبور ہوکر اقرار کرتے ہے کہ واقع ہین اہل مدینہ
حضرتؐ سے اس اکرام اور احترام سے پیش آتے ہین اور ایسی اطاعت
اور فرمان برداری کرتے ہین کہ خسروان فارس او قیصران روم کو بہی یہ
بات نصیب نہین واضح ہو کہ ابتک تو یہ مذہب نو صرف عقائد پر مبنی تہا
لیکن چونکہ اب یہ ضرور ہوا کہ اسکی بنیاد مضبوط اور مستحکم کی جاوے اور روش
عبادات اور اور رسوم واجب العمل بہی معین کیے جاوین لہذا حضرتؐ نے
نماز ہای یومیہ اور اونکے بجالانے کی اوقات اور وہ جہت آسمان کی جسطرف
مومنین کو بوقت عبادت متوجہ ہونا چاہیے یہ سب امور مقرر فرمائے اور
اسی زمانہ مین ایک مسجد بہی تعمیر کی گئی جسکی قطع سے بہت سادگی اور
بے تکلفی پائی جاتی ہے اور جسے حضرتؐ نے اپنے دست مبارک سے
بنایا تہا اور یہ رسم بہی جاری ہوا کہ مومنین کو نماز کے لیئے موذن طلب
کیا کرین اور موذن ایک مینار پر با آواز بلند یہ کہتا تہا خدا بزرگ ہے
کوئی خدا نہین سوا ایک خدا کے اور محمد اوسکے رسول ہین آؤ نماز مین
خدا بزرگ ہی آؤ اور اوس کا کوئی شریک نہین آپ ملاحظہ کیجیے کہ حضرتؐ ہی
کی ذات خاص مین اتنی عہدے جمع تہے یعنے سلطنت اجتہاد پیشوائی
اور سپہ سالاری اکثر لوگون نے اقرار کیا کہ آپؐ کو خدا کی طرف سے وحی ہوتی
ہے اور صحابہ نے آپؐ سے ایسی وفاداری اور جان نثاری کی کہ کبہی
کسیکے رفقا نے یہ بات نہین کی اور یہ لوگ آپؐ کا ایسا احترام کرتے
تہے کہ جو چیز جسم مبارک سے مس ہو جاتی تہی اوسے بہی متبرک

سمجھتے تھے اگرچہ حضرتؐ کو بادشاہون سے بھی اقتدار حاصل تھا تاہم
آپؐ ایسی سادگی اور انکساری سے بسر کرتے تھے کہ اوس سے زیادہ
ممکن نہین چنانچہ عایشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ خود اپنے گھر مین جاروب
کشی کرتے تھے خود چراغ روشن کرتے تھے اور خود اپنے کپڑے سیتے
تھے اور آپؐ کی غذا خرما نان جو شیر و شہد تھا اگرچہ یہ چیزین بھی مومنین اپنے
مال سے آپؐ کو مہیا کر دیتے تھے لیکن جسطرح آپؐ امور دینی مین
مصروف رہتے تھے اوسی طرح مقدمات دنیوی مین بھی مشغول رہتے
تھے جب آپؐ کو یہ خبر پہونچی کہ ایک قافلہ بالدار مع ہزار اونٹ لیکر
ابوسفیان شام سے آتا ہے اور اوسکی حفاظت کے لیے اہل مکہ نے
نو سے پچاس چیدہ سپاہیون کا ہمراہ بھیجا ہے تو آپؐ نے اوس قافلہ
پر حملہ کرنے کا ارادہ مصمم کیا حالانکہ آپؐ کی لشکر مین کل تین سو تیرہ آدمی
ساتھہ اونٹ اور دو گھوڑے تھے آپؐ نے قریب چاہ بدر جو مکہ کی راہ
مین قریب بحر قلزم کے واقع ہے مورچہ کیا اور ہنوز آپؐ صفوف جنگ
آراستہ نہ کر چکے تھے کہ سامنے سے پہلے ٹکڑی فوج مکہ کی نمودار
ہوئی لیکن چونکہ وہ لوگ نشیب مین تھے لہذا اون کی فوج کی کثرت
نہ معلوم ہوئی تھی حضرت جانتے تھے کہ اب مقام خوف ہے اور یہ بھی
خوب سمجھے ہوئے تھے کہ اسلام کی ترقی اور تنزل اسی لڑائی کی فتح و شکست
پر موقوف ہی لہذا آپؐ نے دست مبارک سوی آسمان بلند کیے
اور بہ کمال خضوع و خشوع یہ دعا مانگی اے مالک میرے مین

تجھسے عرض کرتا ہون کہ اپنے وعدہ نصر وفتح کو بھول نہ جائیو خداوندا اگر
یہ فوج قلیل شکست پائیگی تو بت پرستی کو غلبہ ہو جائیگا اور تیری عبادت
صادق وخالص تمام روی زمین سے جاتی رہیگی جب آپ ع نے یہ
دعا مانگی تو جنگ عظیم ہوئی اور اثنای لڑائی مین آپ نے بہ چشمہای
سرخ اور با آواز بلند فرمایا کہ دروازہ ہای بہشت کھلے ہین اوس شخص
کے لیے جو راہ خدا مین شہید ہو اور پھر با آواز بلند فرمایا کہ فرشتے ہمارے
طرف ہین تین اونھین آتے دیکھتا ہون دیکھو جبرئیل وستت اپنے گھوڑے
حسوم کو طلب کر رہے ہین اور یہ تیغ خدا ہے جو اونھین قتل کر رہی
ہے بعد ازان حضرت جھک گئے اور ایک مشت خاک اوٹھا کر اہل مکہ
کی طرف پھینکی اور بہ آواز بلند فرمایا اُن کے چہرے پریشان ہو جائین
مسلمانون کی حمیت اور شجاعت کا مقابلہ کفار نہ کر سکے اور حضرت نے
بفتح وظفر مدینہ کو مراجعت فرمائی اور جو غنیمت ہاتھ آئی تھی اپنے اصحاب
وفادار مین برابر تقسیم کر دی قرآن مین اکثر مقامات پر جنگ بدر کا
ذکر ہے اور اسی لڑائی کی فتح سے حضرت کو اتنی کامیابیان حاصل
ہوئین جنگ بدر کے دوسرے برس یعنی ۶۲۴ع مین ابوسفیان
اور اور قریش نے از راہ عداوت تین ہزار آدمی کا لشکر میدان
جنگ مین حضرت کے مقابلے کو جمع کیا ابوسفیان سردار لشکر کفار
مدینہ سے چھہ میل تک بڑھ آیا اور حضرت ص سے ہمراہی نوسے بچاس
مومنین کوہ اُحد پر مقابلہ کیا لشکر قریش حلقہ باندہ کر آگے بڑھا اور بین

تجھسے عرض کرتا ہون کہ اپنے وعدہ نصر و فتح کو بھول نہ جا تیو خداوندا اگر
یہ فوج قلیل شکست پا ئیگی تو بت پرستی کو غلبہ ہو جائے گا اور تیری عبادت
صادق و خالص تمام روی زمین سے جاتی رہے گی جب آپ نے یہ
دعا مانگی تو جنگ عظیم ہوئی اور اثنای لڑائی مین آپ نے یہ چیتھا ہی
سرخ اور با آواز بلند فرمایا کہ دروازہ ہای بہشت کھلے ہین اوس شخص
کے لیے جو راہ خدا مین شہید ہو آور پھر با آواز بلند فرمایا کہ فرشتے ہمارے
طرف ہین تین او نھین آتے دیکھتا ہون دیکھو جبرئیل و ستت اپنے گھوڑے
حسوم کو طلب کر رہے ہین اور یہ تیغ خدا ہے جو او نھین قتل کر رہی
ہے بعد ازان حضرت جھک گئے اور ایک مشت خاک اوٹھا کر اہل مکہ
کی طرف پھینکی اور یہ آواز بلند فرمایا آن کے چہرے پریشان ہو جائین
مسلمانون کی حمیت اور شجاعت کا مقابلہ کفار نہ کر سکے اور حضرت نے
بفتح و ظفر مدینہ کو مراجعت فرمائی اور جو غنیمت ہاتھ آئی تھی اپنے اصحاب
و قادارمین برابر تقسیم کر دی قرآن مین اکثر مقامات پر جنگ بدر کا
ذکر ہے اور اسی لڑائی کی فتح سے حضرت کو انتی کامیابیان حاصل
ہوئین جنگ بدر کے دوسرے برس یعنے ۶۲۴ء مین ابو سفیان
اور اور قریش نے از راہ عداوت تین ہزار آدمی کا لشکر میدان
جنگ مین حضرت کے مقابلے کو جمع کیا ابو سفیان سردار لشکر کفار
مدینہ سے چھ میل تک بڑھ آیا اور حضرت ص نے ہمراہی نو سے پچاس
مومنین کوہ احد پر مقابلہ کیا لشکر قریش حلقہ باندھ کر آگے بڑھا اور مین

ارسال فرمائی کہ ہم لوگونکو آپ کی مذہب کی عقائد تعلیم کرین لیکن جوہین
یہ صحابی اون کی سرحد مین داخل ہوئی ہمسکر بیرحمی سی قتل کیے
گئی مثل اور منافقین کی یہود بہی ہر طرحسی اس مذہب کی مقابلہ
کی درپی ہوئی اور ہمیشہ حضرت کی قتل کی تدبیرین کیا کرتی تہی
لیکن آپ کی اطمینان اور استقلال اور ہوشیاری سی کوئی تدبیر نہ
چل سکی اب تو حضرت نی ایسا اقتدار حاصل کرلیا تہا کہ شراب خواری
موقوف کرادی اور فرمایا کہ جو سچی مسلمان ہین شیرہ انگور سی نفرت
اور کراہت کرینگی چونکہ اوس زمانہ مین اسلام لاکہا دشمنان قوی
مین گہرا تہا لہذا یہ درستی اخلاق (یعنی ممانعت شراب بجائی خود) واجب
تہی تا کہ مسلمان اون دشمنون کی حملون سی خوب جائین (یعنی اونکی
افعال و عادات زشت نہ اختیار کرلین) اب قریش بہی یہودیون سی
ملگئی تہی اور بہت سی قبائل عرب بہی صحراون سی آگئی تہی پس ان
سب فوجون نی ایکہ کرکی مدینہ پر چڑہائی کی جہان مسلمان اونکی
آمد کی منتظر تہی اور سوای ایک شخص (یعنی آنحضرت) کی استقلال
کامل اور ہمت لازوال اور جرات و شجاعت غیر مغلوب کی اور کوئی وسیلہ
نرکہتی تہی محاصرین کی کوئی تدبیر نہ چل سکی اور حملہ کی بعد حضرت ص
ظفریاب ہوئی یہان تک کہ دشمن محاصرہ سی باز آئی اور حضرت مع
لشکر ظفر پیکر فتح بنی قریظہ کو روانہ ہوئی اور بعد چند روز کی جنگ کی
اونکو بہی شکست فاش دی (مخفی نرہی کہ چندروز بعد فتح بنی قریظہ و

ارسال فرمائی کہ ہم لوگونکو آپ کی مذہب کی عقائد تعلیم کریں لیکن جوہیں
یہ صحابی اون کی سرحد میں داخل ہوی ہم سکو دیر حمی قتل کیے
گئی مثل اور منافقین کی یہود بہی ہر طرح سی اس مذہب کی مقابلہ
کی دری ہوئی اور ہمیشہ حضرت کی قتل کی تدبیرین کیا کرتی تہے
لیکن آپ کی اطمینان اور استقلال اور ہوشیاری سی کوئی تدبیر نہ
چل سکی اب تو حضرت نی ایسا اقتدار حاصل کرلیا تہا کہ شراب خواری
موقوف کرادی اور فرمایا کہ جو سچی مسلمان ہیں شیرہ انگور سی نفرت
اور کراہت کرینگی چونکہ اوس زمانہ میں اسلام لا کہا دشمنان قوی
میں گہرا تہا لہذا یہ درستی اخلاق (یعنی ممانعت شراب بجاری) واجب
تہی تاکہ مسلمان اون دشمنون کی حملون سی خوب جائیں (یعنی اونکی
افعال وعادات زشت نہ اختیار کرلیں) اب عرب بہی یہودیون سی
مل گئی تہی اور بہت سی قبائل عرب بہی صحراون سی آگئی تہی پس ان
سب فوجون نی ایکہ کرکی مدینہ پر چڑہائی کی جہان مسلمان اونکی
آمد کی منتظر تہی اور سوای ایک شخص (یعنی الحضرت) کی استقلال
کامل اور ہمت لازوال اور جرات وشجاعت غیر مغلوب کی اور کوئی وسیلہ
نرکہتی تہی محاصرین کی کوئی تدبیر نہ چل سکی اور حملہ کی بعد حضرت ؐ
ظفریاب ہوئی یہان تک کہ دشمن محاصرہ سی باز آئی اور حضرت صلعم
لشکر ظفر پیکر فتح ہیں قریظہ کو روانہ ہوئی اور بعد چند روز کی جنگ کی
اونہوں نی بہی شکست فاش دی (مخفی نرہی کہ) چند روز بعد صبح سی بطن

ارسال فرمائي كه هم لوگونكو آپ كي مذهب كي عقائد تعليم كرين ليكن جوهين
يه صحابي اون كي سرحد مين داخل هوئي سبكو بيرحمي سے قتل كيئي
گئي مثل اور منافقين كي يهود بهي هر طرح سي اس مذهب كي مقابله
كي درپي هوئي اور هميشه حضرت كي قتل كي تدبيرين كيا كرتي تهي
ليكن آپ كي اطمينان اور استقلال اور هوشياري سي كوئي تدبير نه
چل سكي اب تو حضرت ني ايسا اقتدار حاصل كرليا تها كه شراب خواري
موقوف كرادي اور فرمايا كه جو سچي مسلمان هين شيره انگور سي نفرت
اور كراهت كرينگي چونكه اوس زمانه مين اسلام لاكها دشمنان قوي
مين گهرا تها لهذا يه درستي اخلاق (يعني ممانعت شراب بجواري) واجب
تهي تاكه مسلمان اون دشمنون كي حملون سي خوب بچ جائين (يعني اونكي
افعال وعادات زشت نه اختيار كرلين) اب قريش بهي يهوديون سي
مل گئي تهي اور بهت سي قبائل عرب بهي صحراؤن سي آگئي تهي پس اك
سب فوجون ني ايكه كركي مدينه پر چڑهائي كي جهان مسلمان اونكي
دمدكي منتظر تهي اور سواي ايك شخص (يعني آنحضرت) كي استقلال
كامل اور همت لازوال اور جرات وشجاعت غير مغلوب كي اور كوئي وسيله
نركهتي تهي محاصرين كي كوئي تدبير نه چل سكي اور حمله كي بعد حضرتؐ
ظفرياب هوئي يهان تك كه دشمن محاصره سي باز آئي اور حضرتؐ مع
لشكر ظفر پيكر قبيله بني قريظه كو روانه هوي اور بعد چند روز كي جنگ كي
اونهين بهي شكست فاش دي (مخفي نرهي كه چند روز بعد فتح سي قطع و

کہتی ہین ۶۲۵ء مین مطابق سنہ ہجری کی واقع ہوئی بعد جنگ
مذکور آنحضرت صلعم نی دشمنون پر قبضہ کر لیا اور قلعہائی نا فتح
اور ایلوقت کی لیئی اور بعد مقابلہ شدید قلعہ خیبر بہی فتح
کر لیا اور اِس شہر مین حضرت صلعم کی جان اوس آفت سے
جو آپ پر آنیوالی تہی داخل ہوئی وہ آفت یہ تہی کہ ایک زن یہودیہ
جسکا بہائی باپ شوہر اور اقربا ان لڑائیون مین مارے گئی تہی
غلبہ خواہش معاوضہ اور مکافات سے حضرت صلعم کی قتل پر آمادہ ہوئی
تاکہ اپنی قبیلہ اور خاندان کی دشمن کو غارت کر دی اور اسواسطے
اوس عورت یہودیہ نی تہوڑا سا گوشت بز تیار کیا اور اوسمین
سم قاتل ملا دیا اور جب حضرت صلعم شب کو کہانا نوش فرمانے لگے تو وہ
گوشت مسموم آپ کی آگی رکہہ دیا اور ایسی باتین کین کہ اوسکی
عداوت آپ پر نہ ظاہر ہوئی جو نہین آپ نی پہلا لقمہ تناول کیا ہی
آپ چلائی دیکہو دیکہو اِس گوشت مین زہر ملا ہی ایک شخص آپ
کی اصحاب مین سی بشر نامی جنہون نی آپ سے بہی زیادہ اوس
گوشت مسموم مین سے کہایا تہا دفعۃً زرد ہو گئی اور اون کی بدن
مین طاقت حرکت نہ رہی یہان تک کہ انتقال کیا اور اِس گوشت
کی کہانی سی حضرت بہی درد شدید اور جانکاہ مین مبتلا ہوئی اور
فوراً آپ نی اپنی اور اون لوگون کے جو اوس کہانی مین شریک
ہوئی تہی بائین الکتفین فصد کہلوائی جب اوس زن یہودیہ کو بلا کر

اس حرکت کی وجہ پوچھی تو اوس نے خوف سے ہو کر جواب دیا کہ ای محمد صلعم اگر
میرے باپ بھائی اور شوہر کو قتل کیا اس لیے میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر
یہ شخص واقعی میں نبی ہے تو آگاہ ہو جاویگا کہ یہ گوشت مسموم ہے لیکن اگر
جھوٹا ہے اور جیسا بادشاہ ہے تو لوگوں کو اوس سے نجات ملجاویگی اور یہودی بھی ہر ضرر سے بچ
جاوینگے وہ عورت فوراً قتل کی گئی اور بعد اوسکے حضرت صلعم بہت
دن تک علیل رہے اور چونکہ آپنے اوس زہر کے اثر سے صحت کامل کبھی نہ
پائی لہذا اس امر میں کچھ تعجب نہیں کہ آپ صلعم یہودیوں پر ایسے غضبناک ہوئے
کہ بہت سے یہودیوں نے اون کی بلا شرط آپ کی اطاعت قبول کی اس سبب سے
حضرت صلعم کی حکومت بخوبی مستحکم اور مضبوط ہو گئی اور ہر طرف سے لوگوں نے
آپکو پیام مشارکت دیا اور اون کی دلون پر قرات قران مجید کا ایسا اثر قوی
ہوا کہ اکثر مقدمات میں اونہوں نے حضرت صلعم سے صلح کی گفتگو کی
ہر مسلمان کامل الایمان کو بصدق دل اور خلوص نیت یہ آرزو بڑی مدت سے
تھی کہ اوس کعبہ قدیم اور مقدس کی زیارت سے مشرف ہوں جسکی طرف
نماز پڑھتے ہیں نظر بندی سے تنگ تھے ہیں اور حضرت صلعم کی بھی اس امر
میں ترغیب دی اسواسطے آپ کو بڑی کد تھی کہ مکہ کو فتح کریں اور وہاں کے
لوگونکو مسلمان کریں اور اوس شہر میں بفتح و ظفر و بشان و شکوہ شاہی
داخل ہوں جہاں ایسی ایسی ذلتیں اوٹھائی تھیں اور ایسی ایسی بلاؤں میں گرفتار
مبتلا ہوئے تھے لہذا آپ صلعم لشکر اسلام ساتھ لیکر بعجلت تمام حج خانہ کعبہ کو
روانہ ہوئے لیکن ارادہ جنگ کسی سے نہ ظاہر کیا اور اگرچہ ہمراہ کفار کے

سقالیہ کیا تاہم کچھ نہ کر سکے اور آپ مع ہزار مسلمانونکے بفتح وظفر مکہ کو روانہ
ہوئے بعض اہل مکہ خفیہ مسلمانونکے شریک ہو گئے تھے اسواسطے کہ ایک تو
حضرت کے نام ہی سے وہ لوگ خائف ولرزان تھے پھر یہ خطرہ ہوا کہ آپکے معجزات
وکرامات بہی سنے پس ان باتون کا یہ نتیجہ ہوا کہ سب سے پیشتر قریش ہی نے
شروط صلح پیش کیے اور آخر الامر اونمین اور مسلمانون مین مصالحہ ہو گیا
شروط مصالحہ یہ تھے شرط اول فریقین معاہدہ کرتے ہین کہ تیس برس تک
آپس مین جنگ ملتوی رہے اور فریقین اس عہد کا ایفا کرینگے شرط دوم
قبائل عرب کو اختیار ہے کہ چاہین آنحضرت کے شریک ہون چاہین اہل
مکہ کے شرط سوم حضرت اور آپکے اصحاب اسی سال مین حدود مقدسہ
مکہ سے باہر چلے جائینگے شرط چہارم مسلمانونکو اجازت ہو کہ اسی سال مین
مقامات مقدسہ سے بہ الید کافی زیارت کرین شرط پنجم اہل اسلام سوا
تلوار کے اور کوئی ہتیار نہ باندہ کے مکہ مین نہ داخل ہون اور تلوار بہی ہو تو
میان مین شرط ششم مسلمان اس شہر مین تین دن مقام کرین اور کسی
شخص پر شہر چہوڑ دینے کا جبر نکرین سب کامیاب ہون مین حضرت کی
صلح مذکور بڑی کامیابی تہی اسواسطے کہ اس صلح کے سبب سے دین
اسلام مدینہ مین ایسا مستحکم ہو گیا تہا کہ اب آپ کے وہان رہنے
کی کچھ ضرورت نہ تہی بعد فتح مکہ آپنے حسب احکام قرآن حج بجا لائے اور
حجر الاسود کے قریب کہڑے ہو کر آواز بلند خدائی برحق کا نام لیا اور
تین سو ساٹھ بتون کو بیخ و بن سے اوکہاڑ ڈالا

باب سوم

سال ششم ہجرت مین تمام اطراف وجوانب سے قاصد مکہ و مدینہ مین آنے اور اپنے
اپنے بادشاہون کا پیام اطاعت حضرت کو دیا بادشاہ حبش نے جسکے پاس
حضرت نے ایک خاص قاصد بھیجا تہا یہ مضمون جواب مین لکھا شکر ہے
اوس خدا کا جو بادشاہ مقدس مومن صادق قوی و قادر اور نجات دہندہ
ہے مین گواہی دیتا ہون کہ خدا ایک ہے اور محمد اوسکے رسول ہین پیغمبر خدا
نے مجھے لکھا ہے کہ اپنی بیٹی ام حبیبہ کا عقد میرے ساتھ کردے اور مین
خوشی سے اونکا ارشاد بجا لاتا ہون اور چار ہزار دینار اوسکا زر مہر دیتا ہون
اوسی زمانہ مین آنحضرت نے ایک مہر کہدوائی اور اوسپر یہ نقش کروایا محمد
رسول اللہ یہ مہر اون خطوط پر پشت کیجاتی تہی جو آپ جا بجا کے بادشاہونکو
تحریر فرماتے تہے اور اونہین دین اسلام کی دعوت کرتے تہے چنانچہ پہلا
نامہ آپ نے باذان حاکم یمن کو لکھا اور اوسمین یہہ بہی لکھدیا کہ خط خسرو
بادشاہ فارس کو ارسال کیا جاے خسرو نے وہ خط پارہ پارہ کرڈالا اور
باذان کو لکھا کہ یا حضرت کا کچہ علاج کرے کہ دعوی پیغمبری سے باز آوین
یا آپ کا سر کاٹ کر بہیجدے جونہین حضرت نے اوس لت کی خبر سنی آپ نے ارشاد
فرمایا اسی طرح اللہ خسرو کی سلطنت ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اور اوسکی حاجتین
نہ بر لاوے تہوڑے ہی عرصے کے بعد خسرو کو اوسکے بیٹے
شیرویہ نے مارڈالا اور باذان حاکم یمن مع اپنی رعایا کے اسلام
سے مشرف ہوا اور حضرت نے اوسے اوسکے ملک کا بدستور حاکم

رکہا مورخین عرب لکھتے ہین کہ ایک نامہ حضرتؐ نے ھرقل سلطان روم
کو بہیجا اور اوسنے وہ خط بڑی تعظیم وتکریم سے لیا اور اوسنے اپنے
سرہانے رکہکر ایک قاصد مع تحفہ ہای بیش قیمت حضرتؐ کی خدمت مین
بہیجا اور اور دو بادشاہ یعنی شاہ عمان اور اوس نے طلب حضرتؐ کیخدمت مین
حاضر ہوے تاکہ آپکے سامنے اسلام سے مشرف ہوئین راقم کہتا ہے کہ
ایسی کامیابیون کا سبب اس امر سے خوب دریافت ہو سکتا ہی کہ آنحضرتؐ
کی عادات اور اخلاق ہی پسندیدہ نہ تہے اور صرف آپ تلوار ہی کے دہنی نہ تہے
بلکہ آپ فصیح وبلیغ بہی ایسی تہے کہ لوگ آپ کا ارشاد بلا عذر بجا لاتے تہے اور
جو کلمات آپکی زبان مبارک پر جاری ہوتے تہے وحی کی تاثیر رکہتے تہے اور
عرب کے دلونپر نقش کالحجر ہو جاتے تہے اور ایک شخص دوسرے سے
نقل کرتا تہا دوسرا تیسرے سے یہانتک کہ بڑی بڑی دور پہونچ جاتے تہے
جو کتاب حضرتؐ نے عرب اور باشندگان ممالک مشرقیہ کو دی ہے وہ بہی
وعدون سے بہری ہوئی ہے اور وہ کتاب ایسی ہے کہ جس مین عمل
قلیل کا حکم اور ثواب کثیر کا وعدہ ہے اور وہ اصول اور کلیات اوسمین سے
پیدا ہوتے ہین جنکیطرف ہر چیز رجوع کرتے ہے اور جن مین کلام نہین ہو سکتا
ہنوز حضرتؐ مکہ اور مدینے مین سلطنت قائم کر رہے تہے کہ اس بات
کے درپے ہوئے کہ گرد ونواح کے ملک کو مغلوب کرین لیکن جو قاصد اپنے
حاکم شہر بُصران (جو قریب شہر دمشق کے واقع ہے) کو بہیجا تہا قید کر لیا
گیا اور اوسے شرحبیل نے قتل کیا جو ایک قبیلہ عرب غسانی کا امیر تہا

اور ہرکیولیس بادشاہ یونان کی رعیت تہا ہرچند کہ اس قاصد کے مارے
جانے سے کچہ ایسا نقصان تو آپ کا نہین ہوا لیکن البتہ ذلت بڑی ہوئی
پس فوراً تین ہزار آدمی کا لشکر تیار ہوا اور آپ نے اونہین ترغیب دی کہ
راہ خدا مین جرات وجوانمردی ظاہر کرین اور بکمال فصاحت فرمایا کہ جو شخص تم
مین سے فتح پائیگا دنیا کی خوشیان حاصل کریگا اور جو شہید ہوگا مجھے یقین ہے نعمات
بہشت سے متلذذ ہوگا اور ساتہہ ہی اسکے اپنی فوج سے حضرت ؐ نے یہ
بہی فرمایا کہ ملک مفتوح کے خزینہای شاہی سے غنیمت لینا لیکن جسر داعیا
کا مال ظلم سے نہ لوٹ لینا اور سب سے نفصالقن کی عوض گوشہ نشینون اور
بے گناہونکو نہ ستانا بلکہ عورتونکے ضعف پر رحم کہانا اور اونہین چہوڑ دینا
اطفال شیرخوار کو نہ ہاتہہ لگانا اور ان لوگون سے بہی نہ تعرض کرنا جو چند
ہی روز مین اس دنیای فانی سے کوچ کرنیوالے ہون اور جو لوگ وہان کے
تمسے برسر مقابلہ نہون اونکے گہر دنکو نہ ویران کرنا اور اونکے اسباب
بسر اوقات کو نہ برباد کرنا اور اونکے درختہاے میوہ دار کا خیال
رکہنا اور درختہاے خرما مین نہ ہاتہہ لگانا اسواسطیکہ یہ درخت بسبب
سایہ داری اور شادابی کے اہل شام کو بہت مفید اور عزیز ہین
چونکہ یونانیون کا لشکر بہت زیادہ تہا اسواسطیکہ مع فوج عرب اونکی طرف
قریب تین لاکہ آدمی کے تہا لہذا پہلے حملے مین تو اہل اسلام پسپا ہوے
اور افسران فوج مین سے تین شخص یعنی زید جعفر اور عبداللہ جو اسواسطے
مقرر کیے گئے تہے کہ اگر ایک شخص انمین سے مارا جائے تو دوسرا اوسکے

اور ہر کیولیس بادشاہ یونان کی رعیت تہا ہر چند کہ اس قاصد کے مارے
جانے سے کچھ ایسا نقصان تو آپ کا نہین ہوا لیکن البتہ ذلت بڑی ہوئی
پس فوراً تین ہزار آدمی کا لشکر تیار ہوا اور آپ نے اونہین ترغیب دی کہ
راہِ خدا مین جرأت وجوانمردی ظاہر کرین اور بکمال فصاحت فرمایا کہ جو شخص تم
مین سے فتح پائیگا دنیا کی خوشیان حاصل کریگا اور جو شہید ہوگا بخشے ہین نعمات
بہشت سے متلذذ ہوگا اور ساتھ ہی اسکے اپنی فوج سے حضرت نے یہ
بہی فرمایا کہ ملک مفتوح کے خزینہای شاہی سے غنیمت لینا لیکن جبر واعیا
کا مال ظلم سے نہ لوٹ لینا اور سبب نقصانون کی عوض گوشہ نشینون اور
بے گناہونکو نہ ستانا بلکہ عورتونکے ضعف پر رحم کہانا اور اونہین چہوڑ دینا
اطفال شیرخوار کو نہ ہاتہہ لگانا اور ان لوگون سے بہی نہ تعرض کرنا جو چند
ہی روز مین اس دنیای فانی سے کوچ کرنیوالے ہین اور جو لوگ وہان کے
تمسے برسر مقابلہ ہون اونکے گہرونکو نہ ویران کرنا اور اونکے اسباب
بسر اوقات کو نہ برباد کرنا اور اونکے درختہای میوہ دار کا خیال
رکہنا اور درختہای خرما مین نہ ہاتہہ لگانا اسواسطیکہ یہ درخت بسبب
سایہ داری اور شادابی کے اہل شام کو بہت مفید اور عزیز ہین
چونکہ یونانیون کا لشکر بہت زیادہ تہا اسواسطیکہ مع فوج عرب ونکی طرف
قریب تین لاکہ آدمی کے تہا لہذا پہلے حملے مین تو اہل اسلام پسپا ہوئے
اور افسران فوج مین سے تین شخص یعنی زید جعفر اور عبداللہ جو اسواسطے
مقرر کئے گئے تہے کہ اگر ایک شخص انمین سے مارا جائی تو دوسرا اوسکی

۵۸

لیکن ایک فریب خانگی اس مہم کے ظاہر ہونے میں مخل ہوا وہ فریب
یہ تھا کہ ایک شخص مسمی بہ حاطب نے اپنی لونڈی سارہ کے ہاتھ ایک خط
اہل مکہ کو بایں مضمون بھیجا کہ تم لوگوں پر ایک بلا آنے والی ہے پس خبردار
رہنا لیکن حضرت علیؓ نے اس امر کی اوسی وقت اطلاع پائی اور گھوڑے
پر سوار ہوکر اوس قاصدہ کا تعاقب کیا اور اوسے گرفتار کرلیا لیکن
اوس عورت نے علیؓ سے کچہ خوف نہ کیا اور کہا کہ میرے پاس کوئی خط
نہیں اور ہر وقت تلاشی کے بھی کوئی خط اوسکے پاس نہ نکلا تب اوس
عورت کے فریب پر حضرت علیؓ بہت غصہ ہوئے اور ذوالفقار نیام سے
کھینچکر اوسکے سر پر مارا ہی چاہتے تھے کہ وہ شدت خوف سے تھرانے لگی
اور اپنے بال کھول دیے اور اوسکے بالوں سے ایک خط گرا جس کا یہ
مضمون تھا کہ یہ خط حاطب بن ابی کی جانب سے اہل مکہ کو پہونچے حرسکم اللہ آگاہ
ہو کہ پیغمبر خدا لوگوں پر حملہ کرنیکی تیاری کر رہے ہیں پس ہتیار رکہو آنحضرتؐ نے
اسقدر جلد کوچ کیا کہ ہنوز قریش کو آپؐ کی آمد کا وہم و گمان بھی نہ تہا کہ آپ
دروازہ ہاے مکہ تک پہونچ گئے اہل شہر نے بدون کسی شرط کے آپؐ کی
اطاعت قبول کی اور آنحضرتؐ لباس سرخ پہنے ہوئے اپنی ناقہ مخصوصہ القصوا
پر بیٹہے شدودے داخل شہر ہوئے ابوسفیان آپؐ کے سامنے
پکڑا آیا اور بہ شرط قبول اسلام جان بخشی پائی بعدازاں آنحضرتؐ
آگے بڑہے کہ اپنے ہاتھ سے کعبے کے بتوں کو توڑیں اور بہ سات مرتبہ
طواف حرم کرکے یہ کلمہ طیبہ زبان مبارک پر جاری کیا خدا ایک ہی

اور محمد اوسکے رسول ہین بعد ازان پانی پینے کو چاہ زمزم پر تشریف
لیگئے یہ وہی کنوان تہا جو فرشتہ نے ہاجرہ کو اوس صحرا مین دکہایا تہا بعد اسکے
آپ نے حضار مجلس کے سامنے قرآن کا اٹھائیسوان پارہ تلاوت
کیا جب آنحضرت نے پہلے پہل خانہ کعبہ مین موذن کی آواز سنی کہ لوگون کو نماز مین
طلب کرتا ہے اور جب آپ نے دیکہا کہ ٹوٹے ہوے بتون کے ٹکڑے پہینک
دیے گئے اور سب لوگ آپکے گرد اکہٹے ہوے اوسوقت آپنے حضار سے
خطاب کرکے فرمایا کہ مانگو کیا مانگتے ہو اون سبنے بکمال عجز و انکسار عرض
کی کہ ہم چاہتے ہین کہ آپ مثل والد کے ہمسے پیش آئین حضرت نے فرمایا
جاؤ جاؤ خدا ایسی رحمت تم پر نازل کریگا اس اثنا مین قبائل ہوازن
اور قریش جنکا سردار مالک تہا اپنے بتان متبرک کو شکستہ دیکہکر بیطیش
مین آئے اور مسلح ہوکر میدان حنین مین جو مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر
واقع تہا بقصد جنگ صف آرا ہوے آنحضرت کے لشکر مین مع دو ہزار
اہل مکہ جو انہین دنون مین اسلام سے مشرف ہوے تہے بارہ ہزار
آدمی تہے اور بسبب کثرت کے ان لوگون کو یقین تہا کہ ان چند قبائل
پر آسانی تمام فتحیاب ہونگے لیکن لشکر مخالف نے دفعتاً ایسا دہاوا کیا
اور ایسی بوچہار تیرون کی کردی کہ فوج اسلام پر خوف چہا گیا اور قریب
تہا کہ اونکے پاؤن اوکہڑ جائین لیکن ایسے ہنگام مین خدا سے دعا مانگنا
یا فرشتون کی مدد طلب کرنا کافی نہ تہا بلکہ اور تدبیرین بہی ضرور تہین
اور دست چالاک اور طبیعت منتظم کا کام تہا لہذا حضرت خود فوج کی

دل مین گھسگئے اور اپنی شجاعت اور جرأت سے اپنے لشکر کو فرار ہونے سے روک لیا اور آخر الامر فوج اعدا کو شکست دی لشکر اسلام نے نہایت چالاکی سے بڑی دور تک کفار کا تعاقب کیا یہانتک کہ بنی ہوازن نے اطاعت قبول کی اور بالک نے مذہب تو اختیار کیا اور اوسکے لوگون نے بہی اوسکی پیروی کی چھ ہزار قیدی چوبیس ہزار گہوڑے چار ہزار دینار اور اسی قدر درہم فتاح کے ہاتھہ لگے اور یہ غنیمت عظیم ہنوز تقسیم نہوئی تہی کہ کفار کے وکیل آئے اور بکمال الحاح وزاری حضرت سے عرض کی کہ اپنے گہرون کو نہ برباد کیجیے پس حضرت نے اپنے اصحاب کو جمع کر کے یہ چند کلمات اون سے ارشاد کیے اے مسلمانو تمہارے بہائی توبہ اور ندامت کرنیکو تمہارے پاس آئے ہین اور مجہسے عرض کرتے ہین کہ ہمارے باپ اور مان اور لڑکو نکو رہا کر دیجیے اور ہمارا مال و اسباب ہمین دلا دیجیے پس مین اون کا سوال رد نہین کر سکتا اور اگر تم سب اون کی التجا قبول کروگے تو مین دل سے تمہارا ممنون و مشکور ہونگا لیکن اگر تم مین سے کسی شخص کو اپنے نقصان کا خیال ہو تو وہ نقصان بیان کرے مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکے مکافات اور کسی لڑائی مین کر دونگا جس مین خدا اس سے بہی زیادہ ہمین عنایت کرے گا جب تک آپ نے یہ کلام تمام کیا کسی نے دم نہ مارا اور مال غنیمت کفار کو واپس دیا گیا اور قیدی رہا کر دیے گئے اور ظلم و تعدی کے عوض مین عدالت اور انصاف کیا گیا بعد اس لڑائی کے بہت سے شیوخ قبائل عرب حضرت کی خدمت مین

مسلمان ہونیکو آئے اور یمن سے مسیلمہ والی یمن بھی تھا جب یہ شخص نامی کہ نہایت
طماع اور بڑا بے ایمان تھا اپنے ملک کو باز گشت کرینگا تو حضرتؐ کی فتح کی خبر سنکر لالچ
مین آیا اور یہ خیال کیا کہ پیغمبر بنکیو اسطے عقل سلیم اور ادراک کامل شرط ہے
اور نبوت کا دعوی کیا اور یہ خط آنحضرتؐ کو لکھا از مسیلمہ پیغمبر خدا بنام
محمد رسول خدا میری عرض آپ سے یہ ہے کہ نصف دنیا مجھے دیجیے اور نصف
آپ لیجیے حضرتؐ نے یہ جواب لکھا از محمد رسول خدا بنام مسیلمہ کذاب واضح ہو
کہ زمین خدا کی ہے وہ جسے چاہے اوسکا وارث کردے سال دہم ہجری مین
آنحضرتؐ نے علی کو ملک یمن مین بھیجا کہ وہان دین اسلام رواج دین منقول ہے
کہ تمام قبیلہ ہمدان ایک دن مین مسلمان ہو گیا اور اونکی دیکھا دیکھی سب باشندون
نے اوس صوبے کے اسلام قبول کیا سوائے قبیلہ نجرم کے جنہون نے
بسبب عیسائی ہونیکے جزیہ دینا قبول کیا لیکن اسطرح سے اسلام حضرتؐ کی
حیات ہی مین تمام عرب مین قائم ہو گیا اور بت پرستی کی بیخ و بن نہ
باقی رہی راقم کہتا ہے کہ ایسی کامیابی حضرتکو فقط بسبب شجاعت اور قوت
جنگ کے نہ حاصل ہوئی تھی بلکہ اسکی یہ وجہین تھین کہ آپؐ نے مذاہب کو
مہذب اور درست کیا تھا اگلے کو مغلوب اور مفتوح کیا اور وہ مذہب مروج
کیا جو انبیا سابقین یعنی ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کا مذہب تھا اور طریقہ
آداب و اخلاق آنحضرتؐ بھی بہت مستحسن اور ممدوح تھا اس زمانے کے
عیسائی اس طریقہ کو جو چاہین سو سمجھین لیکن حق تو یہ ہے کہ اون طریقون
کی نسبت جو اوس زمانے مین عرب مین جاری تھے یہ طریقہ بہت طاہر

اور پاک بلکہ خود طہارت اور پاکیزگی ہی علاوہ ان سب باتون کے یہ امر قابل غور
ہے کہ چونکہ آنحضرت صلعم کے اہل وطن یعنی عرب بڑی مدت سے مقاتلہ اور
مجادلہ کیا کرتے تھے لہذا اون لوگون مین غصہ اور حرارت ایسی بڑھ گئی تھی کہ
دشمن سے بے انتقام لیے نہ رہتے تھے پس اس غرض پسندیدہ سے کہ اونکی شہوت
نفسانی حد اعتدال سے نہ تجاوز کر جاے آنحضرت صلعم نے ایسی شریعت جاری
کی جس مین بے قبل تحقیقات اور منظوری حاکم شرع اور صدور فتوی با انصاف انتقام لینا
حرام ممنوع ہے پس اکثر عرب نے بصدق دل اسلام قبول کیا اور چونکہ اب اون لوگونکو
مذہب کا بڑا پاس و خیال رہنے لگا لہذا ہر بات اونکی طبیعت درشت کی
ایک طور پر مذہبی ہو گئی اور ہر مسلمان بجان و دل اس بات پر مستعد رہنے لگا
کہ بارادہ خدا مین جہاد کرنے سے فتح حاصل کیجیے یا اوسکی توحید اور عظمت کے
اظہار مین جان فدا کیجیے اور جب جاہ و منزلت حرص نام آوری اور امید بہشت نے
اس حرارت مذہبی کو اور بھی زیادہ کیا سابق مین بیان ہو چکا ہے کہ چونکہ
تمام ملک عرب نجاست بت پرستی سے طاہر ہو گیا تھا اور سب نے کلمہ
طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قبول کیا تھا لہذا اب مجاہد فی سبیل اللہ العزیز
آنحضرت صلعم نے ملک شام کے فتح کرنے کی فکر کی تا کہ وہ سرزمین یونانیون کے قبضہ
سے نکل جاے اور وہان ملت اسلام رواج پاے اور ۶۲۹ ع مین یہ ارادہ آپنے
سب سے بیان کیا اور حکم فرمایا کہ اسکی تعمیل مین دیر نہ ہو اور بڑی مدت تک کا سامان
جنگ مہیا کیا جاے حالانکہ اوس زمانے مین گرمی کی ایسی شدت تھی کہ پھل درختونپر
پک رہے تھے خریف تیار تھی اور ریگستان عرب شدت تمازت

آفتاب سے زیادہ تر گرم ہوگیا تھا ایسے ہنگام مین آنحضرت کی مرضی کو زیادہ تر
غلبہ ہوا اور صحابہ نے آپکی ایسی طاعت کی کہ کبھی کسیکی تھی اسواسطے کہ اونہین
یقین تھا کہ آپکی رضا رضاے الہی ہے تیس ہزار پیادے اور دس ہزار سوار
تھے سب بجز بلی مسلح و مکمل حضرت کی رکاب ظفر انتساب مین مدینہ سے
روانہ ہوے لیکن اثناے راہ مین ایسے ایسے مصائب و رعوائق پیش
آئے جنکا اونہین وہم و گمان بھی نہ تھا بعد تحمل ایسے مصائب اور تکلیفات
کے جو اوسوقت تک سننے مین نہ آئے تھے لشکر اسلام شام مین پہونچا لیکن
کسینے اوسکا مقابلہ نہ کیا اسواسطے کہ سب چھوٹے چھوٹے حاکم جن مین وہ
ملک منقسم تھا پہلے تو تھوڑا بہت لڑے لیکن اونہون نے آنحضرت کی شجاعت
کا ایسا شہرہ سنا تھا کہ اوسی سے اونکے پاؤن اوکھڑ گئے اور آخر الامر
لشکر اسلام مین آکے آنحضرت کے قدمونپر گر پڑے اور آپ نے اونپر
جزیہ باندھا اور کسیقدر روپیہ لیکر اونہین چھوڑ دیا لیکن آپ نے ہر بات مین
مفتوحین کے مذہبکا لحاظ رکھا اور اگرچہ یہ سچ ہے کہ اپنے مذہب کی
اونہین ترغیب دی لیکن اوسکے قبول کرنیکا جبر اونپر کبھی نہ کیا پس آپ نے
قرآن کے حکم کی تعمیل کی وہ حکم یہ ہے کہ کہو ای محمد گوردلون سے کہ اسلام
قبول کرو تاکہ تمہارے دل روشن ہو جائین اگر وہ لوگ باغی ہین تو تم اونہین
فقط تعلیم کرنیکے ذمہ دار ہو خدا جانتا ہے کہ کیونکر اپنی بندون مین
[illegible] کرے واضح ہو کہ آنحضرت اس لڑائی مین خاص کرکے اسوجہ
کامیاب ہوئے کہ آپ نے عیسائیون سے بہت حلم اور مروت

فرمائی اور فقط جزیہ قلیل اون سے طلب کیا چنانچہ جب آپ نے مدینہ کو ہجرت
کی تو اوس ملک مفتوح یعنی شام مین ہر شخص آپ کی شریعت کی نرمی پر تعجب
اور متحیر تھا اوس زمانے مین حضرت کی تاریخ کے ایک ایسا سانحہ ہوا کہ ہر
صاف قلب اور منصف کے نزدیک آپکا بارا تہامات مکر و فریب سے سبکدوش
ہین وہ حادثہ یہ تھا کہ آپ کے اکلوتے بیٹے ابراہیم نے جو ماریہ ایک
جاریہ قبطیہ سے تھے سترہ برس کے سن مین انتقال کیا یہ صاحبزادے آپکے
اکسٹھ برس کے سن مین پیدا ہوئے تھے واقع مین اس حادثہ جانکاہ کا
صدمہ اوس باپ کے دل سے پوچھیے جسکی آنکھون کے سامنے ایسا چراغ بجھ گیا
کہ وہی آپ کا نام روشن کرتا اور اوسی کے ذریعے سے آپ کا فیض تمام
نسل کو آپ کی پہونچتا ایسا اتفاق ہوا کہ جس وقت اوس صاحبزادے نے
انتقال کیا اوسی وقت آفتاب مین گہن لگا اور عوام الناس نے اس امر
عجیب سے یہ بات پیدا کی کہ یہ کسوف اسبات کی علامت قاطع ہے کہ آسمان
بہی اس صاحبزادی مرحوم کے غم مین شریک ہوا لیکن آنحضرت اس سے
ارفع تھے کہ ایسے اوہام باطلہ اصحاب جہلا کے تصدیق و تائید
کرتے اور اونکے کلمات خوش آمد کو سماعت فرماتے پس آپ نے
لوگون کو جمع کرکے فرمایا کہ ایہا الناس آگاہ ہو کہ آفتاب اور ستارے
حقتعالی کی دست قدرت کی صنعتین ہین لیکن ہم بندگان فانی کی پیدایش
یا مرگ کی خبر دینے کے لیے نہ تو اون مین گہن لگتا ہے اور نہ اون کی روشنی
جاتی رہتی ہے اس بیان سے آنحضرت ان امور مین خاص کرکے

مشغول رہتے تھے کہ جو لوگ قرآن کی تصدیق کے لیے مدینہ میں آتے تھے اونکی اطاعت قبول کرتے تھے اور اوس سلطنت عظیم کے قوانین تالیف کرتے تھے جسکی تقدیر مین یہ تھا کہ نصف حصہ زمین پہ پھیل جاوے اور وہ حصہ بھی کیسا کہ او سب حصہ ہای زمین سے اشرف اور اولی بعد ازان حضرت نے ہر جگہ منادی کرائی کہ میرا ارادہ ہے کہ حج خانہ کعبہ کرون اس سے آپ کی یہ غرض تھی کہ مجھے حج کرتے دیکھکر لوگون کو فرائض ظاہری مذہبی کی پابندی او رخیال ہے اور گویا کہ آپ بیشتر ہی سے جانتے تھے کہ یہ حج آخری ہے اسواسطے آپ نے چاہا کہ یہ حج ایسے شد و مد سے ہو کہ اہل مکہ نے کبھی نہ دیکھا ہو یہ بیان مختصر اون رسوم کا جو آپ اوس وقت بجا لائے تھے اور جنکی پابندی حاجیان مکہ آبتک حج مین کرتے ہین اسی مقام پر لکھا جاتا ہے بعد بجا لانے طہارت نماز واجبہ اور حلق الراس کی آنحضرت کعبہ کیطرف چلے حجر الاسود کو بوسہ دیا سات مرتبہ طواف حرم کیا اور بعد ان سب باتون کے شہر سے باہر نکل کر بکمال تہذیب و متانت آہستہ آہستہ کوہ صفا کو تشریف لیگئے اور وہان کعبہ کیطرف پھر کر با آواز بلند فرمایا خدا ایک ہے اور اوسکا شریک نہین اوسی کی قدرت اور قوت اور سلطنت ہے لائق تعریف ہی اوسکا اسم مقدس خدا ایک ہی جب آپ صفا سی روانہ ہوئے تو مروہ اور اور مقامات مقدسہ پر بھی یہی کلمات فرمائے اور بعد ازان تریسٹھ اونٹون کی قربانی کی اپنے سن کے ہر سال کی عوض مین ایک اونٹ اور اوتنے ہی غلام آزاد کیے بعد اوسکے آپ نے مدینہ کو مراجعت

کی جہان موت آپکی منتظر تھی حالانکہ اوس طبیعت اولوالعزم مین ابھی تک
بڑے بڑے ارادے باقی تھے تھوڑے ہی دن بعد مدینہ مین داخل ہونیکے
آنحضرت تپ صفراوی مین مبتلا ہوئے اور چونکہ آپ کو یقین تھا کہ اس
مرض مین تعب و مشقت بہت ہوگی اگرچہ ہلاکت نہو لہذا آپ نے چاہا کہ
جن لوگون کو ہم بہت عزیز رکھتے ہین وہ سب ہمارے پاس آئین اور اپنے
مقام موت کے لیے اپنی زوجۂ محبوبہ عائشہ کا کمرہ تجویز فرمایا چند مدت تک
آپ شدید سکرات موت مین مبتلا رہے اور جب آپ کو مرض کی دورے آتے
تھے تو بہ آواز بلند فرماتے تھے یہ یہودیون کا زہر ہے جو مجھے مارے ڈالتا
ہے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ ہر ایک رگ پھٹی جاتی ہی لیکن باوجود اس
درد و الم کے حضرت کی حواس بالکل نہین زائل ہوے یہانتک کہ آپنے
ایک اور جنگ شام کا انتظام بخوبی کیا اور علم اسلام کے حق مین دعائے خیر
کرکے اوسی عمر کی سرگرمی اور وفاداری اور جوانمردی کے سپرد کیا اور
اوسی لشکر کا سردار مقرر کیا اپنی وفات کے تین دن پیشتر تک آنحضرت
نے برابر فرائض عبادت عام (یعنی نماز جماعت) ادا کیے لیکن جب آپ ایسے
علیل ہوئے کہ اپنے غلاموں کے کاندھے پر تکیہ کرکے مسجد تشریف
لے گئے اسطرح سے کہ پای مبارک زمین پر رگڑتے جاتے تھے تو آپ نے
اپنے دوست قدیم اور وفادار یعنی ابوبکر کو خطبہ پڑھنے کا حکم کیا جب آپ
آخری مرتبہ مسجد تشریف لیگئے اور نماز تمام ہوگئی تو آپ نے حاضرین
مجلس کے سامنے بہ کمال خشوع و خضوع توبہ کی اور اس کلام سے اون کے

ایمان کو زیادہ اور کامل اور مستحکم کیا آی اخوان مومنین اگر مین نے کسی شخص کو
تم مین سے ناحق کوڑے لگوائے ہون تو میری پشت حاضر ہی بسم اللہ
اسپر درے لگاؤ اگر مین نے کسی مسلمان کو بدی یاد کیا ہو پس وہ میرے
قصوربیں جماعت کے روبرو بیان کرے اگر مینے کسی شخص کا مال چھین لیا ہو
تو جو مال قلیل میرے پاس ہی اوسمین سے وہ اپنا اصل وصول مع منافع کے لیلے
ایک شخص نے حضار مین سے عرض کی کہ بڑا عرصہ ہوا کہ آپ نے تین
درہم مجھسے قرض لیے تھے حضرت نے اوسیوقت اوس شخص کو زر قرضہ
دلوادیا اور فرمایا کہ مجھے دنیا کی ذلت قبول ہی لیکن آخرت کی ذلت قبول
نہین آپ کی دختر فاطمہ اکثر آپ کے بستر مرگ پر آکر بیٹھتی تھین اور آپ اون سے
فرماتے تھے کہ ای دختر کیون روتی ہو آیا تو اس بات سے خوش نہین کہ تو
زمین و آسمان کی عورتون کی سردار ہے بعد ازان حضرت نے
آزاد کردیا اور جو عزیز آلشون سے تر آپ کے بستر کے گرد
اون سے فرمایا کہ اب مین تمہین وہ باتین تعلیم کرتا ہون جو بعد میرے
انتقال کے تمہین کرنی چاہیے میری نعش کو غسل و کفن کر کے اور تابوت
مین رکھ کے میری قبر کے کنارے پر رکھدینا اور میری قبر وہ مین پہ
کھودنا جہان مین اب ہون اور جب یہ فرائض بجا لاچکوگے تو تم لوگ
چلے جانا بعد اسکے تھوڑی دیر تامل کر کے فرمایا کہ پہلے جو شخص میرے
جنازے پر آئیگا وہ میرا دوست صادق جبرئیل ہے اور اوسکے بعد میکائیل
اور اوسکے بعد اسرافیل آور ان سب کے بعد ملک الموت مع اپنے

گروہ کے آئین کے جب یہ فرشتے چلے جائین تو تم سب کے سب اندر چلے آنا اور
میرے واسطے دعا کرنا اور خدا سے رحمت طلب کرنا مین اپنی عیال کو حکم کرتا
ہون کہ میرا سوگ رکھین تا کہ اس رسم مین سب مومنین اونکی متابعت کرین اور
میری بڑی خواہش اور مرضی یہ ہے کہ جزع اور فزع میری آرام مین
خلل نہ ڈالے بعد ازان چند ساعت تک حضرت بیہوش رہے اور جب ہوش
مین آئے تو فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ ایک کاغذ لکھون تا کہ تم ہمیشہ گمراہی سے
محفوظ رہو جب آپ نے یہ فرمایا تو عمرؓ نے قرآن کو ہاتھ مین لیکر کہا کہ وہ کاغذ
تو لکھا ہوا ہے بعد اوسکے سوا عایشہ کے اور سب لوگ اوس گھر سے
چلے گئے آپ نے اپنی وفات کے دن دست مبارک پانی سے دھو کے
باواز بلند فرمایا خداوندا میری روح کو موت کی سختی سے بچا اور تھوڑی دیر کے
بعد رفیق اعلیٰ کہا عایشہ کہتی ہے کہ جب حضرت کی موت قریب ہوئی تو مین
آپکے پاس بیٹھی تھی اور آپ کا سر مبارک میری آغوش مین تھا کہ دفعۃً آپنے
چشم مبارک کھولکر چھت کیطرف دیکھا اور اگرچہ آپ کی زبان لکنت کرتی تھی تاہم
یہ کلمات آپکے میری سمجھ مین آتے تھے کہ خداوندا میرے گناہ بخشدے
اے میرے دوست صادق جبرئیل ہین تمہارے ساتھ آسمان پر چلتا ہون یہ
فرما کر فرش خواب پر جان بحق تسلیم کی مخفی نہ رہے کہ آنحضرت نے بارھوین
ربیع الاول کیے تاریخ اول سال یازدہم ہجرت مطابق آٹھوین جون سنہ ۶۳۲ع
تریسٹھ برس کے سن مین وفات پائی اور تئیس برس کے عمر مین
نبوت حاصل کی اور مدینہ مین دفن ہوئے نہ کچھ تھا جو اگلا تھا وہ ختم

گروہ کے آئین کہ جب یہ فرشتے چلے جائیں تو تم سب اندر چلے آنا اور
میرے واسطے دعا کرنا اور خدا سے رحمت طلب کرنا مین اپنی عیال کو حکم کرتا
ہون کہ میرا سوگ رکھین تا کہ اس رسم مین سب مومنین اونکی متابعت کرین اور
میری بڑی خواہش اور مرضی یہ ہے کہ جزع اور فزع میری آرام مین
خلل نہ ڈالے بعد ازان چند ساعت تک حضرت بیہوش رہے اور جب ہوش
مین آئے تو فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ ایک کاغذ لکھون تا کہ تم ہمیشہ گمراہی سے
محفوظ رہو جب آپ نے یہ فرمایا تو عمرؓ نے قرآن کو ہاتھ مین لیکر کہا کہ وہ کاغذ
تو لکھا ہوا ہے بعد اوسکے سوا عائشہ کے اور سب لوگ اوس گھر سے
چلے گئے آپ نے اپنی وفات کے دن دست مبارک پانی سے دھوکر
با آواز بلند فرمایا خداوندا میری روح کو موت کی مصیبتون سے بچا اور تھوڑی دیر
بعد غشی آگیا عائشہ کہتی ہے کہ جب حضرت کی موت قریب ہوئی تو مین
آپ کے پاس بیٹھی تھی اور آپ کا سر مبارک میری آغوش مین تھا کہ دفعۃً آپ نے
چشم مبارک کھولکر چھت کی طرف دیکھا اور اگرچہ آپ کی زبان لکنت کرتی تھی تاہم
یہ کلمات آپکے میری سمجھ مین آتے تھے کہ خداوندا میرے گناہ بخشدے
آہ میرے دوست صادق جبرئیل مین تمہارے ساتھ آسمان پر چلتا ہون یہ
فرما کر فرش خواب پر جان بحق تسلیم کی محقق نہ ہے کہ آنحضرت نے تیرھوین
ربیع الاول یعنے تاریخ اول سال یازدہم ہجرت مطابق آٹھوین جون ۶۳۲ع
تریسٹھ برس کے سن مین وفات پائی اور تیئیس برس کے عرصہ مین
نبوت حاصل کی اور مدینہ مین دفن ہوئے قبر کی نسبت یہ جھگڑا ہوا کہ [illegible]

کہتے ہین کہ حضرت کا تابوت مقناطیس کی کشش سے ہوا مین معلق ہی
بالکل غلط ہی بلکہ آپ ابوبکر و عمر کے و اپنے جانب دفن ہین آپ کے انتقال
سے لوگون مین تہلکہ پڑگیا اور ہر جگہ ایک دوسرے سے کہتا تہا کہ آیا بعد
وفات حضرتؐ بہی یہ مذہب باقی رہیگا عمرؓ کہتا تہا کہ ہمارے پیغمبر نہین مرسکتے
بلکہ جیسا حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے مقدمہ مین ہوا اوسیطرح حضرتؐ کی بہی
روح چند روز کے لیے غائب ہوگئی ہے اور بعد تہوڑے عرصے کے مومنین
کے مجمع مین پہر عود کرے گی پس ابوبکرؓ کو لازم ہوا کہ جس قول کی تائید مین
عمرؓ تلوار لیے مستعد تہا اوسے باطل کرے پس اوس نے کہا کہ ای عمرؓ آیا
تو محمدؐ کا ذکر کرتا ہے یا خدا کا محمدؐ کا خدا باقی ہے لیکن وہ حضرتؐ ایک بشر
تہے ہم مین سے اور وہ بہی اوسی طرح مرگئے جسطرح ہم مرجائینگے
جب اس تقریر سے بہی ابوبکر اوس ہنگامے کو فرو نہ کرسکا تو اوسنے
وہ آیات پڑہی جن مین خود آن حضرتؐ اپنے فانی ہونے کا اقرار
کرتے ہین اور آخرالامر اوس جہگڑے کے طے کرنے مین کامیاب
ہوا (واضح ہو کہ) حضرتؐ کے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ
ایک دوسرے کے بعد خلیفہ ہوئے اور ان سب نے بخطاب خلیفہ
سلطنت کی اس مقام پر یہ بات بیان کرنا مناسب ہے کہ جب تک آنحضرتؐ
زندہ رہے تلوار آپکے ہاتہ مین رہی اور کوئی اوسکے منہ پر نہ چڑہ سکا
لیکن آپکے بعد خلفا نے بہی اوس تلوار کو نیام مین نہ رکہا جب تک
کہ اوس سے ایک سلطنت وسیع جس مین اقالیم آیشیا یورپ و

مسلمان [illegible]

افریقیہ شامل ہین قایم نہ کرلی اہل اسلام فوز سپاہ رایات ظفرآیات
عمر اور خالد اور خلفاء آنحضرت صلعم فتح پہ فتح حاصل کی آذر فارس فلسطین
تمام مصری کے بعد دیگرے حملہ اور ان اسلام کو مطیع و منقاد ہوئے
پانچ برس کے عرصہ مین ان لوگون نے چھتیس ہزار شہر اور قصبے اور قلعے
اپنے مطیع کیے اور چار ہزار شوالی اور گرجے برباد کر دیئے اور چودہ سو
مسجدین اپنے ہم مذہبون کیواسطے تعمیر کین اور ان ملکون پر بھی کفایت
نہ کی جبتک کہ باشندگان حبش کو مغلوب نہ کرلیا اور تمام اقلیم افریقیہ
اسکندریہ سے تنجیرس تک مع ملک اسپانیہ اپنی سلطنت قاہرہ مین
نہ داخل کرلی جبتک دم نلیا پوشیدہ نرہے کہ مورخین عرب نے آنحضرت صلعم
کو فضائل اور کمالات انسانی خلقی بڑے فخر و مباہات و بیانات سے بیان کیے ہین
آنحضرت غربا سے حلم فرماتے تھے امرا سے بخلق پیش آتے تھے اور معززون
سے تواضع کرتے تھے اور ان اخلاق حمیدہ کے ذریعہ آپ نے مدح و ثنا عزت
و احترام حاصل کیا تھا اور آپ کی طبیعت مین تالیف قلوب اور سخاوت
دونون باتون کی لیاقت مساوی تھی اور اگرچہ علوم رسمیہ سے بالکل
واقف نہ تھے تاہم فنون طبعیہ سے بخوبی ماہر تھے اور آپ مین یہ قدرت
تھی کہ ہنگام مباحثہ خصوم احد الذہن سے اپنی طبیعت کھول دیتے
(یعنی دلائل و براہین قاطعہ پیدا کرتے تھے) اور ذلیل ترین صحابہ سے
اپنے دل کو بند کر لیتے تھے (یعنی کلام مختصر شافی فرماتے تھے) تاکہ وہ
آپ کی رعب مین نہ آجاوے اور گھبرا نہ جاوے اور آپ کی نصاحت مین

پہلے تو اوس نمونہ کو خوب جانچا اور دیکھا کہ آیا یہہ کپڑا بھی ویسا ہی ہے
جیسا میرا کپڑا ہی اور بعد اسکے اپنے گاہک سے کہا کہ تم قسم کھاؤ کہ اس
کپڑے کی کیا قیمت دی ہی پس وہ افسر حیران ہوا کہ دیکھیے اس سے کیا نتیجہ
پیدا ہوتا ہی اور آخر قسم کھا بیٹھا اوس کی قسم کھاتے ہی بزازنے اوسی
قیمت کو اپنا کپڑا بیچ ڈالا جتنی قیمت اوس افسر کے کپڑے کی تہی پھر سٹالی
سینیئر صاحب مصنف کتاب مذکور کہتے ہین کہ حقیقت مین جس شخص مین
ایسی پابندی اپنی وضع کی اور ایسی عظمت اور تہذیب دیکھتا ہون اوس سے
بہت خوش ہوتا ہون لیکن نہین معلوم کہ ہم لوگون (یعنی نصاریٰ) مین
دکاندار خریدار کے سامنے زبردستی اسقدر ذلیل و حقیر کیون بنجاتا ہی لیکن
ترکستان (یعنی روم) مین یہہ امتیاز دوکاندار اور خریدار مین نہین ہوتا بلکہ اوس
ملک کے لوگونکا یہہ حال ہی کہ دوکاندار کو اپنے چیز کے بکنے کی کچھہ پروا نہین ہوتی
بلکہ اگر اپنی ہم پیشہ کو اپنی بہ نسبت زیادہ سرسبز پاتا ہی تو حسد نہین کرتا اور کہتا ہے
کہ خیر کیا مضائقہ اگر آج اوسکا مال بکا تو کل میری مال کے بکنی کی باری ہی
اور جب کوئی دوکاندار موذن کی آواز سنتا ہی تو اپنی دکان ہی مین رکوع
و سجود مین مشغول ہو جاتا ہی اور حالانکہ لوگ دہر سے آتی جاتی ہین لیکن
لیکن اوسے کچھہ خبر ہی نہین ہوتی اور اس خضوع و خشوع سے نماز پڑہتا ہی
کہ گویا کسی صحرا مین کہڑا ہی اور بعضے دوکاندار اذان سنتے کے ساتھہ ہی اپنا
اسباب راہ گیرون کے ایمان پر چہوڑ کر کسی قریب کی مسجد مین چلے جاتے
ہین اس دارالسلطنت وسیع (یعنی قسطنطنیہ) مین سال بھر مین چار چوریان

بھی نہین ہوتین حالانکہ یہان کے تاجرون کے یہہ عادت ہی کہ اوقات مقررہ نماز پر اپنی دوکان چھوڑکر مسجد چلے جاتی ہین اور لوگونکے گھرون کے دروازے فقط رات کو ایک کاٹ کی بلے سی بند ہوتی ہین لکن کوئی دن ایسا نہین ہوتا کہ پیرا اور کلا مین جہان فقط نصاری کے مکان ہین چوری اور خون نہ سننے مین آتا ہو فقط راقم کہتا ہی کہ قسطنطنیہ پر کیا موقوف بلکہ تمام ملک روم کے لوگ ایسی ہی ایماندار ہین چنانچہ تہوڑی عرصہ کی بات ہی کہ ایک سیاح انگریز نے مہتممانِ اخبار ڈیلی نیوز کو ایک چٹھی لکھی جسمین وہ لکھتا ہی کہ کل مینے ایک دہقانی باشندہ صوبہ بلگیریا کی گاڑی کرایہ کو لی تاکہ اپنا اور اپنی رفیق کا اسباب جسمین صندوق کپڑی کے بقچی عبا بین پوستین اور شان تہی لیجاؤن اور چاہتا تہا کہ تہوڑیسی پیال اپنی اور اپنے رفیق کے سونیکی لیے لون کہ اتنے مین ایک ترک کہ اوسی زیادہ کوئی شخص تعلیق نہوگا آیا اور کہنی لگا کہ مین تمہاری ہمراہ چلتا ہون یہہ بات سنتی ہی اوس دہقان نے بیل گاڑیسی کہولی اور ہمارا اسباب سڑک پر ڈالدیا اور جب مینی دیکہا کہ وہ گاڑی بان خود بھی چلا جاتا ہی تو مینی کہا کہ کسی شخص کو اسباب پاس ضرور رہنا چاہیی پس اس کلام سی وہ ترک متعجب ہوا اور کہنی لگا کہ کسی شخص کے یہان رہنی کی کیا ضرورت ہی پس مینی کہا کہ میری اسباب کی حفاظت کی لیی اوس مرد مسلمان نے کہا کہ حضرت اگر آپکا اسباب ایک ہفتہ تک دن رات یہین پر پڑا رہی تو کوئی اسمین ہاتھہ نہ لگائیگا پس مینی اوس قول پر عمل کیا اور جب مینی مراجعت کی تو اپنا اسباب بجنسہ پایا

اور کیا کرنا چاہیے کوہ حرا اور کوہ سینا کو سیاہ پتھروں نے اور
وحشتناک تنہائیوں نے اوسکے سوالات کا جواب نہ دیا اور نہ اوس شخص
کو افلاک نے جواب دیا جو مع اپنے نیلگوں اور نورانی ستاروں کے گردش
کر رہے تھے کسی چیز نے اوسے جواب نہ دیا بلکہ اوس شخص کا دل اور
وحی الٰہی اوسے جواب دیتی تھی راقم کہتا ہی کہ محمد صلعم ایک شخص
خانہ نشین ویسے ایسا کیا کہ اوسکی خاندان نے اوسے پیغمبر بنانا محمد صلعم
ایک غریب عربی نے اپنے ملک کے قبائل وحشی مفلس برہنہ اور گرسنہ
کو ایک گروہ معقول او مضبوط کر دیا اور اونہیں ساری دنیا سے علیحدہ
افعال اور اطوار تعلیم کیے تیس برس سے کمتر زمانہ مین اس مذہب کے
لوگون نے سلطان روم کو شکست دی بادشاہان فارس کو مغلوب
کیا شام اور عراق اور مصر فتح کیا اور تمام بلاد بحر ظلمات سے بحر اخضر
اور دریاے جیہون تک مقبوض کیے اور بارہ سو برس کے عرصہ مین
اونکی سلطنت سواے ملک اسپانیہ کے اور کسی ملک سے ممالک مذکورہ
مین سے نہیں گئی بلکہ اون لوگونکا مذہب شمال اقلیم ایشیا وسط اقلیم اور
اور کنارہ ہاے بحر اخضر پر پھیلتا گیا اور ابتک پھیلتا جاتا ہی محمد صلعم
پیغمبر اولو العزم ایسے تھے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اونکی عقل او سرگرمی
نے ایسا مذہب بنا کیا جس نے پیروان زردشت کو ایسا مغلوب
مقہور کیا کہ فقط چند خاندان متفرق او منتشر اونمین سے باقی رہ گئے
اور ہندوستان پر حملہ کیا اور مذہب قدیم براہمہ کو اور نیز مذہب بدھ

کو جو اوستی ہے دور تک پہیلا تہا مغلوب کیا آور دریای گنگ کی اوس پار کر دیا آور اس مذہب کے لوگون نے بہت قدیم او رمعزز صوبہ جات ہندوستان عیسائیونکی قبضہ سے نکال لیئے آوس ملک کی تمام بلاد مشرقی اور افریقیہ رومی مصر سی آبنای جبرالٹر ا تک فتح کر لیئے اقلیم یورپ کی بلاد مغربی پر حملہ کیا اکثر بلاد ملک اسپانیہ لیلیئے آور ساحل دریای لوار تک بڑہ گئے اور اون ملکون کے فتح کرنے سے خود روم پای تخت مین زلزلہ ڈالدیا آور آخر الامر بلاد روم جدید یعنی قسطنطنیہ مین فتح و فیروزی اپنی حکومت و ملت قایم اور مروج کی ✤

ترجمہ قصیدۂ عربی مسمے قصیدۂ بردہ مصنفہ شرف الدین البصری در مدح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمد بادشاہ ہین دونون جہان کے آور حاکم ہین جن و انسان کے محمد بادشاہ ہین عرب کی اور وحشی قومون کی وہ ہمارے پیغمبر ہین اور اونہون نی سکہائی ہے ہمین وہ چیز جو ہمین کرنی چاہیئے اور وہ چیز جس سے ہمین پرہیز کرنا چاہیئے محمد سب آدمیون سے زیادہ راست گو ہین خواہ وہ کسی بات کا اقرار کرین خواہ انکار وہ حبیب ہین خدا کے اور اونہین کی شفاعت پر ہماری ہر ایک امید موقوف ہی اور اونہین کے وسیلہ سی ہمین پناہ مانگنی چاہیئے خوفہای شدید سے آور اونہین نی دعوت کی ہی بنی آدم کی طرف ایک خدای برحق کے پس شخص اونکا دامن پکڑیگا اوسنی گویا ایسی

حجت نکرو اور صحیح ہو کہ ملک روم مین مذہب کے باب مین کبھی ظلم و تعدی نہین ہوے
بلکہ جو شخص ظلم نصاری سے وہان بہاگ آتا ہی تھی وہان کے لوگ اوسی پناہ دیتی ہین اور اگر
اس بات مین کسی کو شک ہو تو اریخ مین دیکھلے چنانچہ تواریخ سی ثابت ہوتا ہی کہ پندرہو
صدی عیسوی تک مین ہزارون بنی اسرائیل ملک اسپانیہ اور پرتکیر سی نکالدیے گئی
اور اسے ملک روم مین اونہین پناہ ملی اور اسی ملک مین چار سی برس تک
اونکی اولاد و احفاد مامون و محفوظ رہی سوا اون لوگونکی جو ایسی مقامات پر رہتی
تہی جہان ظلم و تعدی نصاری سی خصوصاً فرقہ ضلالت شعار روم کیہولک سی
اونہین اپنی حفاظت و حراست کرنی پڑی چنانچہ ابتک اتہنس پای تخت
یونان مین ظلم نصاری کے یہہ کیفیت ہی کہ جبتک ایسٹر یعنی مسیح علیہ السلام کی دوبارہ
زندہ ہوکر آسمان پر چلے جانیکا جشن رہتا ہی جبتک کوئی یہودی سڑک
پر آنی کی جرات نہین کرتا لکن روم مین یہہ حال ہی کہ اگر بنی اسرائیل ہمیشہ نصاری
ارمنی اور یونانی کی ہاتہہ سی ذلت اوٹہاتی ہین یا تو اوس ملک کی حکام اگر اونکی پروا
نہین کرتی تو اونکی فقیر یہودکی بچالینی مین توسعی کرتی ہین ممالک نامعہ
وسیعہ سلطان روم مین ہر مذہب اور ہر قوم کی لوگ برابر ہین یہہ سچ ہی
کہ مسجدین گرجا اور سنیاگوک معبد یہود سے بلند تر ہوئے ہین لکن نصاری اور یہود
کو اونکی عبادت سی ممانعت نہین کیجاتی ہین لکن قسطنطنیہ اور سمرنا کی روم کیتہولک
نصاری قدیم اسقدر ظلم نہین کرانی اتا جسقدر پارس اور لیمنس ہینڈ و توشہر
ملک فرانس مین ہین ہم کی لوگ تعدی کرلیتی ہین اور مثل اور نصاری کی نصاری
روم مین ایسا کوئی قانون نہین کہ رسوم ظاہری مذہبی سے تاکید کرتا ہو لکن اگر

خدا کو گرجا مین بند کر کے بلکہ وہان یہہ دستور ہی کہ جب مردی کو خواب گاہِ
عدم کو لیجاتی ہین تو سب پادری صف بستہ شمعین لئی ہوے اور خدا کی تعریف
گاتی ہوئی اوسکے تشییع کرتی ہین اور یوم ولادتِ مسیح کو سب پادریان پیر
اور بکلا ٹا صف بستہ چلتے ہین اور اونکی آگی خواص صلیب نور علم مسیحی ہوتا ہی اور اونکی
ہمراہ ایک دستہ سرکاری سپاہیونکا ہوتا ہی جو خود ترکون کو راستہ سی ہٹاتی جاتی
ہین تاکہ پادریونکی جماعت بسہولت گذر جاے لکن اب اگر کوئی صاحب راقم سی کہین
کہ پادشاہانِ فرانس اور آسٹریا نصاری بلاد مشرقی کی حفاظت کرتی ہین
اور شاہ روم نصاری یونان سے حراست کرتی ہین اور شاہِ انگلستان
نصاریِ فرقہ پراٹسٹنٹ کی نگہبانی کرتے ہین تو راقم اونکی جواب مین کہیگا
کہ سلمنا ایسا ہی ہی لکن ہم پوچھتی ہین کہ بچاری یہودیون کو کون بادشاہ
عیسائی بچاتی ہین دو تین برس کا عرصہ ہوا کہ ایک یہودی خچر والا حاکم
موصل پاس پکڑ آیا اور اوسکے نسبت یہہ تہمت کی گئی کہ آنحضرت کو دشنام دی ہی
اور اس امر سی سب لوگونمین تہلکہ سا پڑ گیا جب حاکم موصوف نی وہ الفاظِ دشنام
سُنی جو یہودی مُتہم کیطرف منسوب کیے گئی تھی تو وہ بڑی کراہت سی یہہ کہتا ہوا
پیچھے ہٹا کہ یہہ غیر ممکن ہی کہ کسی شخص نے ایسی کلمات کہی ہون اور اوسیوقت
اوسپر غضبِ خدا نازل ہوا ہو پس ہم نہین یقین کرسکتے کہ یہہ خچر والا
اس گناہ کا مرتکب ہوا ہی اور یہہ میرے گستاخی ہی کہ ایسی شخص کو سزا دون
جسپر خدا نی عذاب نہ کیا ہو یہہ قصّہ رحم و عفو اہل اسلام کی کیا عمدہ نظیر ہی
لکن تعجب ہے کہ کتنی اشخاص اہل فرانس مین سے اخبارات آسبرگ گزٹ اور [illegible]

کہ وہ کلام حادث ہی لیکن چونکہ اوس شخص کا کلام ہی جو قدیم ہی لہذا وہ
کلام خود بھی قدیم ہی اور اوسی زوال نہین اور اوسی کلام سی ہم دریافت
کرتی ہین کہ اوس روز آخر ہولناک یعنی روز جزا کو کیا ہوگا اور اوسی سی ہمین
معلوم ہوا کہ عاد اور ایران کو زمانہ مین کیا ہوا تھا پس خوش قسمت ہی وہ شخص
جسے یہہ نعمت عظمی نصیب ہی اس طرح اسطرح کہ اوسنی پکڑ لی ہی وہ ریسمان جو
سب سی قوی تر ہی یعنی خود خدا پس ہوشیار رہی کہ مبادا وہ ریسمان اوسکا
ہاتھہ سے نکلجاسے اور اگر تو اوس کلام کو پکڑیگا تو پائیگا اوسمین وسیلہ
نجات کا آتش جہنم سی اور آب سرد کتاب خدا کا ٹھنڈا کر دیگا حرارت
کو قعر جہنم کی پل صراط سیدھا ہی اور وہ میزان عدل ہی جسمین تولی جائینگی
اعمال سب کی طرح چیزون کی فقط سی کلام سچشمہ ہی راستی اور عدالت کا
درمیان ہی آدم کے پس تعجب ہی اگر وہ حاسد لوگ اوس کلام کی قدر نہ جانین
جو اس دنیا مین مثل دیوانون کے رہتی ہین اگرچہ بہت علم اور ادراک رکھتی ہین
آیا تو نہین دیکھتا کہ جس شخص کی آنکھین بسبب پیرانہ سالی کی دھندلی ہوگئی ہین
اوسی آفتاب کی روشنی نہین دکھائی دیتی اور جو شخص بیمار ہوا ہی اوسی
آب صفا اور شیرین کا مزا نہین معلوم ہوتا ای اشرف خلایق کس شخص سی
سوا تیری مین پناہ لونگا اوس روز جو اسقدر ہولناک ہوگا ہر شخص کے لئے
ای پیغمبر خدا آپ کا مرتبہ کم نہ ہو جائیگا اگر آپ میری مدد کرینگے اوس روز
ہولناک کو جبکہ خدا خود انتقام لیگا تحقیق کہ دنیا اور عقبی اوس خدای کریم
کی صنعتہای عجیب و غریب ہین اور ہر ایک حکم جسکی قلم تقدیر نے الواح

کہ بایہ لکہا ہی تیرے علم وسیع مین ہی ۔ تمام شد ترجمہ قصیدہ بردہ کا

حصہ دوم خوبیہای قرآن

واضح ہو کہ لفظ قرآن قرء لفظ عربی (بمعنی خواندن) سے مشتق ہی اور اس لفظ
کی معنی حقیقی پڑہنا ہی بلکہ وہ چیز جو پڑہنی چاہیے اور یہہ کتاب الفاظ مرقومہ
ذیل سے ملقب ہی یعنی الکتاب (وہ کتاب) کتاب مقدس کتاب عزیز کلام
شریف مصحف (یعنی کتاب مجید شریف) الفرقان (یعنی وہ چیز جو جدا کرتی ہی
اوس چیز کو جو نیک اور سچی ہے اوس چیز سی جو بد اور جہوٹی ہی) التنزیل
(یعنی نازل شدہ از آسمان) مسلمانون کا عقیدہ قرآن کی بابت مین یہ ہی کہ یہہ
صرف منزل من اللہ نہین ہی بلکہ قدیم اور غیر مخلوق بہی ہی اور بعض علماء اسلام کا یہہ
قول ہی کہ قرآن خدا کی ذات مین قایم ہی اور یہی وجہ ہو کہ حق تعالی نی آنحضرت کا
معجزہ یہی قرآن ایسی عبارت مین لکہا جو کسی بشر سی ممکن نہین جیسا کہ قرآن مین بہی
لکہا ہی اور پہلا مسودہ اسکا ازل سی تخت گاہ جناب باری کی قریب ہی اور ایک
تخت نورانی جسی لوح محفوظ کہتے ہین مکتوب ہی اور اوسی لوح پر تقدیرات الہی بہی
لکہی ہین یعنی ماضی اور حال اور استقبال سب ماجرونکا حال مندرج ہو اور یہہ اہل
اسلام کا اعتقاد ہی کہ حق تعالی نی اس لوح تقدیرات کو سب اشیا سی پیشتر
پیدا کیا تہا اور بعد اسکی قلم کو پیدا کیا یہہ لوح ایک جواہر کی ہی اور بہت دبیر ہی
اور قلم ایک گوہر ہی جسکی شگاف سی نور ساطع ہوتا ہی اور اوسی نور سی حق تعالی
روشنائی کا کام لیتا ہی بلکہ حکم خدا سی ملائکہ ہی اوسی نور سی افعال اور اقوال عباد
اور خدا نی ایک نقل اوس لوح کی ایک جلد مین کاغذ پر لکہی ہوئی بواسطہ جبرئیل

فرشتہ کو ماہ رمضان مین شب قدر کو آسمان اول پر بہیجا اور وہان سے جبرئیل
اوس کتاب کو آنحضرتؐ پاس بطور وحی لائے لیکن وہ کتاب تیئیس برس کے عرصہ
مین باوقات مختلفہ اور حسب مقتضی حالات علیحدہ علیحدہ نازل ہوئی اسطرح سے کہ کچہ
مکہ مین نازل ہوئی اور کچہ مدینہ مین لیکن آنحضرتؐ کی خوشی کرنیکے لئے سال مین
ایکبار یہہ کتاب تمام و کمال جبرئیلؑ آپؐ کو دکہلا جاتے تہے اور اوس وقت اوسکی
یہہ شکل ہوتی تہی کہ اوسکا شیرازہ ریشم کا ہوتا تہا اور جواہرات بہشت سے مزین
ہوتی تہی اور آنحضرتؐ کے سال آخری مین دو مرتبہ یہہ کتاب حیثیت کذائی آپؐ
پاس آئی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے چند ہی سیپارے تمام و کمال
نازل ہوئے ورنہ اکثر ٹکرے ٹکرے نازل ہوئی اور اوسکی آیات کا تبان آنحضرتؐ نے
وقتاً فوقتاً سیپارہائے مختلف مین لکہی یہانتک کہ حسب الحکم جبرئیلؑ یہہ آیات متفرقہ
ایک کتاب کرلئے گئے اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ پہلا حصہ قرآن جو آنحضرتؐ پر وحی
ہوا وہ چھیانوے سورہ کی پہلے پانچ آئتین تہین وہ آیات یہہ ہین پڑہ تو ساتہہ نام
اوس خدا کے جسنے پیدا کیا انسان کو لطفہ خون سے پڑہ تو ساتہہ نام اوس خدا کے
جو سب سے بزرگ تر ہے اور جسنے سکہایا ہے تجہے استعمال کرنا قلم کا (وحی لکہنے کے لئے)
اور سکہائی انسان کو وہ چیز جو وہ نہین جانتا جو آیات آنحضرتؐ پر نازل ہوتے تہے
پہلے آپ خود اپنے کاتب سے لکہوا لیتے تہے بعد ازان وہ صحابہ مین مشتہر ہو جاتے تہے
اور اونمین سے بعض اشخاص تو اپنے پڑہنے کے لئے نقلین لیجاتے تہے لیکن اکثر حفظ
کر لیتے تہے جب اصل آیات واپس آتے تہے تو کسی صندوق مین رکہہ دئے جاتے تہے
اور چونکہ آیات مرتب نہ تہے یعنی بخوبی تحقیق نہ تہا کہ کون آیت کس وقت نازل ہوئی

لہذا بعض آیات کا وقت نزول تحقیق نہین قرآن ایک سو چودہ حصّون پر
منقسم ہے جنمین کوئی حصّہ تو بہت بڑا ہی اور کوئی بہ نسبت اوسکی بہت چھوٹا
ہوا اور یہہ لوگ (یعنی نصاریٰ) تو ان حصّون کو باب کہتی ہین اور عرب سورۃ بصیغہ
واحد جسکی جمع سُوَر ہی واضح ہو کہ یہہ ابواب یعنی سورے قلمی نسخون مین ترتیب اعداد
سی ممیّز نہین بلکہ ہر ایک باب کا ایک علحدہ لقب ہی کسی سورہ کا لقب کسی
مضمون خاص سی نکلا ہی اور کسی کا لقب کسی خاص شخص کے نام سی رکھا گیا ہی
جسکا ذکر اوسمین ہی لیکن اکثر یہہ ہی کہ جو لفظ جس سورہ کی ابتدا مین ہی اوسی سے اوسکا
نام رکھا گیا ہی اور بعض ابواب یعنی سورے بسبب اختلاف نسخ کے دو یا زیادہ القاب
سے مشہور ہین اور بعضونکی نسبت کہتی ہین کہ مکہ مین نازل ہوئے تہے بعضی مدینہ
مین اور مقام نزول ہر سورہ کی نام کا جزو واقع ہوا ہی (یعنی بعضون مین مکیّہ
کی قید لگی ہی بعضونمین مدنیّہ کی) تاکہ اونمین آپس مین فرق اور امتیاز رہے
ہر سورہ اجزاء صغیرہ غیر مساوی پر منقسم ہی جو انگریزی ہین ورسلین اور عربی
مین آیات وحدہ آیت بمعنی علامت یا امر عجیب و غریب) کہلاتی ہین اور
سوائے نوین سورہ کے ہر سوری پر بعد اوسکی نام کے جملہ مرقومہ ذیل
جسے مسلمان بسم اللہ کہتی ہین لکہا ہے بنام خدائے رحمان و رحیم
قرآن کی باب مین اہل اسلام کا ہمیشہ سے یہہ عقیدہ ہے کہ یہہ کتاب
اعظم معجزات ہے اور جس طرح احیاء اموات امر عظیم و عجیب ہی اوسی
طرح یہہ بھی ہی اور یہہ لوگ کہتے ہین کہ معجزات حضرت موسی و عیسی علیہ السلام
آنی اور فانی تہے لیکن آنحضرت ص کا معجزہ دائمی اور باقی

ہی پس یہہ معجزہ تمام معجزات انبیاء سابقین سے بمراتب اشرف و اولی ہی راقم
کہتا ہی کہ من حیث الفصاحت و البلاغت قرآن افضل اور اشرف کتب سماوی
مشرقیہ ہی ازبسکہ باشندگان ممالک مذکورہ کو قدیم الایام سی شعر سے
ایک مذاق خاص ہی لہذا موافق اونکی مذاق طبیعت کی اکثر قرآن نثر مقفیٰ
مین لکھا گیا ہی اس بات کی سب قائل ہین کہ یہہ کتاب بکمال نفاست و لطافت
عبارت محاورہ قبیلہ قریش مین جو اعلی اور اشرف قبائل عرب تہا لکھی گئی ہی
لیکن بعض مقامات پر اور قبیلہ کی محاورات بہی لکھی ہین اگرچہ یہہ امر بہت شاذ
و نادر ہی لاریب یہہ کتاب زبان عرب کی محک ہے اور مضامین عالیہ اور
استعارات لطیفہ سی مملو ہے اور اگرچہ بعض مقامات پر اسکی عبارت مبہم ہی اور
درجہ تسلی کو نہ پہونچی ہے تاہم اکثر عبارات و مضامین نہایت عالی اور موثر ہین کہ مصداق
قول گوتہی مین مترجم موصوف مشہور کہتا ہی کہ قرآن ایسی کتاب ہی کہ جب ہم تو
پڑہنی والیکو اسکی عبارت سست اور بی لطف معلوم ہوتی ہی لیکن بعد ازان
اوسکی خوبیون پر فریفتہ ہوجاتا ہی اور آخر الامر اوسکی خوبیون پر ایسا شیفتہ
ہوجاتا ہی کہ تاب ضبط نہین باقی رہتی (مخفی نرہے کہ آنحضرت کی حیات مین
قرآن جمع نہین ہوا بلکہ اوسکی اجزا متفرق رہے پہلی آپ کی خلیفہ ابوبکر نے
اُن اجزاء متفرقہ کو جمع کرکے ایک جلد کرلی اور یہہ اجزا صرف خرمی کی چہال
اور چمڑی وغیرہ سی نہین نقل کیئے گئے بلکہ حفاظ قرآن سی نقل کیئے گئے اور جب
یہہ مسودہ تیار ہوا تو حفصہ بنت عمر احد ازواج آنحضرت کی سپرد کیا گیا بایں غرض
کہ یہہ مسودہ مثل اصل کتاب کی رہے اور اس سی اور نسخون کی تصحیح کیجاے

لیکن چونکہ نسخ متعددہ اس کتاب کی تمام صوبہ جات مین منتشر ہوگئی تھی
اور ان سب مین اختلاف کثیر تھا لہذا عثمان خلیفہ ابوبکر نے سنہ ہجری مین
اون نسخون کا مقابلہ نسخہ حفصہ سے کروایا پس جو اوسکے موافق تھے انھین
رائج کیا اور جو اوسکی مخالف تھی اونھین منسوخ کر دیا اس غرض کہ اوصاف
قرآن بخوبی ظاہر ہو جائین یہہ بات ناظرین کی ذہن نشین ہو کہ جس زمانہ مین
آنحضرت مبعوث ہوئی تھے فصاحت لسان اور صفائی بیان عرب مین بہت
ترقی پر تھی اور شعر و سخن کی بھی بڑی قدر تھی چنانچہ ایک مورخ اہل اسلام
کہتا ہی کہ اعجاز قرآن صفائی بیان اور لطافت عبارت اور تناسب فقرات
مین ہی پس جو شخص جب اسکی تلاوت ہوتی سنتا ہی فوراً ستنہ ہو جاتا ہی
کہ یہہ عبارت تمام عبارات عربیہ سے اشرف اور اولی ہے کوئی جملہ اسکا
کسی عبارت مین نقل ہو اگرچہ وہ عبارت کیسی ہی لطیف ہو مثل لعل درخشان
کی ہے اور ایسا چمکتا ہی جیسی وہ جواہر جسکی جوت سے نظر خیرگی کری اور اوسکی
عبارت ایسی ہی کہ کوئی شخص ویسی تحریر نہین کر سکتا اور جب سے یہہ کتاب
مشہور ہوئی تمام علماء و فضلاء اسمین متحیر و متعجب ہے (واضح ہو کہ
لوگ قرآن کو معجزہ دائمی قرار دیتے ہین اور اوسی کو آنحضرت اپنی رسالت کی اقوی
دلائل گردانتے تھے اور افصح فصحائی عرب سے جنھین شب و روز یہی دھن
رہتی تھی کہ کسطرح عبارت آرائی مین کمال پیدا کیجیے رؤس الاشہاد دعوی
کر کے فرماتی تھے کہ ایک ہی سورہ اس کے مثل لاؤ روایت ہی کہ جب
آنحضرت نے اپنی شریعت علانیہ لوگون پر ظاہر کی تو جبتک ایک شخص ابو [illegible]

نامی باشندہ یمن کا فرتہا اور یہہ شخص اون ساتہہ شاعرون سی تہا جنکے
قصائد مسمی بہ معلقات تبرکًا و تیمنًا کعبہ مین معلق ہے اور اونمین سے
ایک قصیدہ کی ابتدا مین یہہ شعر تہا کہ جو نعمتین خدا کیطرف منسوب نہین وہ
بیکار ہین اور جو نیکی اوس سی نہین پیدا ہوئی ہے فقط ما یہی تہوڑی عمر
تک تو ایسا کوئی شاعر نہ نکلا کہ اس بیت کی مثل کوئی شعر کہتا لکن آخرالامر
وہ سورہ قرآن جسی سورۂ براۃ کہتے ہین سی دروازہ پر کعبہ کی معلق کیا
پس جب ابو ربیعہ نی پہلے چند آیتین اس سورہ کی دیکہین تو ایسا متحیر اور متاثر
ہوا کہ کہنی لگا کہ ایسی آیتین بے وحی الٰہی کوئی شخص نہین کہہ سکتا اور فورًا
اسلام قبول کیا وہ آیات قرآن جنکی سبب سی یہہ شخص مسلمان ہوا تہا ذیل مین
مرقوم ہوئی ہین کچہ شک نہین اس کتاب مین یہہ ہدایت ہی ایماندارونکی لیئے
جو ایمان لائی ہین اوس وحی کا جو دلمین خیال رکہتے ہین اوقات مقررہ نماز کا جو دیتی ہین
زکوٰۃ اوس چیز سے جو ہمنے (یعنی خدا نی) دی ہی اونہین جو یقین لائی ہین
اوس وحی کا جو بہیجی گئی ہے تجہہ اے محمدؐ اور نیز اوسکا جو دیا گیا تہا پیغمبرون
کو پیشتر تیری اور جو یقین کامل رکہتی ہین عاقبت کا ایسی لوگ بتحقیق کہ ہین
رہنمائی مین اپنی رب کی اور رستگار ہون گے لیکن کفار پس وہ مثل اوس
شخص کے ہین جو روشن کرتا ہی آگ کو اور جب وہ روشن کرتی ہی ہر چیز کو جو
گرد اوسکی ہی تو بند کر لیتا ہی اپنی آنکہین خدا لے لیتا ہی اونکا نور اور چہوڑ دیتا ہے
اونہین اندہیرے مین پس وہ نہ دیکہین گے وہ بہری اور گونگی اور اندہی ہین
پس تو نہ کرینگے یا مثل اوس ابر کی جو اوترا ہو آسمان سے اور بہرا ہو اندہیری

گرج اور بجلی سے پس وہ رکھتی ہین اپنی اونگلیان اپنی کانون مین بسبب گرج
کی آواز کے اور موت کی خوف سی خدا گھیرتا ہی کافرونکو اور بجلی فقط فنا کر دیتی
اونہین بسبب نابینائی کی جب وہ روشنی دیتی ہی تو وہ چلتی ہین اوسمین لیکن
جب اندھیرا ہوجاتا ہی تو وہ حیران ہوجاتی ہین + واضح ہو کہ) عرب کو جو
تلاوت قرآن سی تعجب اور تحیر پیدا ہوتا ہی تو اسکی وجہ یہہ ہی کہ اوس کتاب کی
عبارت ایسی عمدہ ہی کہ سحر کہنا چاہیئے اور یہہ بھی سبب ہی کہ آنحضرت نی اپنی
نثر شعر کی خوبیون سے مزین کی ہے اسواسطیکہ آیات مین قافیہ بندی کی ہی
اور اسطرح لکھی ہین کہ کہین سلسلۂ عبارت منقطع نہین ہوتا اور خلاف طرز تحریر
سے لطف عبارت اور بھی زیادہ ہوگیا ہے چنانچہ بعض مقامات پر محاورہ
سہل اور روزمرہ مین نہین لکھا ہی بلکہ عبارت مین رنگینی اور قافیہ بندی
کی ہی جیسا کہ ایک مقام پر گویا جناب باری کی تصویر کھینچی ہے کہ تخت سلطنت پر
جلوہ افروز ہی اور اپنی بندون پر قواعد اور احکام نافذ فرما رہا ہی وہ آیات جنمین
نعمات ابدی بہشت کا ذکر ہی ایسی فصیح اور شیرین ہین کہ اونکی سننی سی دل
بیچین ہوجاتا ہی اور جنمین شعلہ ہای آتش جہنم کا بیان ہی اوس سی ایسی دہشت
اور خوف معلوم ہوتا ہے کہ قلب بگڑی ہوا جاتا ہی اہل اسلام قرآن کا بہت اکرام
احترام کرتی ہین اور جو لوگ اومین نہایت محتاط ہین وہ تو اوسی بی طہارت مس
بھی نہین کرتی اور بایں خیال کہ مبادا سہوا بی طہارت مس کرلین بعض اوقات
یہ آیت یا اوس کتاب پر یا اوسکی جلد پر لکھدیتی ہین کوئی شخص نہ مس کری اسے
مگر وہ لوگ جو طاہر ہون اور وہ لوگ اُس کتاب کا بہت ادب کرتی ہین اور

کبھی ایسے کم بند سی نیچی اوسے نہین لٹکاتی اور جب اوسی پہلی مرتبہ کہولتی ہین
تو چوم لیتی ہین اور اٹہا ہیونچین اوسی ساتہہ لیجاتی ہین اور اوسکی آئتین علمون کی
پہروں پر لکہہ لیتی ہین اور اوسی طلا اور جواہرات سی مزین کرتی ہین اور عمداً
کسی کافر کی پاس نہین رہنی دیتی اور اون لوگون نی اس کتاب کو بناء تعلیم قرار
دیا ہی اور سب مدرسون مین اپنی لڑکون کو یہہ کتاب پڑہواتی ہین اور حفظ کراتی ہین
اور تمام بلاد اسلام مین رسوم و قوانین کا مدار اسی کتاب پر ہی اور قاضی اور مفتی اسی
کی قسم کہاتی ہین سب مسلمان اسکی مزاولت ہو اسطی واجب جانتی ہین کہ اسمین اپنی
زندگی کا نور پائین (یعنی اسکی وسیلہ سی ہدایت پائین) اکثر مساجد مین ہر روز
قرآن کا دورہ ہوتا ہی اسطرح سے کہ تیس قاری باری باری پڑہتی ہین یہانتک کہ
قرآن ختم کرتی ہین اسی کثرت مزاولت کا یہہ نتیجہ ہی کہ بارہ سو برس عرصہ سی لاکھا
بلکہ کرورہا آدمیونکی دلونمین اور کانونمین ہر وقت اسی کتاب کی صدا آتی ہی چنانچہ
بعض علماء اسلام ایسی گذرے ہین کہ اوہنون نی ستر مرتبہ قرآن ختم کیا ہی قرآن
مین یہہ حکم بکرات و مرات لکہا ہی کہ وحدانیت خدا کا اعتقاد کرو اور اوسکی رضا
پر راضی رہو اور بلا عذر بدل و جان اوسکی احکام کی اطاعت کرو اور خیرات دو
اور حلم اور نرمی اختیار کرو اور نشون سی پرہیز کرو اور عفو و درگذر اپنا شیوہ رکہو اور
راہ خدا مین جہاد کرکی سعادت شہادت حاصل کرو علاوہ اس حکم کی کہ تشہیر اور ترویج
اسلام ہر مسلمان پر فرض ہی پہلی جن اعمال واجبہ کا قرآن مین حکم ہی وہ نماز ہای
پنجگانہ کا بجالانا ہی اسطرح سی کہ بوقت نماز مصلی کو چاہیئے کہ روبقبلہ ہو اور پانچ
ساعت مقررہ مین بجالائی بعد اوسکی ماہ رمضان مین روزے رکہنا اور اوسکی بعد زکوٰۃ

فقہائے اسلام
کے نزدیک روزہ
کے تین درجے
ہین اول محفوظ
رکہنا شکم اور
اعضا کا اون چیزون
سے جنکی سبب سے
اونکی شہوت کی
تسکین ہو دوم
محفوظ رکہنا کان
کا اور آنکہہ کا اور
زبان کا اور ہاتہ کا
اور پاؤن کا اور
اعضا کا گناہ سے
سوم محفوظ رکہنا
دل کا افکار دنیا
سے اور کسی چیز
کا خیال نہ کرنا
سواء خدا کے
فقط ۱۲ منہ

کبھی اپنے کمربند سی نیچی اوسے نہین لٹکاتی ہے اور جب اوسی پہلی مرتبہ کہولتی ہین
تو چوم لیتی ہین اور لڑائیونمین اوسی ساتھہ لیجاتی ہین اور اوسکی آیتین علمون کے
پھریرون پر لکھہ لیتی ہین اور اوسی طلا اور جواہرات سی مزین کرتی ہین اور عمدا
کسی کافر کی پاس نہین رہنی دیتی اور اون لوگون نی اس کتاب کو بناء تعلیم قرار
دیا ہی اور سب مدرسون مین اپنی لڑکون کو یہہ کتاب پڑہواتی ہین اور حفظ کراتی ہین
اور تمام بلاد اسلام مین رسوم و قوانین کا مدار اسی کتاب پر ہی اور قاضی اور مفتی اسیکی
کی قسم کہاتی ہین سب مسلمان اسکی مزاولت سواسطی واجب جانتی ہین کہ اسمین اپنی
زندگی کا نور پائین (یعنی اسکی وسیلہ سی ہدایت پائین) اکثر مساجد مین ہر روز
قرآن کا دورہ ہوتا ہی اسطرح سے کہ تیس قاری باری باری پڑہتی ہین یہانتک کہ
قرآن ختم کرتی ہین اسی کثرت مزاولت کا یہہ نتیجہ ہی کہ بارہ سو برس عرصہ سی لاکھا
بلکہ کرورہا آدمیونکی دلونمین اور کانونمین ہر وقت اسی کتاب کی صدا آتی ہی چنانچہ
بعض علماء اسلام ایسی گذرے ہین کہ اونہون نی ستر مرتبہ قرآن ختم کیا ہی قرآن
مین یہہ حکم بکرات و مرات لکہا ہی کہ وحدانیت خدا کا اعتقاد کرو اور اوسکی رضا
پر راضی رہو اور بلا عذر بدل وجان اوسکی احکام کی اطاعت کرو اور خیرات دو
اور حلم اور نرمی اختیار کرو اور نشون سی پرہیز کرو اور عفو و درگذر اپنا شیوہ رکہو اور
راہ خدا مین جہاد کرکی سعادت شہادت حاصل کرو علاوہ اس حکم کی کہ تشہیر اور ترویج
اسلام ہر مسلمان پر فرض ہی پہلی جو اعمال واجبہ کا قرآن مین حکم ہی وہ نماز ہای
پنجگانہ کا بجا لانا ہی اسطرح سی کہ بوقت نماز مصلی کو چاہیے کہ رو بقبلہ ہو اور پانچ
ساعت مقررہ مین بجالائے بعد اوسکی ماہ رمضان مین روزے رکہنا اور اوسکی بعد زکوٰۃ

اور ریاسی مملو اور مغلوب ہوتی ہین پس اس عالم کے کلام سی صاف معلوم
ہوتا ہی کہ بعض مورخین نے جو مسلمانون کی نسبت یہہ تہمت کی ہی کہ ان لوگونکا
یہہ عقیدہ ہی کہ صرف طہارت ظاہری سے ہم گناہون سی پاک ہو جاتے ہین
یہہ قول محض لغو اور بی اصل ہی (مخفی نرہے) کہ احکام قرآن فقط فرائض مذہبی
اور مکارم اخلاق مین منحصر نہین ہین جیسا کہ گبن صاحب مورخ لکھتے ہین کہ
بحر کاہل سے دریاے گنگ تک سب لوگ اس بات کی قائل ہین کہ قرآن
تمام قوانین شرع محمدی کی اصل ہے اور فقط فن کلام ہی اس سی مستنبط نہین
بلکہ قوانین سیاست مدن بھی اسی کتاب سے مستخرج ہین اور اس فرقہ اسلام
مین افعال اور اموال عباد کا اہتمام اور انصرام حق تعالی کی مشیت اور
رضا پر موقوف ہی لہذا قرآن کو مجموعہ احکام و قوانین شرع محمدی کہنا چاہیے
جسمین مذہب اخلاق سیاست مدن تجارت عدالت و انصاف جزا
اور سزا ان سب امور کی تشریح و تفصیل ہی اور اس کتاب مین ہمہ چیز کے
احکام مندرج ہین از رسوم مذہبی تا رسوم روزمرہ از نجات روحانی تا صحت
جسمانی از حقوق جمیع ناس تا حقوق ہر فرد واحد از منافع شخصی تا منافع
نوعی از مکارم اخلاق تا محارم و سیئات از سزای دنیوی تا عقاب اخروی
بعد ان سب امور کی یہہ بات قابل لحاظ ہی کہ قرآن اور توریت اور انجیل و زبور
کتب سماویہ مین فرق بین ہی جیسا کہ کومٹ صاحب لکھتے ہین کہ کتب سماویہ
مین کوئی طریقہ علم کلام اور علم فقہ منضبط نہین بلکہ یہہ کتب فقط قصص اور
حکایات اور تواریخ اور حالات اور ادعیہ مناجات عالی مضامین سی مملو

وشتحون ہین آور طرفہ تریہ ہی کہ یہہ مضامین سب غیر مدلل اور نا مربوط ہین اور
باہم کوئی علاقہ منطقی اور عقلی نہین رکہتی نہ قرآن مثل اناجیل اربعہ کی تصور ہوسکتا ہی
اسواسطیکہ ان کتب مقدسہ مین صرف عقائد مذہبی اور طریقہ عبادات اور اعمال
اتباع دین مسیحی مذکور ہین برخلاف قرآن کی کہ اسمین علاوہ ان سب امور کے
سیاسۃ مدن بہی مفصل اور مشرح ہی اور چونکہ اسی طریقہ مذکورہ قرآن پر
حکومت و سیاسۃ مبنی ہی لہذا جملہ ضوابط اور قوانین ملکی اسی کتاب سے
ماخوذ ہین اور اسی کی روسی تمام مقدمات جان اور مال منفصل ہوتی ہین ٭
واضح ہو کہ چونکہ آنحضرت بخوبی آگاہ تہی کہ انتظام ملک مین منصب قضا اور
اجتہاد کی نسبت تغلب و تصرف کا خوف ہی اور یہہ احتمال جمیع ممالک کی نسبت
ہوسکتا ہی لہذا آپ نی ان مناصب کا تقرر مناسب نہ جانا اور انکی ممانعت
کردی بلکہ ہر مسلمان کو حکم کیا کہ قرآن اپنی پاس رکہی اور جمیع امور مین اوسی
اپنا راہنما سمجہی در واقع مین یہہ تعلیم آنحضرت کا موافق عقل سلیم ہی اور اس مین
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت عیسی علیہ السلام کا تتبع کیا ہی اسواسطیکہ جس مذہب کی اونہون
نی بنا ڈالی ہی اوسمین فقط عبادت خالص کا حکم ہی اور قاضی اور مفتی اور
رسوم اور اعمال ظاہری سی کچہہ بحث نہین بلکہ وہ دین کا صرف خلوص اور عدم خلوص
نیت اور فرمان الہی پر مبنی ہی جیسا کہ ریان صاحب کہتی ہین کہ جناب مسیح
سی زیادہ کسی شخص کو قضاۃ سی جہتا بہی نفرت نہ تہی اور اونسی بڑہ کر کوئی شخص
اون رسوم و قواعد کا دشمن نہ تہا جو بجہلۂ حفاظت اور حراست مذہب کی رسمی
ضایع و برباد کرتی ہین الغرض اس فرقہ جدید (یعنی اسلام) مین منصب قضا

واجتہاد کسی زمانہ مین نہین ہوا بلکہ سب اہل اسلام کو حکم ہی کہ آپس مین
کچھ تکلف و امتیاز نہ کرین اور ایک دوسرے کو بہ لقب برادر پکارے بیان کور
سی واضح ہوا کہ اسلام مین منصب قضا و اجتہاد نہین بلکہ جز علماء مجتہدین
سی انصرام مقدمات دنیوی (مثل فصل قضایا وغیرہ) متعلق ہوتا ہی و نیز
سی انتظام امور دین (مثل صوم و صلوۃ وغیرہ بھی متعلق ہوتا ہی سو اسطرح
کہ اس مذہب مین قوانین سلطنت و حکومت اور احکام دین و ملت مین
کچھ فرق نہین بلکہ دونون کی اصل قرآن ہی لیکن جسطرح عیسائیون مین
رسم ہے کہ ہر شخص اپنی مال کا دسوان حصہ پادریون کی نذر کرتا ہی
اوسطرح مجتہدین اسلام اپنے مقلدین سی منتفع نہین ہوتی اور مثل علمائے
عیسوی کی یہہ لوگ اپنی خدمت اجتہاد کی عوض مین کچھ نہین لیتی نہ مال وقف
متعلق مساجد وغیرہ مین دست درازی کرتی ہین نہ لوگون سی اونکی مال کا
دسوان حصہ لیتی ہین اور نہ بادشاہ سی تنخواہ لیتے ہین بلکہ ان لوگون
کی بسر اوقات اسطرح ہوتی ہی کہ مقدمات شرعیہ مین (جنمین متنازعین
کو کسی مال یا استحقاق شرعی کی نسبت نزاع ہوتی ہی) ایک مبلغ مناسب تخمیناً
فیصدی علماء لیتی ہین اور کچھ اون اراضی کی آمدنی مین سی پاتی ہین جو
اخراجات مساجد کے لئے مخصوص ہوتی ہین یہہ امر واقعی ہی کہ علماء
اسلام آپسمین سب متفق اور متحد ہوتی ہین اور مثل ایک فرقہ یا جماعت
کی رہتے ہین اور ان لوگون کو بھی وہی اختیارات ہوتی ہین جو پادریان
انگلستان کو حاصل ہین الا یہ فرق ہی کہ ان لوگومین آپس مین نا اتفاقی

سنہین ہوتی (مخفی نرہی) کہ آنحضرتؐ کی شریعت مین جہان اور خوبیان ہین وہان ایک خوبی یہہ بھی ہے کہ شک وشبہ اور تخالف اور تشابہ سے منزہ اور مبرا ہی اور قرآن وحدانیت باری تعالی کی دلیل کافی ووافی ہی آنحضرتؐ نے عبادت اصنام واجرام وکواکب وسیارات باین دلیل معقول باطل کردی کہ جو شی ممکن ہی اوسکو فنا ضرور ہی اور جو چیز پیدا ہوئی ہی اوسے مرنا لابدی ہی اور جو چیز طلوع کرتی ہی اوسی غروب ہونا لازم ہی اور جو شے متغیر اور حادث ہی اوسی فنا وزوال واجب ہی پس ان دلائل سی آپؐ کی عقل سلیم اور دل حق بین نی ایک ذات واجب الوجود کا اعتقاد کیا جو قدیم مجرد معرا از جسم ومکان منزہ از اولاد وازواج مبرا از شبیہ ونظیر حاضر فی کل جہات ناظر مخفیات موجود بنفسہ قایم بالذات متحد الصفات مع الذات ہی اور اوسی معبود برحق کی عبادت اختیار کی یہہ عقائد حقہ جو آنحضرتؐ نی اپنی زبان صدق بیان سے فرمائی (جو قرآن کی ۲ — ۵۷ اور ۵۸ سورون مین مذکور ہین) آپؐ کی صحابہ اور تابعین نی بصدق دل اور خلوص نیت قبول کئی اور متبعین اور مفسرین قرآن نی بدلائل حکمیہ وبراہین منطقیہ مدلل ومشرح کئی کہ واضح ہو کہ عقائد اہل اسلام (اسقدر عقل پر مبنی ہین) کہ ایک حکیم موحد (جو سوا ایک خدا کی اور کسی بات کا قائل نہو) کلمہ (طیبہ) لا الہ الا اللہ بلا حجت وتکرار قبول کرلیگا اب راقم کہتا ہی کہ خالق جہان نی اپنا وجود اپنی تمام مخلوقات پر ظاہر کیا ہی اور اپنی شریعت انسان کی دل پر لکھی ہی چنانچہ ہر زمانہ کی پیغمبرون کا یہی مقصود واصلی یا ظاہری رہا کہ حق تعالی کو پہچنوا[ئین]

اوراوسکی شریعت کورواج دین آپس آنحضرتؐ کی صداقت نبیت اور صفائی طینت کو دیکھنا چاہیے کہ آپؐ نے انبیاء سابقین کی نبوت کو مثل اپنی نبوت کے جانا اور اونکی رسالت کی بہی اوسی طرح تصدیق و توثیق کی جسطرح اپنی نبوت کا اظہار و اثبات کیا بلکہ اپنے بارہ مین توجہ فرمایا کہ مین از آدمؑ تا اینم نبی ہیون آورہا نی دین مسیحی کے بارے مین آنحضرتؐ نے مسلمانون سے یہ ارشاد کیا ہی کہ اونکا بہت پاس و ادب کرو اور اونکی بات مین بعض اسرار کا اعتقاد رکہو جیسا کہ آورہ اسورہ مین لکہا ہی) علمائے فرقہ پروٹسٹنٹ کیتہولک نے حسن ظن نسبت والدہ حضرت عیسٰیؑ کی قرآن ہی سے نقل کرکے اپنے عقائد مین داخل کیا ہی چہ ستی برس کی عرصہ مین (یعنی زمانہ جاہلیت مین) اگرچہ طریقۂ حق بالکل مفقود ہوگیا تہا تاہم عیسائیون نے اپنے مقتدی (یعنی مسیحؑ) کی ارشادات اور احکام بالکل فراموش کردئے تہے راقم کہتا ہی کہ یہہ بات قابل لحاظ ہی کہ حضرت موسیٰؑ و عیسٰیؑ نے بمقتضی زہد و تقویٰ نبوت بڑی خوشی سے یہہ خبر دی ہی کہ زمانہ آخر مین ایک ایسا نبی مبعوث ہوگا جو ہمسے بہی افضل و اولیٰ ہوگا اور شاگرد مسیحؑ نے بہی وعدہ کیا ہی کہ فارقلیطا یعنی تسلی دہندہ آئیگا یہہ دو لقب یقین گویان بلا شک و شبہہ اشرف الانبیاء اور خاتم النبیین (یعنی آنحضرتؐ) کے باری مین اور انہی کی ذات پاک مین انکی تکمیل ہوئی سابق مین بیان ہوچکا ہی کہ پہلا امر جسکی قرآن مین تاکید ہے اعتقاد وحدانیت خدا ہی اور بعد اوسکی تصدیق آنحضرتؐ عیسائیونکی باری مین آنحضرتؐ یہہ فرماتے تہے کہ

چنانچہ سیل صاحب نے ترجمہ قرآن باب ۳ صفحہ ۳۹ مین لکہتے ہین کہ سینٹ ابورس اور سینٹ اگسٹین سے لیکر قدمای علمای مسیحی مین سے تہے مریم الٰہی مین بہت زیادہ کی ہی اور اونکا کلام ایسا رکیک اور خلاف جیسا ہی کہ اوسکا نقل کرنا راقم کے نزدیک بڑا ادب سے فقط ۱۲

۵

یہہ لوگ غلطی اور گمراہی مین پڑے ہین اور عقیدہ حقہ توحید کو مسئلہ مخترعہ
تثلیث سے خراب کردیا اور چونکہ حق تعالے کی عادت ہی کہ امور
ضروریہ واقعیہ کو بغیر ثابت کئے نہین چہوڑتا اور یہہ امور ضروریہ قبل
میری بعثت کے متروک ہوگئے تہے لہذا اوسنے مجہے پیغمبر کیا کہ اون
فوائد ضروریہ کو ثابت اور قائم کرون پس یہی وجہ ہے کہ قرآن مین
مسلمانون کو یہ لقب موحدین خطاب کیا ہی اور یہہ لقب بمقابلہ عیسائیان
رکہا گیا ہے جنہین لفظ مشرکین سے تعبیر کیا ہی نصاری کو مشرکین کہنے کی
وجہ آپ صلعم نے یہہ فرمائی ہی کہ یہہ لوگ اور چیزون کو خدا کا شریک گردانتے ہین
اور اونکی عبادت کرتے ہین جیسا کہ تیسرے سورہ مین قرآن کی لکہا ہے
کہ اے اہل کتاب (یعنی یہود و نصاری) اپنی عبادت حدود مقررہ سے
نہ بڑہاؤ نہ کہو وہ بات جو خلاف سچائی کے ہے جب تم خدا کا ذکر کرتے ہو
عیسے علیہ السلام مسیح پسر مریم صرف پیغمبر خدا ہین پس یقین کرو خدا کا اور اوسکی نبیون کا
اور نہ کرو ذکر تثلیث کا اور اپنی باتون کو حد انصاف سے نہ گذرنی دو خدا ایک
اور لا شریک ہی سب تعریفین اوسی کے لئے ثابت ہین خدا کوئی فرزند نہین رکہتا

دوسرا مطلب عظیم نزول قرآن سے یہہ تہا کہ تین مختلف مذہبون کے
لوگ (جو مذہب اوس زمانہ مین مروج تہے) ایک ہی خدا کو مانین
اور اوسی کی پرستش کرین اور چند رسوم و قوانین مقرر کئے جائین جنمین
بعض قوانین سلف کی مطابق ہون اور بعض بالکل جدید ہون اور ان قواعد
و رسوم کی تعمیل اون لوگون سے اسطرح کرائی جاسے کہ اونہین طمع ثواب

اور خوف عقاب دنیوی و اخروی دلایا جائے اور ان نبیون نہ ہون
کی لوگ آنحضرت صلعم کو پیغمبر جانکر آپ صلعم کی اطاعت کرین اور یہہ اعتقاد کرین کہ
زمانہ سابق مین حق تعالی نی اپنے بندون کو بار بار تنبیہ اور تہدید کی
کہ اوسکا ایمان لائین اور جب وہ راستی پر نہ آئی تو اوسنی آنحضرت صلعم کو باین
غرض مبعوث کیا کہ دین خدا کو زمین پر قایم کرین اور اسو عاقبت مین فتحمندی
اور مقدمات دنیا مین تمام عالم کی بادشاہ یقین کئی جائین سبہی قرآن
مین اول اور سرف اعتقادات توحید جناب باری ہی اور اسی عقیدہ
کو آنحضرت صلعم نی اپنی رسالت کا مقصود اصلی قرار دیا ہی اور یہہ بہی فرمایا
کہ ایک مذہب حق سی زیادہ نہ کبہی ہوا اور نہ ہوسکتا ہی اور اگرچہ وقتاً فوقتاً
کی رسوم و قواعد مخصوصہ چند ہی عرصہ کی لئیے ہون اور حسب مشیت الہی
اونمین اکثر تغیر و تبدل ہوتا ہوتاہم چونکہ وہ مذہب حق اور ذاتی ہے
لہذا اوسکی اصل ماہیت مین تغیر نہین ہوسکتا بلکہ ہمیشہ ایک ہی کیفیت پر
رہتا ہی لیکن جب اوس دین حق کے اصول و قواعد سی بندون نے غفلت
کی تو حقتعالی اسنے اپنے پیغمبر بہیجے تاکہ اون غافلون کو عقائد حقہ تعلیم کرین
اور اونہین تنبیہ و تہدید کرین اور ان انبیاء مین سی حضرت موسی و عیسی ع
نہایت جلیل القدر اور اولوالعزم تہے جبتک کہ آنحضرت مبعوث ہوئی لیکن
آنحضرت صلعم نی یہ کبہی نہین فرمایا کہ مین ایک مذہب جدید اور علیحدہ بنا کرتا ہون
بلکہ خلاف اسکی یہہ ارشاد کیا (جیسا کہ قرآن کی ۱۶-۱۲۶ اور اور سورتون مین لکہا ہی
کہ میرا مذہب موافق ملت ابراہیم ع ہے اور یہہ دین جبرئیل فرشتہ بذریعہ وحی کی

جہٹلاتے ہین (جیساکہ ۳۳ سورہ مین لکہا ہے) خلاصہ یہہ کہ قرآن کا
صرف یہہ حال ہے کہ کتب سماویہ کی تصحیح کرے اسواسطیکہ آنحضرتؐ نے
فرمایا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے ان صحف مقدسہ مین تحریف کی ہے خصوصاً
اون مقامات پر جہان میرا ذکر تہا (جیساکہ ۳-۲-۶-۱۰-۱۱-۱۲-۱۹
۳۷ سورون مین لکہا ہے) ایک روایت یہہ ہے کہ جبرئیل فرشتہ قرآن
آنحضرتؐ کے پاس اس کیفیت سے لائے کہ اوس دنبہ کی کہال پر لکہا تہا
جو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند اسحقؑ کے عوض قربانی مین دیا تہا
اور طلا اور ریشم اور جواہرات سے مزین تہا دوسری روایت یہہ ہے
کہ اور یہی قول عیسائیون کے نزدیک بہی معتبر ہے کہ باعانت یہود فارسی
مسمّے بہ سلمان اور ورقہ ابن نوفل اور راہب نصرانی جو سردار فرقہ نسطوری
باشندہ اقلیم واقع بصرہ تہا آنحضرتؐ نے یہہ کتاب تالیف کی اور یہہ قول
بہت قدیم معلوم ہوتا ہے اسواسطیکہ خود آنحضرتؐ نے بڑے غصہ سے اسکی رد
کی ہے (جیساکہ ۱۰-۱۱-۱۶-۲۵ سورون مین لکہا ہے واضح ہو کہ) قرآن مین نہایت
تاکید ہے کہ ایک ہی خدا کے وجود کے قائل ہو جیساکہ ۲-۳-۴-۵
۶-۷-۱۳-۱۸-۲۳-۳۷-۳۹-۴۰-۴۲-۴۳-۱۰۹ سورون
مین لکہا ہے (اور اوسکی صفات یہہ لکہی ہین) کہ قدیم ہے اوکسی سے پیدا
نہین ہوا اور نہ کوئی اوس سے پیدا ہوا ہے (جیساکہ ۱۱۲ مین لکہا ہے) اور سب
چیزونکا خالق اور صانع ہے (جیساکہ ۱۶-۱۷ سورون مین ہے) اور
رحمان اور رحیم ہے (جیساکہ ۳-۵-۱۰۶-۱۰۴ سورون مین لکہا ہے)

او ر حافظ ہی اون لوگونکا جو اوسکی ناشکر گذاری نہین کرتے (جیسا کہ ۹۴
و ۹۴ سوروئنمین لکھا ہی آور بخشنی والا ہے اون لوگون کا جو گناہ
کرتی ہین بشرطیکہ وہ توبہ کرین (جیساکہ ۲۵ اور ۱۱۰ سورون مین لکھا ہی
مالک روز جزا ہی (جیساکہ ۲-۱۴-۱۶-۱۷-۱۸-۲۲ سوروئنمین ہے
اور سلوک کرتا ہے ہر شخص سی موافق اوسکی اعمال کی (جیساکہ ۲-۳
۴-۱۰-۲۸ سوروئنمین ہی) یعنی نیکون کو اور اون لوگون کو جو اوسکی راہ
مین جہاد کرکے شہید ہوتے ہین عیش اور آرام ابدی دیگا آور سب نعمات
عقبیٰ بڑی نفاست اور لطافت سی بیان کیگئی ہین آور سب مضامین عالیہ
اور استعارات لطیفہ سی مملو ہین (جیساکہ ۷-۱۳-۱۵-۱۸-۳۲-۳۵ سورون
مین لکھا ہی) اور خاص کرکے ۳۷-۴۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۷۶
۸۸ سورون مین لکھا ہے آور گناہگارون اور شریرونکو عذاب دائمی
جہنم مین مبتلا کریگا جسکی خوف اور دہشت خارج از عقل ہی علاوہ وجود
ایک خدا کی یہہ بھی لکھا ہی کہ وہ رب العالمین ہے (جیساکہ ۱-۶-۴۰
۴۵-۲۶ سوروئنمین لکھا ہے) اور عالم الغیب اور مقدر تقدیرات ہے (
جیساکہ ۳-۱۱-۱۳ سوروئنمین ہی) قرآن مین یہہ بھی حکم ہی کہ وجود ملائک
کا اعتقاد کرو (جیساکہ ۲-۹ سوروئنمین ہے) لیکن فرشتون کی اور
آنحضرت کی عبادت کرنیکی ممانعت قطعی ہی جیساکہ ۳ سوری مین ہے
اور یہہ بھی لکھا ہے کہ شیاطین خلقت سی بنی آدم کی دشمن ہین (جیسا
۵-۳۶-۳۸-۴۵ سوروئنمین لکھا ہے) اور ہر شخص پاس دو فرشتے ہین

جو اوسکی افعال کو دیکھتے رہتے ہین (۵-۳۵ سورہ) اور مسلمان کو ان امور
کے اعتقاد کا بھی حکم ہی کہ اجنہ ہین آدمین سے بعضے نیک ہین اور
بعضے بد اور ملائکہ اور شیاطین مدارج مین مختلف ہین (جیساکہ ۲۶-۵۵
سورہ مین ہی) لیکن ان سب امور سے زیادہ اسکی تاکید ہی کہ آنحضرت
کو پیغمبر خدا سمجھو لیکن آپ کو من حیث الماہیۃ اور بنی آدم سے برتر نہ تصور کرو
(جیساکہ ۱۷-۲۹ سورہ مین ہے) واضح ہو کہ جسطرح لوگون نے
ناانصافی سے مضامین اور احکام قرآن پر اعتراضات کیئے ہین
اوسی طرح اون مکارم اخلاق پر نقض کیئے ہین جو اوسمین مندرج ہین حالانکہ
اوس کتاب مین شراب خواری اور لہو ولعب کی بڑی مذمت ہی (۵-۴
۱۷ سورے) اور رشوت (۲-سورہ ۵) حرص وغرور ۴-۱۷-۱۸ اسورے
غیبت اور بدگوئی (۴-۱۰ سورہ) طمع (۴-۳-۳ سورے) ریاکاری
(۴-۳-۶۳ سورے) طمع منافع دنیوی (۱۰۰-۳-۱۰۳ سورے) ان سب افعال
و عادات قبیحہ کی ممانعت کلی ہے بلکہ برخلاف اسکی زکوٰۃ ۲-۳-
۴-۹۰-۵۰-۵۷ سورے) حقوق والدین (۴-۱۷-۲۹-۴۶
سورے) حمد وشکر نعمات الٰہی (۵ سورہ) ایفائی عہد (۵-۶-۱ سورے)
صدق وصفائی قلب (۶-۱۷-۱-۲۳-۳-۸۳ سورے) عدل وانصاف
(۵-۶ سورے) خصوصًا نسبت ایتام کی (۱۳-۹۰ سورے) عصمت
اور تہذیب کلام مین بھی (۴-۲۴-۲۵ سورے) رہائی اسیران ۱۳-۹۰
سورے) صبر وشکیبائی ۴-۳-۴۲ سورے) اطاعت (۳ سورے)

سخاوت (۲۸ سورہ) عفو جرائم (۳-۱۶-۴۳-۲-۳-۲۳ سورے) نیکی کی راہ چلنا نہ دنیا کی تعریف کیلیئے بلکہ خوشنودی و رضاء الٰہی کیواسطے (۲۳ سورہ) ان سب امور نیک کی نہایت تاکید ھی سابق مین ذکر ہوچکا ہی کہ قرآن مین صرف احکام ضروریہ مذہب ہی نہین مندرج ہین بلکہ قوانین ملکی اہل اسلام بھی لکھی ہین جسطرح توراۃ مین قواعد ملکی بہود مرقوم ہین اور عدد ازواج چار مین منحصر ہی اور ان سے زیادہ عقد کرنا ممنوع ہے (۴ سورہ) اور رسوم نکاح بھی مندرج ہین (۲-۴ سورہ) اور حقوق زوجیت (جو شوہر و زوجہ دونون کو لازم ہین) بھی مقرر ہین یہانتک کہ مدت رضاعت (۲ سورہ) زمانہ عدہ بعد انتقال شوہر (۲ سورہ) مہر اور نفقہ زوجہ (۲-۴ سورے) اور احکام نسبت بہ زوج و زوجہ بعد خلع یا طلاق (۲-۴-۶۵ سورے) یہہ سب امور اس کتاب مین مذکور ہین ورثہ وصیت تولیت معاملات وعہود انمین سے کوئی چیز آنحضرتؐ نے نہین چھوڑی اور سور مشار الیہا مین ان سب باتون کا ذکر ہے بعد ازان شہادت کاذب (۵-۹ سورے) مکر وخدع قضا و اجتہاد مین (۵ سورہ) فریب (۴ سورہ) سرقہ (۵ سورہ) قتل انسان (۲-۴-۶-۲۵ سورے) قتل رضیع (۶-۱۷ سورے) مناکحت از محرمات شرعیہ (۴ سورہ) بیحیائی اور زنا (۴-۱۹-۲۴-۲۵-سورہ) ان سب افعال بد کی عقوبت اور سزا لکھی ہی ان احکام و حدود سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرتؐ صرف نبی نہ تھی بلکہ مقنن بھی تھے پس یہہ نہ کہنا چاہیئے کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ یہہ احکام و حدود قبل ہجرت یا رواج

شریعت اسلام جاری نہ تھے بلکہ کہہ سکتے ہین کہ انمین سے بعض احکام تو
فتح مکہ تک نہ جاری ہوئے تھے پس قرآن کی کیفیت ایسی ہے جیسی بیان
کی گئی اور مسلمان اس کتاب کا ایسا پاس و ادب کرتے ہین کہ عیسائیون
مین بہت کم لوگ ہین جو ایسا پاس و لحاظ کتب مقدسہ کا کرتے ہین اور ان
لوگون کے تمام عقائد مذہبی اور قوانین ملکی اور اخلاق و عادات کا ماخذ
یہی کتاب ہے (واضح ہو) کہ جو عقیدہ اہل اسلام نے قرآن سے اخذ کیا ہے
اوسکی اصول یہہ ہین پہلی اصل یہہ ہی کہ مذہب کی دو قسمین ہین ایمان
اور دین خدا اور ملائکہ اور احکام قرآنی اور انبیاء و رسل اور بعث و قیامت
ان سب باتون کا اعتقاد ایمان مین داخل ہی اور نماز ہاے پنجگانہ مع طہارت
و وضو اور صوم زکوۃ حج یہہ سب امور دین مین داخل ہین ملت اسلام
اور دین مسیحی مین فرق سمجھنے کے لیے یہہ بات ناظرین کے ذہن نشین
رہے کہ مذہب عیسوی کا مدار صرف اصول عقائد پر ہے اور عیسائی
انہین عقائد کے پابند ہین اور اونکے نزدیک عقائد مذہبی اور اخلاق
و اعمال ظاہری مین بڑا فرق ہی لیکن برخلاف اسکی اہل اسلام فقط اصول
عقائد کی پابندی نہین کرتے بلکہ اونکے نزدیک احکام و حدود شرع پر بھی
عمل فرض ہے اور اونکے عقیدہ مین اخلاق اور سیاست مدن شرع پر مبنی ہین
اور ان سب امور کی تعمیل حسب شرع واجب ہی پس ان لوگون کے نزدیک
محبت و مودت تشریح و توضیح حدیث و روایت انتظام و انصرام ملک
اور حق و دین سب باتین ایک لفظ اسلام مین داخل ہین جملہ [illegible]

اور مناقب قرآن کے جنپر اوسی فخر و مباہات کرنی سجا ہی دو فضیلتین
بہت بڑی ہین ایک فضیلت تو یہہ ہی کہ جس مقام پر حقتعالی کا ذکر ہے بڑی
عزت و احترام و عظمت و ہیبت کی ساتہ ہے اور کسی جگہہ پر اوسکی ذات
پاک کی طرف عیوب اور شہوات انسانی نہین منسوب کئی ہین دوسرا شرف
یہہ ہی کہ جملہ خیالات باطل الفاظ رکیک اور حکایات لغو سی منزہ ہے۔
لکن افسوس ہے کہ کتب یہود ان عیوب و نقائص سے مملو ہین واقع مین
قرآن ان عیوب صریحہ سی ایسا مبرا ہی کہ ابتدا سے انتہا تک پڑہ جائیے
کہین کسی امر رکیک اور خلاف حیا کا شائبہ بہی نہ پائیگا پس جس مذہب کی
بنا قرآن پر ہی اوسکا مآل توحید محض خالص ہے اور کوی بات اوسمین
ایسی نہین جس سے اوسکے اہم عقائد (یعنی وحدانیت خدا) مین کسی طرح
کا شک وشبہ ہو سکی بعض فرقون کا یہہ قول ہی کہ حق تعالی محض ایک علت
عقلی ہے جسکا وجود تمام ممکنات پر مقدم ہے اور اوسنے چند قواعد مقرر
کر دیئے ہین کہ اونہین پر انتظام عالم کا مدار ہے اور اوسی خود کو کچہ دخل
نہین بلکہ وہ تو ایسی مقام پر رہتا ہے کہ وہان تک کسی کا گذر ممکن نہین
لیکن مذہب اسلام مین حق تعالی کی ذات ان نقصون سے بری ہی بلکہ
وہ ہمیشہ حاضر و ناظر اور فاعل مختار ہے ایک فضیلت اسلام کی یہہ بہی ہے
کہ اس مذہب مین حجت و تکرار کو کچہہ دخل نہین اور چونکہ اسمین کوئی امر مخفی
اور خلاف عقل نہین بلکہ جملہ امور مدلل و مبرہن ہین لہذا لوگون کو کوئی حجت
و تکرار اس مذہب مین نہ رہی بلکہ بیچون و چرا ایک صاف اور ایکرنگ طریقہ پر

عبادت اختیار کر لیا حالانکہ اون لوگون پر تعصب مذہبی اور شہوات نفسانی
کا اسقدر غلبہ تہا کہ از خود رفتہ ہو جاتے تہے اور حق و باطل مین تمیز نہ کر سکتے تہے
دوسرا شرف اسلام کا یہہ ہی کہ اس مذہب مین اولیا و فقرا و شہدا کی
پرستش کرنا یا قبیات بزرگان سلف اور اونکی تصویرون کو پوجنا اور ایسی
کشف و کرامات کا اعتقاد کرنا جو انسان کی عقل سے خارج ہین سب امور
ممنوع ہین اور ترک دنیا اور توبہ با مشقت شدید جسمانی یا روحانی بہی
ممنوع ہے پس ان امور سے ثابت ہوتا ہی کہ پہلی آنحضرت نے سب چیزون
کی حقیقت اور کیفیت بخوبی دریافت کر لی اور اوس زمانہ کی لوگون کی حالات
بخوبی تجسس کر لیا اور یہہ بہی بنظر تعمق دیکہہ لیا کہ دیانۃ و مذہبی امور
عقلا ہین پابند ضبطی کرنے ان سب مراحل کی قواعد اور احکام شرعی جاری
کئے ہین پس کچہہ تعجب نہین کہ ایسے طریقہ معقول و ممدوح نے سب رسوم
بت پرستی خانہ کعبہ سے موقوف کر دیئے قواعد صابئین اور ستارہ پرستان
باطل کر دیئے اور آتشکدہ ہای زردشت فراموش کر دیئے اب راقم
چاہتا ہے کہ چند باتین بنسبت بہ مذہب اسلام من حیث انہ مبنی علی
القرآن بیان کرے (پس واضح ہو کہ اہل اسلام نے کسی مذہب و
ملت کی رسوم و قواعد مین کبہی دست اندازی نہین کی نہ کبہی کسی مذہب
کے لوگون پر ظلم و تعدی کی نہ کبہی محکمہ انکوئیزیشن مقرر کیا جیسے کہ محکمہ
ملک اسپانیہ مین اس واسطے مقرر کیا گیا تہا کہ لوگون سے مذہب عیسائی
بجبر قبول کرایا جائے) نہ لوگون سے اپنا مذہب بجبر قبول کرایا اور

نہ اونہین اپنے دین مین لانیکی کبھی کوشش اور جستجو کی البتہ اہل اسلام
نے اور مذہب کے لوگون کو اپنے دین کیطرف دعوت کی لیکن کبھی اون سے
اپنا مذہب جبراً قبول نہین کرایا جیسا کہ قران مین لکھا ہے کہ مذہب کے
بارےمین جبر نہ کرو تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہین اور جو یہود و نصاری
اور صابئین ہین اور جو شخص ایمان لایا ہے خدا اور روز قیامت پر وہ
پائینگے اپنی جزا اپنے پروردگار سے اور نہ کوئی خوف نہ اونکا اور نہ وہ
رنجیدہ کئے جائینگے علاوہ ان سب امور کے ہمیشہ مسلمانون کا یہ دستور رہا
کہ جس شخص نے انکا مذہب برضا و رغبت قبول کیا اوسی روز وہ لوگ مثل
اپنے جانے گئے اور اوسکے حقوق کو اپنے حقوق کے برابر سمجھا گئے اور
جن ملکون کو فتح کیا اونہین ظلم و جور اور ہر قسم کی تعدی سے محفوظ رکھا
حالانکہ از ابتدای خلقت تا زمانہ آنحضرت صلعم جس بادشاہ نے ملک غیر کو فتح کیا
وہانکے باشندون کی نسبت کوئی دقیقہ ظلم و جور کا فروگذاشت نہین کیا
بلکہ اہل اسلام نے رسم قتل اطفال جو اوس زمانہ مین عرب مین اور اوسکے
گرد و نواح مین رائج تھا موقوف کردیا اور بردہ فروشی کی بھی ممانعت
کردی اور عدل و انصاف مین سب لوگون کو یکسان سمجھے یہان تک کہ
جن لوگون کو بزور شمشیر مغلوب کیا تھا اونکی نسبت بھی ویسا ہی انصاف
کیا جیسا آپسمین ایکدوسرے کی نسبت کرتے تھے اور خراج کم کردی اور فقط
دسوان حصہ رعایا سے بطریق خراج لیا اور تجار کو محصول اور اخراج
سے بھی بری کردیا اور اور مذہب کے لوگون کو اس تکلیف سے آزاد کردیا

علماء و مجتہدین اسلام کو یا اور مسلمانون کو ایک مبلغ معین بطور محصول
با خراج کے دیا کرین بلکہ جو لوگ اسلام قبول کرنے پر راضی ہوتے تھے
فقط ایک جملہ یعنی (کلمۂ شہادت) پڑھنے کی اونسے درخواست کیجاتی تھی
اور فقط یہی ضمانت اونسے طلب کیجاتی تھی نہ یہ کہ اونسے ختنہ کرنیکا
بھی اصرار کیا جاتا ہو جیسا کہ اکثر لوگ گمان کرتے ہین (واضح ہو) کہ جو
امور باعث ترقی اسلام ہوئے اس زمانہ مین بھی بخوبی تفصیل سے دریافت
نہین ہو سکتے ہان البتہ یہہ ممکن ہے کہ چند باتین ضروری بیان کیجائین
پہلی وجہ ترقی اسلام کی یہہ تھی کہ عقائد اہل اسلام نسبت جناب باری کے
بہت صحیح اور معقول ہین اور ان لوگون آداب و اخلاق بھی بہت درست
ہین چنانچہ یہہ امور قرآن مین جابجا مذکور ہین اور چونکہ وہ لوگ جنمین اسلام
نے پیشتر رواج پایا تھا بسبب مشارکت و مجانست یہود و نصاری کے مہذب
و معقول ہو گئے تھے لہذا اعتقاد حقہ اسلام کا مقتضی یہ تھا کہ ایسے لوگون
کے دلون پر اثر کرین دوسری وجہ ترقی اسلام کی یہہ تھی کہ اس مذہب کے
قواعد و رسوم اور ملل و مذاہب سے جو اوس زمانہ مین عرب مین رائج تھے
ماخوذ ہو کر بطور معقول جمع کئے گئے تھے تیسرا سبب اس مذہب کی ترقی
کا یہ تھا کہ جملہ مقدمات اور معاملات شرعی اور تمام کاروبار زندگی از روی
احکام قرآن تعمیل کئے جاتے ہین لیکن بعض مورخین نے علاوہ ان وجوہون
کے ایک وجہ ترقی اسلام کی یہ بھی لکھی ہے کہ آنحضرت صلعم نے عیاشی اور
بدفعلی کی قدغن نہ کی تھی بلکہ ان امور سے چشم پوشی کرتے تھے لیکن جس شخص

کے مزاج میں تعصب نہ ہوگا اس قول کو ہرگز نہ تسلیم کریگا اسوقت سے پہلے
تواریخ وسیر کی تتبع سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے مذہب
کے اشتہار اور ترویج کے لئے اس قسم کی ترغیب اور تالیف قلوب کبھی
نہیں کیا یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ ان امور (یعنی عیاشی وغیرہ) کا
قیاس قواعد و رسوم نصاریٰ اور اہل یورپ پر نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ
بعض رسوم ان لوگون کے نزدیک عیاشی اور بدفعلی میں داخل ہیں لیکن
وہی رسوم عرب وغیرہ میں مروج و ممدوح ہیں پس راقم کہتا ہے کہ جس حالت
میں کہ تعدد ازواج عرب میں رائج تھا تو آنحضرت صلعم کی تابعین کو اس فعل کی
کوئی اجازت جدید نہیں ملی بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ اون لوگون نے اس امر
(یعنی تعدد ازواج) میں بڑی احتیاط کی اسواسطے کہ اوس زمانہ میں ممالک
مشرقیہ میں عورت کے بارہ میں ایسی وسعت تھی کہ جتنے عقد چاہتے کرسکتے تھے
لیکن باوجود اس رسم وسیعہ کے آنحضرت صلعم نے زنا اور عقد محرمات شرعیہ کی
ممانعت قطعی کردی تھا اگرچہ یہ افعال بد جاہل اور وحشی قومون میں اکثر رائج
ہوتے ہیں پس ان وجوہات سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ (معاذ اللہ) آنحضرت صلعم
بداخلاق یا مکار تھے جو مسلمان بہت پابند مذہب ہوتے ہیں وہ مثل اسٹوئکس
کو (یہ ایک فرقہ حکماء یونان میں تھا جو مشقت و ریاضت نفس بہت پسند
کرتا تھا) شدید اور سخت ہوتے ہیں نہ مانند ایپیکیورینس کے (یہ ایک
اور فرقہ حکماء یونان میں تھا جو عیش و عشرت کو دوست رکھتے تھے) نرم و عیاش
اور جو شخص قرآن کو سمجھ کر پڑھیگا اوسکو معلوم ہوجائیگا کہ بندون کی نسبت

کسقدر تشدد ہے اور کس قدر احتیاط کا حکم ہے واقعی مین یہ کیونکر ہو سکتا
کہ جو شخص ایک مذہب نوا ور فرقہ جدید کا بانی ہو وہ لوگون کی عیاشی اور
بدفعلی سے چشم پوشی اختیار کرے اور کچھ تعرض نہ کرے بھلا اصلاح اور
ہدایت کے لئے کامیابی کیونکر حاصل ہو سکتی تھی اور اوسکے مذہب کو ثبات و
دوام کیونکر ہو سکتا تھا پس جہان اور اسباب ترقی اسلام کے ہین وہان شدت
اور پابندی مذہب بھی ایک سبب اوسکی نشو و نما کا تصور کرنا چاہیے جو کہ
ہر مذہب مین قواعد و رسوم ظاہری (مثل نماز و روزہ) کے صاف اور
واضح ہوتے ہین لہذا اگر لوگون نے ان رسوم کی پابندی اختیار کر لی ہو اور
پھر انسے تغافل اور تساہل نہین کرتے بلکہ اکثر انہین بجالاتے ہین برخلاف ان
احکام کے جو مکارم اخلاق کی بابت ہین ہون کہ اونکی پابندی مین لوگ غفلت
اور کاہلی کرتے ہین مثلاً مدت تک روزہ رکھنا حج کرنا نماز پنجگانہ
ہر روز بجالانا طہارت اور وضو وغیرہ کرنا ہمیشہ زکوۃ دینا اون نشون سے
پرہیز کرنا جو حواس زائل کر دیتے ہین یہ سب فرائض مجوزہ قرآن اہل اسلام
کے لئے سند اور حجت قاطع ہین اور انکی مزاولت اور مواظبت سے وہ لوگ
اپنے مذہب کو نہ بھولے ایک سبب ترقی اسلام کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلمانون
نے بذریعہ تجارت قران کو اشتہار دیا اسواسطے کہ جو مسلمان ممالک مشرق
مین آگئے اونھون نے یہ کتاب اون بادشاہون تک پہونچائی جو ہنوز
کوئی مذہب خاص نہ رکھتے تھے چنانچہ باشندگان ملابار اور جزائر جاوا
ان لوگون سے بعنایت و محبت پیش آئے بادشاہان تونٹ وٹالیا

کسقدر تشدد ہے اور کس قدر احتیاط کا حکم ہے واقع میں یہ کیونکر ہو سکتا
کہ جو شخص ایک مذہب نو اور فرقہ جدید کا بانی ہو وہ لوگون کی عیاشی اور
بدفعلی سے چشم پوشی اختیار کرے اور کچھ تعرض نہ کرے بہلا اصلاح اور
ہمیشہ کے لئے کامیابی کیونکر حاصل ہو سکتی تہی اور اوسکے مذہب کو ثبات و
دوام کیونکر ہو سکتا تہا پس جہان اور اسباب ترقی اسلام کے ہین وہان تشدد
اور پابندی مذہب بہی ایک سبب اوسکی نشو و نما کا تصور کرنا چاہیئے جملہ
ہر مذہب مین قواعد و رسوم ظاہری (مثل نماز و روزہ) کے صاف اور
واضح ہوتے ہین لہذا اگر لوگون نے ان رسوم کی پابندی اختیار کرلی ہو تو
پھر انسے تغافل اور تساہل نہین کرتے بلکہ اکثر انہین بجالاتے ہین بخلاف ان
احکام کے جو مکارم اخلاق کی بابت ہون کہ اونکی پابندی مین لوگ تغافل
اور کاہلی کرتے ہین مثلاً مدت تک روزے رکہنا حج کرنا نماز پانچگانہ
ہر روز بجالانا طہارت اور وضو وغیرہ کرنا ہمیشہ زکوٰۃ دینا اور ان نشون سے
پرہیز کرنا جو حواس زائل کر دیتے ہین یہ سب فرائض مجاونہ قرآن اہل اسلام
کے لئے سند اور حجت قاطع ہین اور انکی مزاولت اور مواظبت سے وہ لوگ
اپنے مذہب کو نہ بہولے ایک سبب ترقی اسلام کا یہ بہی ہو سکتا ہی مسلمانون
نے بذریعہ تجارت قرآن کو اشتہار دیا اسواسطے کہ جو مسلمان ممالک مشرق
مین اگر بسے اونہون نے یہ کتاب اون بادشاہون تک پہونچائی جو
کوئی مذہب خاص نہ رکہتے تہے چنانچہ باشندگان ملاکا اور جزائر ہند
ان لوگون سے بعنایت و محبت پیش آئے بادشاہان تو نیٹ و تانایا

کسقدر تشدد ہے اور کس قدر احتیاط کا حکم ہے واقع میں یہ کیونکر ہوسکتا تھا
کہ جو شخص ایک مذہب نو اور فرقہ جدید کا بانی ہو وہ لوگون کی عیاشی او
بدفعلی سے چشم پوشی اختیار کرے اور کچھہ تعرض نہ کرے بھلا اصلاح اوسکے
ہمعصرون کے لئے کامیابی کیونکر حاصل ہوسکتی تھی اور اوسکے مذہب کو ثبات و
دوام کیونکر ہوسکتا تھا پس جہان اور اسباب ترقی اسلام کی ہین وہان تشدد
اور پابندی مذہب بھی ایک سبب اوسکی نشو ونما کا تصور کرنا چاہیئے جو حکم
ہر مذہب مین قواعد و رسوم ظاہری (مثل نماز و روزہ) کے صاف اور
واضح ہوتے ہین لہذا اگر لوگون نے ان رسوم کی پابندی اختیار کرلی ہو تو
پھر انسے تغافل اور تساہل نہین کرتے بلکہ اکثر انہین بجا لاتے ہین بخلاف ان
احکام کے جو مکارم اخلاق کی بابت ہون کہ اونکی پابندی مین لوگ تغافل
اور کاہلی کرتے ہین مثلاً مدت تک روزے رکہنا حج کرنا نماز پانچگانہ
ہر روز بجا لانا طہارت اور وضو وغیرہ کرنا ہمیشہ زکوۃ دینا اون نشون سے
پرہیز کرنا جو حواس زائل کردیتے ہین یہ سب فرائض مجاہدہ قرآن اہل اسلام
کے لئے سند اور حجت قاطع ہین اور انکی مزاولت اور مواظبت سے وہ لوگ
اپنے مذہب کو نہ بہولے ایک سبب ترقی اسلام کا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسلمانون
نے بذریعہ تجارت قران کو اشتہار دیا اسواسطے کہ جو مسلمان ممالک مشرق
مین اکثر بسے اونہون نے یہ کتاب اون بادشاہون تک پہونچائی جو مشرق
کوئی مذہب خاص نہ رکہتے تھے چنانچہ باشندگان ملاکا بار اور جزائر ہند
ان لوگون سے بعنایت و محبت پیش آئے بادشاہان تو نیٹ ... [illegible]

اور نیز وہ احکام جو ابتدائے رحم ہے اسواسطے کہ ان لوگون نے اپنا مذہب
اسطرح رواج دیا کہ عیسائیون کو اختیار دیا کہ یا قتل ہونا قبول کرین
یا اپنا مذہب ترک کردین یہہ قول کسی طرح صحیح نہین بلکہ مجاہدین اسلام
عفو و رحم مین نسبت تابعین پوپ کے ایسے تھے جیسے حواریین
مسیح لیکن اتباع پوپ کا ظلم اور جور آدم خورون سے بڑھ گیا تھا
راقم کہتا ہے کہ بالفرض آنحضرتؐ کا مذہب روحانی نہین تاہم
موافق عقل اور مفید خلایق تو ہے اور واقع مین یہ مذہب اون
عقائد باطلہ اور اوہام فاسدہ مین جو اوس زمانے مین عیسائیون
مین مروج تھے اور جنکے سبب سے دین مسیحی کا نام خراب
ہوگیا تھا اور لوگون کے اخلاق بگڑ گئے تھے اسطرح بنایا گیا تھا
جس طرح کہ ایک شاہراہ مضبوط ایک دلدل مین سے نکالی جاوے
اور اس بات مین کسی طرح کا مبالغہ نہین کہ جب سے مسلمانون
نے نشو و نما پایا جس فرقۂ عیسائی سے اونہین سابقہ پڑا اوسکے
رسوم و عقائد و افعال ایسے خراب اور لغو پائے کہ اونکی نظر سے
گر گئے یہہ امر تو کسی قدر واضح ہے کہ حضرت موسٰی فقط بنی اسرائیل
کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اون کی حین رسالت
مین حق تعالی کو اسقدر اہتمام تھا کہ اس امر کے لئے کہ کون لوگ
اون کی امت مین داخل ہوسکتے ہین ایک قانون مقرر کیا تھا
جسکی رو سے غیر شخص کو اولاد یعقوب مین داخل ہونا مشکل ہوگیا تھا

اسواسطیکہ اونہین مین امت موسیٰ کا انحصار تہا اور یہہ بات بہی
کتب مسلمہ سے حواریین جناب مسیح ع سے ظاہر ہوتی ہے کہ شاگردان
مسیح ع کو اس بات مین تامل تہا کہ سوا یہود کے اور فرقون کے لوگ
بہی اونکے زمرہ مین داخل ہون اور اونکی وعظ و نصائح سے مستفید
ہون اگرچہ بعد مشورہ کے یہہ امر قرار پایا تہا کہ سب مخالفین دین
مسیحی کو انجیل سنائی جاوے اور یہہ بات تو خود مورخین عیسائی کے
کلام سے مفہوم ہوتی ہے کہ ہنوز مذہب عیسوی نے دربار شاہی
مین جلوہ نہ پایا تہا کہ اوسمین وہ صفائی نہ رہی جو انجیل مین لکہی ہے
(یعنی بادشاہ اور اوسکے مصاحبین نے ایسی حرکتین کین جو سراسر
انجیل کے خلاف تہین) اور جو لوگ یہہ مذہب عوام الناس کو
تعلیم کرتے تہے اونہین غرور حرص اور نفسانیت دامنگیر تہی اور
اون مین آپس مین نااتفاقی پڑگئی تہی اور اونکے قلم ایک دوسرے
کے مقابلہ مین ایسے روان ہوئے کہ پہر نہ رکے جیسا کہ ملٹن صاحب
کہتے ہین کہ بادشاہ قسطنطین کے عہد سے بہت پیشتر اکثر
عیسائیون کے عقائد اور افعال مین ایسی پاکیزگی اور صداقت
نہ رہی تہی جیسی سابق مین تہی اور حالانکہ بادشاہ مذکور
پادریون کو مالا مال کر چکا تہا لیکن اس پر بہی اون لوگون نے
قناعت نہ کی اور خطابہاے بادشاہی اور عہدہ ہاے ملکی
کے فراق مین پڑے پس انجام یہہ ہوا کہ دین مسیحی تباہ و برباد ہو

یہہ حال تو انبیاء بنی اسرائیل اور حواریین اور تابعین مسیح کا تھا اب آنحضرت صلعم کا حال سنیے کہ ۶۱۰ء مین آپ صلعم ممالک مشرقیہ مین مبعوث مبعوث ہوئے اور وہان مذہب اسلام قایم کیا اور اکثر بلاد اقالیم ایشیا اور افریقہ اور مصر سے بت پرستی نیست و نابود کردی اور آپ ہی کی بدولت ان سب ملکون مین ابتک ایک خداے برحق کی عبادت باقی ہے اور اون رسول عربی نے نعمات دنیا اور عاقبت کے وعدون سے لاکہا آدمیون کی تالیف قلوب کی اور اہل انصاف یقین کرینگے کہ اکثر تابعین آنحضرت کو آپ کے نبی صادق اور برحق ہونے کا یقین واثق تہا اور تم کہتا ہے کہ موحد کا تو کیا ذکر بلکہ ضرور ہے کہ مشرک صاحب نظر کو بہی آنحضرت صلعم کی شریعت موافق طبیعت انسانی و رحمت ربانی سے معلوم ہوا اور از بسکہ آپ کی شریعت مذہب زردشت سے الحاد ملت موسے سے افضل ہے لہذا چاہیئے کہ یہہ شریعت اس قدر خلاف عقل نہ معلوم ہو جس قدر کہ وہ اسرار کاذبہ اور اوہام فاسدہ منافی عقل ہین جو ساتوین صدی عیسوی مین عیسائیون کے اعتقادات مین داخل تہے اور جنکے سبب سے انجیل کی صداقت پر حرف آگیا تہا واقع مین قلوب اہل اسلام پر آنحضرت صلعم کی شریعت کا اثر قوی ہے اور اسکی دلیل قاطع یہہ ہی کہ حالانکہ اسلام کو اتنا زمانہ گذرا ہے کہ

چاہیئے تہا کہ مثل اور مذاہب کی اس مذہب میں بہی یہ نقص آجاتا یعنے
مخلوق کو خالق سمجہنا لکن اس دین کی پیروا ہی عقیدہ توحید مین مستحکم
رہی اور اغوائی شیطانی مین نہ آئی اور اپنی معبود برحق کو حواس ظاہری
و باطنی انسانی سی مبرا سمجہی اور تعصب مذہبی اور وساوس شیطانی سی
محفوظ رہی اور معبود حقیقی کے صورت عقلی اور غیر محسوس کو کسی جسم
محسوس سی مشابہ کرکے ذلیل نہین کیا لا اله الا الله محمد رسول الله
پس یہی عقیدہ صاف اسلام کا ہمیشہ سے ہی بعض لوگ گمان کرتی
تہی کہ مذہب قرآن فقط بزور شمشیر رواج دیا گیا تہا اور اکثر اشخاص کو
ابتک یہی ظن فاسد ہی لکن راقم کہتا ہی کہ یہ غلطی عظیم ہی اسواسطی
کہ اہل انصاف خالی عن التعصب والاعتساف اس امر کو بلا حجت و
تکرار تسلیم کرلینگی کہ آنحضرت صلعم کے شریعت ممالک مشرقیہ کی لیے
نعمت عظمی تہے اسواسطے کہ اسی شریعت کی بدولت اون ملکون
مین مظلومون کی خونریزی موقوف ہوگئی اور اس ظلم کے
بدلی نماز اور زکوة مقرر ہوئی اور اسی کی وسیلہ سی ہمیشہ کے
لڑائی جہگڑی موقوف ہوگئی اور اون کی عوض مین سخاوت اور
اخلاق حمیدہ جو ایک شخص کو دوسرے کی نسبت لازم ہین
مروج ہوئی لہذا ضرور ہے کہ ایسی شریعت نی لوگون کے
تہذیب اور شایستگی پر بہی اثر قوی کیا ہو تپس ایسی شریعت کو
کیا ضرورت تہی کہ اپنی قتال اور جدال اور خون ریزی سے

رواج دی جاتی جیسا کہ حضرت موسیٰ نے بت پرستی دفع کرنے کے لیئے
بلا وسوسہ قتل عام کیا پس کیا حماقت اور مضحکہ کے بات ہی کہ ایسی
شریعت کو بعوض تعریف و مدح کی لوگ یہ انعام دین کہ اوسی بدنام
کرین اور از راہ جہالت و نافہمی اوسی ملزم و مطعون کرین حالانکہ یہ
شریعت منجملہ اون وسائل اور اسباب توبہ کی ہی جو جناب باری نے
اپنے دست قدرت سے درستی آرا و عقاید عباد کی لیئے مہیا فرمائی ہین اب
راقم کہتا ہی کہ ممکن نہین کہ یہ سارا باب خواہ اس نظر سی دیکھنی کہ بانی
مذہب اسلام نے کسقدر ترقی کی اور کیا شہرت حاصل کی خواہ اس نظر سے
ملاحظہ کیجیئی کہ خود شریعت اسلام نے کیا جلد رواج پا یا کہ ان دونون
باتون مین عقل متحیر ہی دلچسپ ہوا اور ناظرین کی مطبوع خاطر نہو اور اس
باب مین کوئی شک نہین کہ جن لوگون نے مذہب اسلام اور دین مسیحی کی
تحقیق کی ہی اور ان دونون مذہبون کی اوصاف مین مقابلہ اور
محاکمہ کیا ہی اونمین سے ایسی کم ہون گی جو بعض مقامات پر متعجب اور
متحیر نہ ہوگئے ہین اور آخر مجبور ہو کر تسلیم کر لیا ہو کہ ضرور ہی کہ
کہ حق تعالی نے شریعت اسلام بہت سی منافع معقول اور مصالح
نیک کی لیے مقرر کی ہی بلکہ اس بات کا بہی اون کو وثوق بہم پہونچا
ہوگا کہ اگر اس شریعت سی اور کچہ فایدہ نہین ہوا تو یہ نفع تو ہوا کہ
اس کے وسیلہ سے لاکہا امور نیک ظاہر ہوئی فقط

باب دوم ترقی علوم اہل اسلام

جو امر اخیر باب سابق مین بیان کیا گیا ہی اوسکے صحت دلایل اور کیفیات
ہر قوم ذیل سے زیادہ تر واضح اور لایح ہو جائیگی راقم گمان کرتا ہی
کہ کبھی کوئی قوم ایسی نہین ہوئی جسنے علم کو ایسا مستحسن اور ممدوح سمجھا ہو
اور اسقدر اوسکے تعظیم و توقیر کی ہو جسقدر عربونے کی چنانچہ ایک
شخص شعرای اہل اسلام عرب سے کہتا ہی کہ جو ہین مین کسی عالم کو
دیکہتا ہون آرزو کرتا ہون کہ اوسکے قدمون پر گر پڑون اور
اوسکے خاک پا چوم لون آنحضرت نے بہی قرآن و حدیث دونون مین اس امر
ممدوح یعنی تعظیم و توقیر علماء کی تاکید کی ہی چنانچہ آنحضرت صلعم سے روایت ہے
کہ مداد قلم عالم اور خون شہید دونون کی ایک قدر و منزلت ہی دوسرے
حدیث مین فرماتی ہین کہ بہشت کہلا ہی اوس شخص کے لیئے جو اپنی بعد اپنا
قلم اور روشنائی چہوڑ جاتا ہی یعنی جو شخص خود علم حاصل کرتا ہی
اور اس فعل کے ذریعہ سے اپنی اولاد و احفاد کو تحصیل علم کی ترغیب
دیتا ہی تیسری حدیث مین فرماتی ہین کہ بناء عالم فقط چار چیزون
پر ہی عقلا کا علم امرا کا انصاف صلحاء کی نماز اور بہادرون کے
شجاعت لکن علم کے قدر و منزلت کا زیادہ تر یہ سبب ہی کہ خود جناب باری نے
قرآن مین فرماتا ہی کہ مال کی قدر اور علم کی بہا ہی اور خود آنحضرت صلعم نے
بہی تعریف و ترغیب علم مین بہت مبالغہ فرمایا ہی اور حضرت
علی آپکی داماد فرماتی ہین کہ حق تعالی کا عین عدل و انصاف ہے
کہ ہمین دولت نہ دی اور علم عنایت کیا راقم کہتا ہی کہ ہر قسم کے

جو امر اخیر باب سابق مین بیان کیا گیا ہی اوسکی صحت دلایل اور کیفیات
مرقومۂ ذیل سے زیادہ تر واضح اور لایح ہو جائیگی راقم گمان کرتا ہی
کہ کبھی کوئی قوم ایسی نہین ہوئی جسنی علم کو ایسا مستحسن اور ممدوح سمجھا ہو
اور اسقدر اوسکی تعظیم و توقیر کی ہو جسقدر عربی کی چنانچہ ایک
شخص شعرای اہل اسلام مین سے کہتا ہی کہ جو ہین مین کسی عالم کو
دیکھتا ہون آرزو کرتا ہون کہ اوسکے قدمون پر گر پڑون اور
اوسکی خاک پا چوم لون مخفی نرہے کہ قرآن و حدیث دونون مین اس امر
ممدوح یعنی تعظیم و توقیر علماء کی تاکید ہی چنانچہ آنحضرت صلعم سے روایت ہے
کہ مداد قلم عالم اور خون شہید دونون کی ایک قدر و منزلت ہی دوسری
حدیث مین فرماتی ہین کہ بہشت کھلا ہی اوس شخص کیلیے جو اپنی بعد اپنا
قلم اور روشنائی چھوڑ جاتا ہی یعنی جو شخص خود علم حاصل کرتا ہی
اور اس فعل کے ذریعہ سے اپنی اولاد و احفاد کو تحصیل علم کی ترغیب
دیتا ہی تیسری حدیث مین فرماتی ہین کہ بناء عالم فقط چار چیزون
پر ہی عقلا کا علم امرا کا انصاف صلحاء کی نماز اور بہادرون کی
شجاعت لکن علم کی قدر و منزلت کا زیادہ تر یہ سبب ہی کہ خود جناب باری
قرآن مین فرماتا ہی کہ مال کی قدر اور علم کی بہا ہی اور خود آنحضرت صلعم نے
بھی تعریف و ترغیب علم مین بہت مبالغہ فرمایا ہی اور حضرت
علی آپکی داماد فرماتی ہین کہ حق تعالی کا عین عدل و انصاف ہے
کہ ہمین دولت ندی اور علم عنایت کیا راقم کہتا ہی کہ ہر قسم کی

اہل روم کل مایہ و انبساط عقل انسانی سمجھتے تھی یہ امر یقینی ہی کہ حکماء
عرب نی بہت سی مدارس ملک اسپانیہ اور اطالیہ مین بنا کی تھے اور
سیکڑون علمای محققین اون ملکون مین گئی اور اصول اور قواعد فلسفہ
عربی انکی ہدایت سے نصاری مین مروج کئی اور اس بات کا انکار بہی
نہین ہوسکتا کہ تمام علوم طبعیات و نجوم و ریاضی جو دسوین صدی
سی اقلیم یورپ مین مروج ہوئی مدارس عربیہ سی ماخوذ ہوئی تھے
اور خاص کر کی مسلمانان اسپانیہ کو فلسفہ یورپ کی آبا یعنی اصول
سمجھنا چاہیئی اور اس زمانہ کی شعرای یورپ نے مضامین اور خیالات
شعر پہلی عرب سے اخذ کئے ہین جو منافع اور فوائد ان لوگون نے
یعنی عرب نے اور ملکون کے فتح سے حاصل کئے تھے اونہین
ضایع نہین کیا بلکہ اون سے عمدہ نتائج پیدا کیی اور تھوڑی ہی
عرصی مین ایک علیحدہ زبان اور علم ادب ایجاد کیا اور جب
اس سے فارغ ہوئی تو علوم عقلیہ مین ایسی جلد ترقی کی کہ
کہ اون سے پیشتر کبھی کسی قوم نے نہ کی تھے آٹھ سو برس کے
عرصی مین علوم یونان نے رواج پایا تھا اور اسیقدر
زمانہ مین علما و شعراء روم نے بہی نشو و نما حاصل کیا تھا
اور اسی قدر زمانہ مین اہل فرانس نے بہی علم ادب مین ترقی کی تھی
لیکن عرب کی ذہانت کو دیکھنا چاہیئے کہ ہنوز ڈیڑہ سو برس
بہی ہجرت کو نہ گذرے تھی کہ یہ لوگ علوم مین اور قومون

پر کوئی سبقت لی گئی اور فلسفہ اور نجوم اور علوم و فنون متفرقہ مین کو
شایع اور رایج کیا رومیون اور گوتھہ [illegible] قریب دو سی برس کے عرصہ
مین ملک اسپانیہ کو بالکل فتح کر لیا تھا لیکن عرب کی شجاعت کو ملاحظہ
کیجئے کہ ان لوگون نے فقط بیس برس کے زمانہ مین اوسی جزیرہ نما
یعنی ملک اسپانیہ کو مغلوب کر لیا اور کوہ پرینیز کو طی کر کے فرانسیس
بیچو بیچ مین پہونچ گئے اور جسقدر جلد اوس ملک کو فتح کیا او
قدر جلد وہان علم کو رواج دیا پوشیدہ نہین کہ ابتدا مین
حضرت علی ع آن حضرت ص کی چچازاد بہائی اور خلیفہ چہارم نے ترقی
علوم مین اعانت اور کفالت کی اور عہد معویہ مین جسکی نسل مین
خلافت موروثی ہوگئی تھی عرب نے علوم و فنون یونانیین ترجمہ
کیئے اور بعد معویہ کے ابو جعفر منصور جو خاندان بنی عباس دوسرا
خلیفہ تہا ترقی علوم مین معین اور متکفل ہوا اور باوجودیکہ خلیفہ
مذکور کو دفع عذر و فساد اور فتح ممالک و بلاد سے مہلت نہ تھی
تاہم اوسی ترقی علوم کا شوق رہا اور اس امر مین صرف اوقات
اور مال سے دریغ نہ کیئے اور بغداد کہ علو و رفعت اور کثرت آبادی
مین مثل نہین رکہتا اپنا دار الخلافت قرار دیا جو پانچ سو برس سے
زیادہ تک اوسکے اولاد و احفاد کا پای تخت رہا ہارون الرشید
جسکی شجاعت اور ہنر جنگ سے یونانی بہت خائف رہتی تھے
اپنی آبا و اجداد سی زیادہ یورپ مین مشہور تہا اور خاص کے

صلاح وسداد خلائق شوق علوم اور ترقی فنون مین خلیفہ موصوف نے
اوس ملک مین بڑا نام پیدا کیا تہا اور یہ خلیفہ اور شارلمین بادشاہ
یورپ مین بڑی محبت تہا کہ اور نامہ وپیام رہتا تہا بادشاہ موصوف
بہی بڑا محقق مدقق اور شایق اور معین علم تہا اور اون جاہل اور
وحشی قومون مین جو اوسکے ملک کی قریب ہتی تہین اوسنے نئی نئی
علوم وفنون رواج دیئی تہی لکن مامون الرشید پسر خلیفہ موصوف
نے کتب خانہ عربی کی بناد ڈالی اور اس امر کی تعریف کا وہی مستحق ہوا
سیکڑون اونٹ کتابون سے لدی ہوئے اوسکے دار الخلافت مین ہمیشہ
آتی دکہائی دیتی تہے اور عرصہ قلیل مین سمرقند سے اصفہان تک
دولت علم پہیل گیے اور بغداد کوفہ بصرہ قاہرہ فیض مراکو کارڈوا
گرانا ڈا والنیشیا اور سویل ان سب بلاد مین فصاحت علمی
اور طلاقت لسانی عام ہوگئی اور بلاد مغرب مین فلسفہ نے
بہت جلد رایج ہوگیا تہا خاص کرکے فلسفہ ارسطو جیسی عرب
مثل خدا کی مانتے تہی الغرض ان سب خلفا کی عہد مین علم نی
بڑی ترقی کے اور خوب رواج پایا اور کتب خانہ عربی مین علوم
یونان اور روم گویا ازسرنو زندہ ہوگئے اور شعر وسخن کا بہی
چرچا ہوا اور اگرچہ اشعار فقط نصیحت آمیز اور عاشقانہ
ہوتی تہے تاہم بہت خوبصورتی کی ساتہ نظم کیئے جاتی تہے
اور نثر مقفی بہی مستعمل تہے پس اسطرح سی عربین عہد کی

چودہوین صدی عیسوی تک نورِ علم مدارس عربی سی ساطع و لامع رہا
بعد خلفای عباسیہ کے عبدالرحمن والیان ملک اسپانیہ ترقی
علوم مین شہرۂ آفاق ہوئی حکّام مذکورین ایک شخص عبدالرحمن
نامی کی نسل سے تھی جس نے ۷۴۹ء مین سلطنت بنی امیّہ ملک
مذکور مین قایم کی تھی اُن مین سے تیسرا اور آخری حاکم عبدالرحمن سب سے
زیادہ ترذی اقتدار تھا اور آٹھوان خلیفہ تھا اور پیشتر اسی نے
خطابِ امیرالمومنین حاصل کیا تھا اس خلیفہ کے عہد مین بعض
بلاد نی ایسی قوت پکڑلی تھی کہ غدر و فساد کا خوف ہوا اور آخر عرصہ
قلیل مین خاندانِ خلفاء بنی امیّہ کو تباہ کردیا اس غدر کے دفع
کرنی کی لیئی خلیفۂ موصوف کو عقل آزمائی اور جرات نمائی کرنی پڑے
لکن حتی الامکان ترقی علوم مین ہر وقت مستعد رہا اس خلیفہ نے
دسوین صدی عیسوی مین پچاس برس سے زیادہ خلافت کی
اور اوس زمانہ مین اہل یورپ اپنی علوم سے قوبی بہرہ ہو گئے
تھی لکن اوس خلیفہ کے زبان مین بڑی ترقی کے تھی اور اسی خلیفہ
کی عہد مین ہملوگون کے ظلمت جہالت پر شعاعِ نورِ علم پڑے
مدارس بخارا و بغداد وغیرہ اگرچہ بہت مشہور تھی لکن
اسقدر دُور تھی کہ سیاحان اور طالب علمان یورپ کو وہان
تک جانی کی جرءت نہ پڑتی تھی پس اگر خلیفۂ مذکور کے اعانت
و کفالت سی ملکِ اسپانیہ مین مدارس نہ جاری ہوتی تو

فوایدعلوم عربیہ اچھی طرح نہ محسوس ہوتی بلکہ بالکل نیست و نابود ہو جاتے واقع مین
عبدالرحمن بڑا عروج علوم تہا اور شان و شوکت و محکمہ جات شاہی
اور حسن عمارات مکانات سلطانی اور عمدگی باغات مین اگر اور
بادشاہان ممالک مغربیہ سے بڑہ کر نہ تہا تو کم بہی نہ تہا اور اس خلیفہ نے
ایک شہر مسمی بہ زہرہ جسمین ایک بارگاہ سلطانی بہی تہی شہر کارڈووا سے
تین میل کے فاصلہ پر پچیس برس کے عرصے مین چہہ لاکہہ روپیہ
لگا کر بنایا گیا تہا اور اوسکے محل سرا مین چہ ہزار سے زیادہ خواصین
اور کنیزین اور غلام وغیرہ تہی اور اوسکے ہمراہیان شکار ایک
فوج قہار بارہ ہزار سوار کی تہی اب اس مقام پر راقم اصل مطلب
چہوڑ کر ایک اعتراض نسبت خلیفہ عمر کے بیان کرتا ہی اور اوسکا
جواب بہی عرض کرتا ہی وہ اعتراض یہ ہے کہ سنہ ۶۴۱ع مین خلیفۂ
مذکور نے اپنی نائب عمرو کو حکم کیا کہ کتب خانۂ اسکندریہ تباہ کر دے
اور اوسکے کتابون کو بعوض ہیمہ سوختنی اوس شہر کے
حمامون مین جلوا دی راقم معارضۃً کہتا ہی کہ یہ کوئی اعتراض
معقول نہین اسواسطے کہ یہ بات طشت از بام افتادہ ہی کہ جولیس
قیصر روم کی لڑائی مین کتب خانہ بطلیموسی جسمین چار یا سات
لاکہہ جلد تہی جلا ڈالا گیا تہا علاوہ اس جواب کی اور بہت سی جواب
اس بہتان کے ہو سکتی ہین جسکو مورخین نے بکرات و مرات بیان
کیا ہی اور اون جوابات سی ثابت ہو جاوے گا کہ یہ تہمت

فوایدِ علوم عربیہ اچھی طرح نہ محسوس ہوئی بلکہ بالکل مفقود ہو جائے واقع مین
عبدالرحمن بڑا مروج علوم تہا اور شان و شوکت و محکمہ جات شاہی
اور حسن عمارات مکانات سلطانی اور عمدگی باغات مین اگر اور
بادشاہانِ ممالکِ مغربیہ سے بڑہ کر نہ تہا تو کم بہی نہ تہا اور اس خلیفے
ایک شہر مسمی بہ زہرہ جسمین ایک بارگاہ سلطانی بہی تھی شہر کارڈووے
تین میل کے فاصلہ پر پچیس برس کے عرصے مین چہہ لاکہہ روپیہ
لگا کر بنایا گیا تہا اور اوسکے محل سراین چہ ہزار سے زیادہ خواجین
اور کنیزین اور غلام وغیرہ تہی اور اوس کے ہمراہیان شکار ایک
فوج قہار بارہ ہزار سوار کی تھی اب اس مقام پر راقم اصلِ مطلب
چہوڑ کر ایک اعتراض نسبت خلیفہ عمر کے بیان کرتا ہی اور اوسکے
جواب بھی عرض کرتا ہی وہ اعتراض یہ ہے کہ ۱۲ہجری مین خلیفۂ
مذکور نے اپنی نائب عمرو کو حکم کیا کہ کتب خانۂ اسکندریہ تباہ کردے
اور اوسکے کتابون کو بعوض ہیمہ سوختنی اوس شہر کے
حمامون مین جلوا دی راقم معارضۃً کہتا ہی کہ یہ کوئی اعتراض
معقول نہین اسواسطیکہ یہ بات طشت از بام افتادہ ہی کہ جولیس
قیصر روم کی لڑائی مین کتب خانہ بطلیموسی جس مین چار یا سات
لاکہہ جلد تہی جلا ڈالا گیا تہا علاوہ اس جواب کی اور بہت سے جواب
اس بہتان کے ہوسکتی ہین جسکو مورخین نی بکرات و مرات بیان
کیا ہی اور اون جوابات سی ثابت ہو جاوے گا کہ یہ تہمت

فوائد علوم عربیہ اچھی طرح نہ محسوس ہوتی بلکہ بالکل مفقود ہو جاتے واقع مین
عبدالرحمن بڑا مروج علوم تھا اور شان و شوکت و محکمہ جات شاہی
اور حسن عمارات مکانات سلطانی اور عمدگی باغات مین اگر اور
بادشاہان ممالک مغربیہ سے بڑھ کر نہ تھا تو کم بھی نہ تھا اور اس خلیفہ نے
ایک شہر مسمی بہ زہرہ جسمین ایک بارگاہ سلطانی بھی تھی شہر کارڈووا سے
تین میل کے فاصلہ پر پچیس برس کے عرصے مین چھہ لاکھہ روپیہ
لگا کر بنایا گیا تھا اور اوسکے محل سرا مین چھہ ہزار سے زیادہ خواصین
اور کنیزین اور غلام وغیرہ تھی اور اوسکے ہمراہیان شکار ایک
فوج قہار بارہ ہزار سوار کی تھی اب اس مقام پر راقم اصل مطلب
چھوڑ کر ایک اعتراض نسبت خلیفہ عمر کے بیان کرتا ہی اور اوسکا
جواب بھی عرض کرتا ہی وہ اعتراض یہ ہے کہ ۶۴۱ع مین خلیفہ
مذکور نے اپنی نائب عمرو کو حکم کیا کہ کتب خانہ اسکندریہ تباہ کر دے
اور اوسکے کتابون کو بعوض ہیمہ سوختنی اوس شہر کے
حمامون مین جلوا دی راقم معارضتہً کہتا ہی کہ یہ کوئی اعتراض
معقول نہین اسواسطے کہ یہ بات طشت از بام افتادہ ہی کہ جولیس
قیصر روم کی لڑائی مین کتب خانہ بطلیموسی جسمین چار یا سات
لاکھہ جلد تھی جلا ڈالا گیا تھا علاوہ اس جواب کی اور بہت سی جواب
اس بہتان کے ہو سکتی ہین جسکو مورخین نی بکرات و مرات بیان
کیا ہی اور اون جوابات سے ثابت ہو جاوے گا کہ یہ تہمت

عمدہ ترین علوم و فنون مثل ریاضی و طب وغیرہ رواج دی ملک اسپانیہ سسلیہ و
اور کیسینو اوس زمانہ مین جہان علم تہی اور مصنفات ابو علی سینا اور دو
حکمائی اسلام کی مطالعہ سی سرگشتگان وادی جہالت نی علم کی راہ
پائی اہل اسلام کو علم جغرافیہ سی ایسا شوق تہا اور ایسی مہارت بہم پہونچائی
تہی کہ افریقیہ کی صحراؤن مین سلطنتین بنائی تہین اور ان لوگون نے ہمیشہ
علم کی قدر و منزلت کی اور یہ امر فقط اوسی زمانہ مین نہ تہا جب کہ انہون نے
علوم مین ترقی کی تہی بلکہ ابتداء اسلام سے یہی کیفیت رہی چنانچہ
خود آنحضرت صلعم فرماتی ہین کہ دل بغیر علم کی ایسا ہی جیسا جسم بغیر
روح کی اور یہ بہی ارشاد کرتی ہین کہ عزت دولت مین نہین بلکہ
علم مین ہے اور آپ نی اپنی امت سی فرمایا ہی کہ تلاش علم بعید
ترین طبقات زمین مین کرو واضح ہو کہ بڑی مدت تک خلافت آنحضرت
ایک خاندان شاہی مین رہی اور اس خاندان کے خلفاء اون سلاطین کے
ہم مرتبہ تہی جو بڑے ذیعلم اور ذی لیاقت ہوتی ہین اور اونہون نے
اختلافات مذہبی کا لحاظ نہین کیا چنانچہ خلیفہ مامون نے ایک شخص
عیسائی مسمی بہ موسل کے بارے ہین کہا کہ مین اس مرد عالم کو دوست
رکہتا ہون نہ اسواسطے کہ امور مذہبی مین میرا ہادی ہو بلکہ اس لیے
کہ علوم و فنون مین میرا معلم ہو حالانکہ لوگون سے نے خلیفہ موصوف پر
یہ الزام کیا کہ نصرانی مذکور کو مدرسہ دمشق کا مدرس اعلی مقرر
کیا ہی راقم کہتا ہی کہ کون شخص ایسا ہے کہ جسنی اوس جنگ

اخیری پر تاسف اور افسوس نہین کیا جس لڑائی سی سلطنت اسلام
ملک اسپانیہ سی جاتی رہی اور کون شخص ایسا ہی جسکا دل اوس قوم
شجاع اور سخی (یعنی اہل اسلام) کی جوش مدح و تعریف سی اُمنڈ نہ آیا ہو
جس قوم کی بارے مین موّرخین مخالفین بھی اعتراف کرتی ہین کہ آٹھ سو
برس سلطنت کی لیکن اس عرصۂ دراز مین کبھی کسی پر ظلم نہین کیا اور ایک
قطرۂ خون ناحق بھی نہین بہایا اور کون شخص عیسائیون مین سے
اس امر کی دیکھنی سے شرمندہ نہین ہوا کہ پادری لوگ سیاہ اور اِفرا کو
اشتعالتی تھے کہ اہل اسلام سی ایسی تعصب اور بیرحمی سی پیش آئین
کہ کبھی کوئی شخص کسی سے نہ پیش آیا ہو حالانکہ مسلمانون نی عیسائیون
سی انسانیت کی تھی اور اون کی حفاظت اور حراست کی تھی اور کون
شخص پادری زمینش کے اس حرکت ناشایستہ اور تعصبانہ سے
سر در گریبان خجالت نہین ہوا کہ اوسنے کتب حکماء و شعراء
و ریاضیین شہر کارڈوا جلوا دین حالانکہ یہہ کتب بادشاہانِ جلیل
الشانِ اسلام نی سات سو برس کی عرصی مین جمع کی تہین اور یہی
کتابین اون کی علوم کی مایہ و بساط تہین اور واضح ہو کہ ہملوگون کو
اسقدر اگاہی کتب عربیّہ سی بوسیلۂ کتب و تحریرات فرایر ہیکن
صاحب بہم پہونچی مصنف موصوف ۱۷۴۲ء مین پیدا ہوے
تھی اور ممالک مشرقیہ کی زبانون سی واقف تھے چنانچہ اونہون
نی ثابت بن ابو الفراز اور اور شعراء و مصنفین عرب کی

تاریخ انگلستان
صفحہ ۱۸۴
تصنیف شارون
ٹرنر صاحب
ملخصاً نقطہ

عبارات اپنی تصنیفات مین نقل کئے ہین اور مصنف موصوف مصنفین عرب سے بھی اوسیقدر واقف تھی جسقدر کہ مولفین یونان اور روم سے آگاہ تھی اور خاص کر کی ابو علی سینا کو بخوبی جانتی تھی جسی وہ رئیس اور سلطان فلسفہ کہتی ہین یہ سب جانتی ہین کہ ہمارے افضل الحکما بیکن صاحب نی اصول اولیہ اپنی فلسفہ عملی کے اپنی ہمنام راجر بیکن صاحب سے اخذ کئی پس یہ بات بلانزاع ثابت ہوتی ہی کہ طریقہ فلسفہ بیکن صاحب اولاد اسمعیل یعنی عرب اور اتباع محمدؐ سے ماخوذ ہوا ہی بعض اشخاص از راہ نادانی کہتے ہین کہ اس زمانہ مین دین اسلام علوم و فنون کا دشمن ہی اس قول باطل کے جواب مین بعض اشخاص لکھتی ہین کہ اہل اسلام نی تو ہم لوگون سی بھی زیادہ علوم مین ترقی کی ہی اور تحصیل علم کو فرایض ضروریہ مذہب مین داخل کیا ہی اور ان لوگون کے نزدیک واجب ہی کہ اطفال پانچ برس کی سن مین مدرسہ بھیجی جائین اور بادشاہ کو فرض ہے کہ اپنی رعایا کو تعلیم دے تاکہ وہ احکام ضروریہ دین سمجھہ سکین اور والدین پر فرض ہی کہ اپنی اولاد کو وہ باتین سکھائین جنسے وہ اپنی معاش حاصل کر سکین اور ہر طالب علم کو کوئی ہنر دستکاری بھی سکھایا جاتا ہی چنانچہ بعض طلبہ اسی طرح اپنی معاش حاصل کرتی ہین لیکن بادشاہان اسلام کو امر تعلیم مین کچھہ فکر و تردد نہین کرنا پڑتا اسواسطی کہ ہر قبیلہ اور ہر خاندان کے لوگ اپنی لڑکون کو

اپنی صرف سی پڑہواتی ہین چنانچہ قسطنطنیہ مین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بعض
محلّون مین اگ لگجاتی ہی اور مکانات جل جاتی ہین تو رعایا کو اپنی
طرف سی از سر نو مدرسہ کی تعمیر کرنی پڑتی تہی لکن مسجد از سر نو نہین
تعمیر کرنی پڑی جبتک کہ یا سرکار نی جو اوس مسجد کا خرچ مقرر کیا ہی
اوسمین سی کچہ نہ ملی یا کوئی شخص با خدا اپنی پاس سے بنواوی بعض
اشخاص کہتی ہین کہ آجکل ترکستان یعنی مملکت سلطان روم
ملک بی قانون ہی لکن اگر غور کیجئی تو یہ قول بھی بالکل غلط ہی
اسطواسطی کہ ساری دنیا مین فقط ترکستان ہی ایسا ملک ہی جسکا
بادشاہ غصب حقوق رعایا کا در پی نہین رہتا بلکہ برخلاف اسکی اون
حقوق رسانی مین مصروف رہتا ہی اور سلطان روم کو یہ اختیار نہین
کہ رعایا پر ٹکٹ باندہی یا قانون بنائی یا ورکسی بادشاہ ہی لئی ٹیکس کا
قصد کری یا کسی شخص سے کچہ قرض لے راقم کہتا ہی کہ اگر قوانین
شریعت اسلام یورپ کے کسی ملک مین جاری کئی جائین تو وہان کے
لوگ اونہین بہت مستحسن سمجہین اسواسطی کہ ان قوانین سے اون کی آزادی
اور رفاہ متصور ہی لیکن ان قواعد کی تعمیل اون ملکون مین غیر ممکن ہے
اگر اہل اسلام کی معرکہای جنگ کو پوچہی تو اسمین شک نہین
کہ ان کی شجاعت اور مردانگی سے زیادہ کسی قوم کی بہادری اور
کارنمائی درج تاریخ نہین بہلا اس سے عجیب تر کیا بات ہوگی
کہ مسلمانون کی سلطنت آب نائی جبرالٹر سے ہندوستان تک

اگر برسون کی مراد ہی قایم ہوگئی سبحان اللہ کیا شجاعت اور حرارت ایمانی تہی
کہ ایک طرف ترک اور ایک طرف تاتاری اپنی پیغمبرؐ کی شان و شوکت اور
نام اور اپنی مذہب مین بجان و دل مصروف ہین اگر ممکن ہو تو سلاطین نصاری مین
سی بہی کسی بادشاہ کا نام لیجیئے جو صلاح الدین تیمور لنگ اموریٹ
بجازت محمد ثانی اور سلیمان کے ہمپایہ ہوسکی کیا یہ غلط ہی کہ مسلمانون نے
دین مسیحی کو کوہ پرینیز سے آگی نہ بڑہنی دیا کیا اون لوگون نے ملک اطالیہ
پر حملہ نہین کیا اور ملک فرانسیس کے بیچ وبیچ مین نہین پہونچ گئے
کیا یہ بہی جہوٹ ہی کہ ترکون کی حدود ملک جرمن اور خلیج وینس تک
فتح کرلیا تہا کیا یہ بہی جہوٹ ہی کہ تمام بادشاہان نصاری نے
ایکا کیا اور مسلمانون سے جہاد کرنے پر مستعد ہوئے اور پادریان
روم کی اس مہم کے سرکرنی کے لئے استقدر فوج اور روپیہ
دیا کہ چہاونیان اور خزانے خالی ہوگئے اور یہ افواج قاہرہ
مثل اوس بحر مواج کی تہین جسکے موجین مغرب سی مشرق تک
جاتی ہین لکن جب یہ فوج قہار لشکر جرار اسلام کی مقابلہ مین آئے
تو اسطرح شکست ہوگئی کہ جس طرح کوئی جہاز بڑی سخت پتہر سے
ٹکراکے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائی اس فرقہ جرار کی فتوحات
بحری فتوحات بری سے بہی زیادہ تر حیرت افزا ہین آنحضرتؐ
کی زمانہ مین سمندر مین عرب کا ایسا خوف تہا کہ آپ نے
فرمایا کہ اس بحر عظیم کا حایل ہونا مسلمانون کے لیئے

حج نہ کرنیکا عذر قوی ہی ایک قرن بھی نہ گذرا تہا کہ رایت ظفر آیت اہل
اسلام بحیرۂ روم مین لہراتا نظر آیا اور آخرالامر ان لوگون نے جزیرۂ
کریٹ اور اور جزایر یونان فتح کرلیے جزیرہ سلی مسلمانان افریقیہ
شمالی کا شکار ہوا اور انہین لوگون نے جزائر کارسکا اور سارڈینیا مین
بستیان بسائین اور انپر اونکا قبضہ ہمیشہ رہا مدت مدید تک ان لوگونکا
قبضہ بحیرۂ روم پر سوسو برس رہا اور خواہ بغرض تجارت خواہ بغرض
جنگ بحیرۂ مذکورہ کو اپنی قبضہ سے نہ نکلنی دیا اور ان لوگون نے
بعضی جہاز بھی بہت بڑی تیار کیئے تہے چنانچہ قریب ۹۵۰ع کی
عبدالرحمن نے جو مسلمانون کیطرف سے اکثر بلاد اسپانیہ کا حاکم تہا
اتنا بڑا جہاز تیار کیا تہا کہ ویسا جہاز اون اطراف مین کبھی نہ دیکہا
گیا تھا اور بہت سا اسباب تجارت اوس جہاز پر بار کراکے
بلاد مشرقیہ مین پہنچنے کے لیئی بہیجا تھا اتفاقاً راہ مین اس جہاز کو
ایک اور جہاز ملا جسپر امیر جزیرہ سلی تمعز والی بعض بلاد افریقیہ
کو تحفہ جیزین بہیجی تہین عبدالرحمن کے لوگون نی اوس
جہاز کو گرفتار کرلیا اور لوٹ لیا اس حرکت پر معز نے
ایک بڑا بیڑا جہاز ونکا تیار کیا اور اس بیڑی کی لوگون نے
ایک جہاز اسپانیہ کا گرفتار کرلیا جسپر بہت سا اسباب قیمتی
اسکندریہ سی خاص عبدالرحمن کی لیئی بہیجا گیا تہا اکثر مسلمانون
نی بڑے بڑے جہاز تیار کیئے ہین چنانچہ بعض

مورخین کہتے ہین کہ گمان غالب ہی کہ انہین جہازون کی دیکھا دیکھی نصارے
اسپانیہ نی بھی بڑے بڑے جہاز تیار کیئی اور اپنی استعمال مین لائی اور فلپ
ثانی کی عہد مین اہل اسپانیہ انہین جہازون کی لیئے مشہور تھی اور اس
بادشاہ نی ایک بڑا بیڑا جہازون کا انگریزون سے کے مقابلہ کو بھیجا تھا
اور اوسکا نام فوج منصور رکھا تھا اور اوس بیڑے کے جہاز انگریزون کے
جہازون سی بھی بہت بڑی تھی [illegible] اتنا ہی کہ جن مورخین عیسائی نے
ہندوستان کی تاریخ لکھی ہی اون مین سے زیادہ کسی نے مسلمانون کے
بارے مین بے انصافی نہین کی ہی چنانچہ یہ مورخین متعصبین کہتی ہین
کہ جسقدر انیسوین صدی مین انگریزون نی بعد فتح ہندوستان
وہان کے لوگون سے حلم و رحم کیا اوسی قدر چودہوین صدی
عیسوی مین سلاطین مغل نے اونپر ظلم و تعدی کی تھی راقم کہتا ہی
کہ اگر ان مورخین کی نیت اچھی ہوتی یعنی اگر تعصب نکرتے
تو ان کو لازم تھا کہ امور مرقومہ ذیل مین اہل اسلام اور عیسائیون
مین مقابلہ کرتے تاکہ معلوم ہو جاتا کہ کسنی رحم کیا اور کسنے ظلم
امر اول مسلمانون کا حملہ ہندوستان پر اور نارمن کا حملہ انگلستان پر
امر دوم سلاطین اسلام کے افعال و عادات اور اون کے
معاصرین بادشاہان ممالک مغربیہ یعنی یورپ کی افعال و عادات
امر سوم بادشاہان اسلام کی جنگ چودہوین صدی مین اور ہمارے
یعنی انگریزون کی لڑائیان اہل فرانس سی اور ہماری

جہاد مسلمانون سی آٹھ چہارم مسلمانون کی فتح سی ہنود کی چال چلن پر کیا اثر
پیدا ہوا اور نارمن کی فتح سی انگریزون کے اوضاع واطوار پر کیا اثر ہوا
کہ اوس زمانہ مین کہ جب نارمن نے انگلستان کو فتح کیا تمام یہ حال تہا
کہ اگر کسی شخص کو لفظ انگریزی خطاب کرتی تہی تو برا مانتا تہا اور اسی اپنی
ذلت سمجھتا تہا اور جو لوگ عدل وانصاف کی لیئے مقرر کیے گئی تھی
وہ ہی مسند ظلم وجور تھی اور جن حکام کا یہ کام تہا کہ انصاف سی فیصلی
کرین وہی بڑے ظالم اور طماع تھی اور امرا اور روسا مین آتش طمع زر ایسی
مشتعل تھی کہ اونہین صرف اس سے غرض تھی کہ کسی طرح روپیہ ملی چاہی
کسی پر کیسا ہی جبر ہو اور عیاشی ایسی بڑہ گئی تہی کہ ایک شاہزادی
اسکاٹلنڈ نے مجبور ہو کر لباس زہد اختیار کیا تاکہ ہتک آبرو سے
بچ جائی کہتی ہین کہ تاریخ سلاطین ہندوستان ایسی ظلمون سی مملو ہی
جنکے سننی سی افسوس ہوتا ہی لیکن راقم کہتا ہی کہ ان سلاطین کی تو
ایسی ظلم نہین کیئی جیسی کہ اونکے معاصرین بادشاہان نصاری کی تہی
اسواسطی کہ جب آخر صدی وہم عیسوی مین مجاہدین نصاری نے
بسرداری گاڈفری بولن بیت المقدس پر حملہ کیا تو مسلمان بجمعیت
چالیس ہزار قلعہ بند ہوے اور جب عیسائی قلعہ مین در آئی تو سب مسلمانونکو
بلا قید تہ تیغ کیا اور نہ ہتہیار بہادرون کو بچا سکے نہ اطاعت
نامردون کو پناہ دی سکے اور صغیر وکبیر عورت ومرد کسی پر رحم کیا
اور اونہین تلوارون سے شیر خوارون کو کٹ کے مارا جنسی امنکے

ماؤن کو قتل کیا تہا کوچہ ہائی بیت المقدس مین لاشون کی انبار لگی تہی اور
ہر گہر سی آواز درد و الم اور صدای حسرت و حیرت بلند تھی لیکن جب دوسری
لڑائی مین سلطان صلاح الدین بادشاہ شام و مصر نے بیت المقدس پھیر لیا اور
محصورین قلعہ نے اوسکی اطاعت قبول کر لی تو پہر اوسنے اونہین قتل نہ کیا
اور اسیران نصاری پر بڑی مہربانی کی اور اونمین سے جو لوگ غریب تھے
اونہین نے کچہ لئی رہا کر دیا اس سلطان نیکنام کے نام کی آگی بہلا
فلپ بادشاہ فرانس کو اور خود بادشاہ رچارڈ کی نام کو کب رونق
ہو سکتی ہے یہ بادشاہ علم ادب تو کم ماہر تھا لیکن علوم عقلیہ سے
بخوبی واقف تہا اور اسنے ہمیشہ یہانتک کہ زمانہ جنگ مین بھی
علماء و فضلا کی تعظیم و تکریم کے اور خود تو ایسا پرہیزگار تہا جیسی
فقیر ہوتی ہین لیکن لوگون کیسے رعایت اور سخاوت کی انتہا نہ تہی اور
حلم اور اور اوصاف حمیدہ اوسمین جمع تھی اور اوسکی افعال و عادات
ایسی نیک تھی کہ اگر اوسکے رقیبا ونکا تتبع کرتی تو اون کی حق مین
اولی و انسب ہوتا بلکہ اوس شخص کو بہی اوسکی عادات اختیار کرنی مین
کچہ عیب نہین جو زہد و تقوی عیسوی کی ہوس رکہتا ہو واقع مین
سلطان موصوف بڑا سخی اور عقیل تہا اور تہوڑی ہی دن بعد
مصالحہ اہل اسلام اور نصاری کی دمشق مین مرگیا اور وصیت کرگیا
کہ میری مال مین سے غربا کو خیرات دینا اور اس امر مین یہود و نصاری اور
مسلمان مین امتیاز نہ کرنا پس آغم کہتا ہی کہ کون شخص ایسا ہی جسنے اوس جنگ

ناؤن کو قتل کیا تہا کوچہ ہائی بیت المقدس مین لاشون کی انبار لگی تہی اور
ہر گہر سی آواز درد و الم اور صدای حسرت و حیرت بلند تھی لیکن جب دوسری
لڑائی مین سلطان صلاح الدین بادشاہ شام و مصر نی بیت المقدس پھر لی لیا اور
محصورین قلعہ نی اوسکی اطاعت قبول کر لی تو پہر اوسنی اونہین قتل نہ کیا
اور اسیران نصاری پر بڑی مہربانی کی اور اونمین سے جو لوگ غریب تھے
اونہین بی کچہ لئی رہا کر دیا اَس سلطان نیکنام کے نام کی آگی بہلا
قلب بادشاہ فرانس کو اور خود بادشاہ رچارڈ کی نام کو کب رونق
ہو سکتی ہے یہ بادشاہ علم ادب تو کم ماہر تھا لیکن علوم عقلیہ سے
بخوبی واقف تہا اور اسنی ہمیشہ یہانتک کہ زمانہ جنگ مین بھی
علماء و فضلا کی تعظیم و تکریم کے اور خود تو ایسا پرہیزگار تہا جیسی
فقیر ہوتی ہین لیکن لوگون سے رعایت اور سخاوت کی انتہا نہ تہی اور
حلم اور اور اوصاف حمیدہ اوسمین جمع تھی اور اوسکی افعال و عادات
ایسی نیک تھی کہ اگر اوسکے رقیبا ونکا تتبع کرتی تو اون کی حق مین
اولی و انسب ہوتا بلکہ اوس شخص کو بہی اوسکی عادات اختیار کرنی مین
کچہ عیب نہین جو زہد و تقوی عیسوی کی ہوس رکہتا ہو واقع مین
سلطان موصوف بڑا سخی اور عقیل تہا اور تہوڑی ہی دن بعد
مصالحہ اہل اسلام اور نصاری کی دمشق مین مرگیا اور وصیت کر گیا
کہ میری مال مین سے غربا کو خیرات دینا اور اس امر مین یہود و نصاری اور
مسلمان مین امتیاز نہ کرنا پس آغم کہتا ہی کہ کون شخص ایسا ہی جسنی اوس جنگ

ہر قبیح سے بچنا پرہیزگار صفت سے مراد الفاظ طلب

وہ امور اوسکی معاصرین یعنی ولیم نارمن اور اوسکے جانشینون کی بابت ہی
مین بھی کہہ سکتی ہین اب راقم اور سلاطین اسلام اور بادشاہان نصاری
مین مقابلہ اور محاکمہ کرتا ہی اپس واضح ہو کہ جب ۱۱۴۳ع مین لوئی
ہفتم شاہ فرانس نے شہر وِٹری فتح کیا تو اوسمین اگ لگا دینے کا حکم دیا
اور اوس ظلم سے تیرہ ہزار ادمی جلکر مرگئے اور بادشاہ اسٹیفن
عہد مین انگلستان مین ایسی شدید لڑائی ہوئی کہ لوگون نے زراعت
کرنی چھوڑ دی اور الات زراعت یا غارت ہو گئے یا اونکا استعمال
ترک ہو گیا اور چودھوین صدی مین ہماری لڑائیون کا شاہ فرانس
یہ نتیجہ ہوا کہ جملہ امور مین ایسی خرابی ہوئی کہ کبھی کسی ملک مین یہ
کیفیت نہین ہوئی بعض اشخاص کا قول ہی کہ سلاطین اسلام
بڑی ظالم اور جابر تھی اور اس بات کی سند ایسی معتبر ہی کہ اوسکا
انکار نہین ہو سکتا رہی یہ بات کہ بادشاہان موصوف نیک تھے
ایسی تھی کہ حد سی زیادہ اسکی سند ایسی موثق نہین کہ اوسکا انکار
نہ ہو سکی راقم کہتا ہی کہ صدہا دلیلون سے ثابت ہوتا ہی کہ بادشاہان
نصاری جو سلاطین مذکورین اسلام کی معاصر تھی بڑی ظالم اور
جابر تھی لیکن ہم پوچھتے ہین کہ اون سے نیک اور عادل ہونیکی
بھی کوئی دلیل ہی اب سلاطین اسلام کی کیفیت سنئے کہ فیروز شاہ
سوم نے ۱۳۵۱ع مین جلوس کیا اور اکثر چیزین یہ فیاض علاقہ
کی سکی ایسی بنوائین کہ شہرہ آفاق ہو گیا چنانچہ پچاس باندھ

دریا مین بند ہوائی تاکہ کہیتون مین پانی بسہولت پہنچا جاوی اور پچاس مسجدین پچاس مدرسی اور کاروان سرائین تیس تالاب تیس شفاخانے تیس حمام اور ایک سو پچاس پل بنوائی اور علاوہ ان کے اور بہت عمارات تفریح طبع اور نمایش و آرایش کے لیے تعمیر کرائین اور ان سب سے بہتر یہ کام کیا کہ جمنا سی تا ہانسی و حصار ایک نہر جاری کی بابر بادشاہ اوّل خاندان مغل بڑا نیک تھا اور اشرف سلاطین سلف تھا اور اس سے بہتر کوئی بادشاہ ہندوستان میں نہین آیا اور جسقدر اس بادشاہ مین رعب و سطوت تھی اوسیقدر سادگی اور فروتنی بھی تھی اور اس نے جوانی مین بعض حرکتین ایسی بُری کی نہین کہ لوگون کے نظرون مین ذلیل ہو گیا تھا لیکن بعد ازان اپنی نفس امّارہ کو ایسا روکا اور ایسا ضبط کیا کہ اون حرکات شیطانی پر غالب آیا اور پاک طینت مشہور ہو گیا یہ بادشاہ مطیع والدین محبت پسر و برادر دوست صادق و وفادار اور دشمن رحم دل تھا اور رعب و سطوت شاہی کی ساتھہ حلم و مروت رکھتا تھا اور معتدل الغذا اور قلیل النوم تھا اور رنگ تراشی اور توپ ڈہالنی مین اور اور دستی ہنرون مین بھی دخل رکھتا تھا اور شجاع و سخی اور عالی ہمت تہا اور اپنی قوم کے مکر و دغا کو اپنے لئے عار سمجھتا تھا اور عالم کامل اور فاضل مستبحر تھا اور علوم و فنون سے بہت مذاق رکھتا تھا اور اگر اوسکے

ابا و اجداد پر اور اوسکے تحصیل علم پر نظر کیجیے تو واقع ہین اوس شخص بذات خود ایسی لیاقت حاصل کی تھی کہ بقول شاعر قیامت تک اوسکا نام رہیگا شعر یہ بادشاہ مثل اون دریاؤن کے تہا جو درخت زارون کو شاداب کرتی ہین اور اگرچہ سایون سے تاریک ہوجاتی ہین تاہم آسمان کے شکل اونمین منعکس ہوتی ہی ہمایون پسر بابر شہوات نفسانی سی بری اور افعال بدسی پاک تھا شیر شاہ بادشاہ افغان نے شاہ موصوف کو شکست دی اور اوسے ہندوستان سی نکال دیا اور پانچ برس تخت سلطنت ہند پر جلوہ افروز رہا بعد شیر شاہ اوسکی بیٹی عادل شاہ نی تخت و تاج پایا لیکن اوسکے سلطنت کو فقط سولہ برس گذری تھی کہ ہمایون اپنا حق مستردکرنی مین کامیاب ہوا (یعنی ہندوستان پہر لے لیا) شیر شاہ غاصب سلطنت ہمایون بڑا لایق اور عقیل تھا اور اگرچہ اپنی عہد قلیل مین ہمیشہ میدان کارزار مین مصروف جنگ رہا تاہم اپنی ملک کا انتظام و انصرام خوب کیا اور انتظام مملکت مین بڑی ترقیان کین اور اس بادشاہ نی چار مہینی کی راہ تک ایک سڑک بنوائی جو بنگالہ سے دریائی سندہ کی قریب تک ہی اور اس شاہراہ مین ہر منزل پر کاروان سرائین اور ہر ڈیڑہ میل پر کوٹہی بنی ہین اور ہر مسجد مین ایک پیش نماز اور ایک موذن مقرر تہا اور کچہ لوگ مسلمان اور ہندو مسافرون کی خدمت کے لیئی معین تھی اور اس

سڑک پر مسافروں کے لئے درختوں کی قطاریں لگائی تہین چنانچہ بیاسی برس کے عرصہ تک مسافروں نے اکثر مقامات پر اس شاہراہ کی وہی کیفیت پائی جو سابق مین بیان کی گئی بادشاہ جہاد اکبر ایسا مشہور و معروف ہے کہ اوسکا حال بیان کرنا فضول ہے یہ بادشاہ انتظام ملک اور اہتمام عسکر و دیگر باتوں مین اچھا تھا اور علم و فضل عدل و انصاف فیض و سخاوت جرأت و ہمت حلم و رحم اعتدال و احتیاط محبت و شفقت عالی ہمتی اور بلند پروازی مین شہرۂ آفاق ہوا اور راہنی ملک کا ایسا اچھا انتظام کیا کہ اون بادشاہوں کی زمرہ سے ہوگیا جنکی سلطنت بنی آدم کی لئے نعمت ہی اس بادشاہ نے آگ اور پانی سے آزمایش کرنا کہ یہ رسم ہنود مین تھا موقوف کرادیا اور حکم کیا کہ قبل بلوغ ناکح و منکوح عقد نہ واقع ہو اور نہ قربانی کی لئے حیوانات ذبح کئی جائین اور عورتون کو اجازت دی کہ بعد انتقال شوہر دوسرا نکاح کرلین حالانکہ یہ امر خلاف شرع ہنود تہا اور ان سب امور سے بہتر یہ کیا کہ ممانعت کردی کہ عورات ہنود اپنے شوہروں کے ساتھ جبراً نہ جلائی جائین اور رعایائے ہنود اور اہل اسلام کو برابر خدمتین اور عہدے عنایت کئے اور کفار سے جزیہ لینا اور یوجیرون سے ٹکٹ لینا موقوف کردیا اور ممانعت قطعی کردی کہ جو لوگ لڑائی مین گرفتار ہون لونڈی اور غلام نہ بنائی جائین جو بند و بست خراج اور آمدنی ملک کی شیرشاہ نے شروع کیی تھے اون سب کی تکمیل اکبر نے کی اور جو اراضی اوس کے

سڑک پر مسافروں کے لئے درختوں کی قطاریں لگا گئی تھیں چنانچہ بیاسی برس کے عرصہ تک مسافروں نی اکثر مقامات پر اس شاہراہ کی وہی کیفیت پائی جو سابق میں بیان کی گئی بادشاہ جہانگیر اکبر ایسا مشہور و معروف ہے کہ اوسکا حال بیان کرنا فضول ہے یہ بادشاہ انتظام ملک اور اہتمام سب و موزون باتوں میں اچھا تھا اور علم و فضل عدل و انصاف فیض و سخا جرأت و ہمت حلم و رحم اعتدال و احتیاط محبت و شفقت عالی ہمتی اور بلند پروازی میں شہرۂ آفاق ہوا اور اپنی ملک کا ایسا اچھا انتظام کیا کہ اون بادشاہوں کی زمرہ سے ہو گیا جنکی سلطنت بنی آدم کی لئے نعمت ہی اس بادشاہ نی آگ اور پانی سے ازمایش کرنا کہ یہ رسم ہنود میں تھا موقوف کرا دیا اور حکم کیا کہ قبل بلوغ نکاح و منکوح عقد نہ واقع ہو اور نہ قربانی کی لئے حیوانات ذبح کئی جائیں اور عورتوں کو اجازت دی کہ بعد انتقال شوہر دوسرا نکاح کرلیں حالانکہ یہ امر خلاف شرع ہنود تھا اور ان سب امور سے بہتر یہ کیا کہ ممانعت کر دی کہ عورات ہنود اپنے شوہروں کے ساتھ جبراً نہ جلائی جائیں اور رعایائے ہنود اور اہل اسلام کو برابر خدمتیں اور عہدی عنایت کئے اور کفار سے جزیہ لینا اور یاتریوں سے ٹکٹ لینا موقوف کر دیا اور ممانعت قطعی کر دی کہ جو لوگ لڑائی میں گرفتار ہوں لونڈی اور غلام نہ بنائی جائیں جو بندوبست خراج اور آمدنی ملک کی شیر شاہ نے شروع کئی تھے اون سب کی تکمیل اکبر نے کی اور جو اراضی اوس کے

تعمیر کرائین جنکی تعریف و توصیف پادری ہیبر صاحب نے بہت کی ہی اور
بادشاہِ موصوف کی جملہ خدمات اور عہدونکا ایک قاعدہ خاص مقرر
کر دیا تھا لہذا اوسکی تمام کارخانجات اور محکمجات سے ایسی شان و شوکت اور انتظام
و بند و بست ظاہر ہوتا ہی کہ تعجب ہوتا ہی اور جن چیزون کا بند و بست
ممکن نہین اونکا انتظام ایسی عقلمندی سی کیا کہ اونمین کچہ خلل نہ پڑا اس
بادشاہ کی سرکار مین ہر چیز کی افراط تھی لیکن کسی بات مین اسراف نہ تھا
سنہ ۱۶۲۳ع مین جہانگیر پسر اکبر کے عہد مین ایک سیاح مشہور مسمی ایہ
پیٹرو ڈل ویل باشندۂ ملک اطالیہ وارد ہندوستان ہوا اور
کچہ حال بھی وہان کا لکہا چنانچہ سیاح موصوف بادشاہِ مذکور اور
اوسکی رعایا کا یہ حال لکہتا ہی کہ سب لوگ اس ملک کی راحت سے
گذران کرتی ہین بلکہ بشان و شوکت بیخوف و خطر بسر کرتے ہین
اسواسطی کہ چونکہ بادشاہ جانتا ہی کہ ہماری رعایا کو ایسی ایسے
واہیات باتونکا شوق ہی لہذا جہوٹی تہمتون سے اونہین آزار نہین
دیتا بلکہ اونہین غنی اور خوشحال دیکہکر خود بھی خوش ہوتا ہے
لیکن جیسی بہبودی اور سرسبزی شاہجہان نبیرۂ اکبر کے عہد مین
ہندوستان کو حاصل ہوئی ایسی کسی بادشاہ کی وقت مین نہ ہوئی
تہی اور اوسکے حدونمین ہمیشہ امن و امان رہی اور خوب
بند و بست و انتظام رہا اگرچہ ٹامس رو صاحب سفیر انگلستان
نی سنہ ۱۶۱۵ع مین بوقتِ ملازمتِ بادشاہِ موصوف دیکہا کہ کمپنی کی

شاہی اقل مراتب دو جریب کی دورہ مین ہی اور تمام کمرون مین فرش
ریشمی اور طلائی بچھا ہی اور اوسپر بہت بہاری کارچوبی مخمل کی قالین
بچھی ہی اور اوس قالین مین جواہرات نصب ہین اور اسقدر کثرت مال
و زر دیکھکر صاحب موصوف بہت متحیر ہوی تاہم ٹوبنیر صاحب سیاح کے
بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ جس شخص نے یعنی شاہجہان نے تخت بی بہا
مسمی بہ تخت طاؤس تیار کروایا تہا اور بوقت جلوس بڑی دہوم
جشن کیا تہا اور اہی تلین روپیہ اور جواہرات مین تول کردہ سب مال
و نقد حضار محفل مین لٹا دیا تہا اوسی شخص کا یہ حال تہا کہ اپنی رعایا پر
مثل بادشاہ کی نہ حکومت کرتا تہا بلکہ مثل پدر مہربان کی اون سے
پیش آتا تہا یہ بادشاہ ہمیشہ اپنی ملک سی ہوشیار رہتا تہا اور
استی بہتر کسی بادشاہ ہندوستان نی بندوبست ملک اور انتظام
کارخانجات نہین کیا اور اسی بادشاہ جمجاہ کی عہد مین شہر دہلی مین
نہر مشہور باہتمام علی مردانخان معمار شاہی تیار کی گئی تھی یہ نہر
عالیشان کہیتیون اور زراعتون مین سے ہو کر صدہا میل تک چلی گئی ہی
اور جہان جہان گئی ہی وہان کسانون کو اوسی پانی سینچنی کا اور اور
باتون کا بڑا فائدہ ہی یہان تک کہ شہر پناہ مین داخل ہوئی ہی اور
وہان خود بادشاہ اور روسا اور اہل شہر اسکا تماشا کیا کرتی تہے
اب راقم کہتا ہی کہ اگرچہ لوگ کہتی ہین لیکن ثابت نہین کیا کہ ہندوستان
کی بادشاہان اسلام نی بہی اوسی قدر وہان کی لوگون سی لیا تہا جسقدر

کہ حکامِ انگریزی لیتی ہین تاہم طرفداران سلاطین اسلام ایسی دلائل لاسکتی
ہین کہ جنبہ داران احکامِ انگریزی ویسی دلائل نہین پیش کرسکتے وہ
دلیلین یہ ہین کہ اوّل تو سلاطینِ اسلام نی جو رعایای ہندوستان سے
لیا اوسکی مکافاتِ کامل اون سبی کی دوّم یہ کہ اونہون نے امیر اور غریب کے
عدل و انصاف مین برابر جانا سوّم یہ کہ اونکا انتظام ایسا تھا کہ تجّار
سب اوقات مین اپنا مال و اسباب صدہا میل تک بحفاظت تمام لیجاتے
تھے اور اگر اونکا اسباب راہ مین تلف ہو جاتا تھا تو سرکار شاہی سے
اوسکی مکافاتِ کامل ہوتی تھی چہارم یہ کہ فرض کیجئے کہ یہ انتظام اچھا
نہ تھا تاہم اکثر رعایا اوس زمانہ مین آجکل کے بہ نسبت کہین زیادہ
متموّل اور غنی تھے اور کچھ خوف و خطر نہ رکھتی تھے اور اس بات
کہ اوس زمانہ مین رعایا زیادہ تر متموّل اور محفوظ تھی کی دلیلِ قاطع
یہ ہی کہ پہاڑ کی پہار سنگِ مرمر کے جنپر کاری حکمی سے اور بڑے
بڑی نالی اور نہریان اور عماراتِ عالیشان اور شیوالی جنہین بسبب
کہینگی کے چھتری آشیانی بنائی ہین اوسی زمانہ کی بنی ہوی ابتک
موجود ہین ہان البتہ یہ کہہ سکتے ہین کہ ہر ایک شخص نے بادشاہان
مذکورین مین سے جنہین لوگ بیعقل اور ظالم کہتی ہین اسقدر
روپیہ نہرون اور اور ہشیار مفیدِ خلایق مین صرف کیا تھا کہ اوسقدر
روپیہ اس زمانہ مین (یعنی عہد انگریزی مین) فوج کا خرچ ہی لیکن
اسبات سی اونکے عدالت اور عقلمندی مین نہین فرق آجاتا ہے بلکہ

بھی ناظرین کو کچھ نہ کچھ فایدہ بخشیگا کہ ان سلاطین مشرقی (یعنی پادشاہان
اسلام ہندو وغیرہ) کے مفید اور مستحکم کاموں مین مثل عمارات وغیرہ
اور ہمارے ملک (انگلستان) بلکہ کل اقلیم یورپ کی باتون مین مقابلہ اور
محاکمہ کیا جاوی لیکن بڑی مشکل تو یہ ہی کہ ان دونون ملکون کی حالات مین
ایسی منافات ہی کہ باہم یکسر مشابہت ممکن نہین یہ سب جانتی ہین کہ ہمارے
ملک مین اوس زمانہ مین (جب ہندوستان مین مسلمانون کے
سلطنت تھی) ایک نہر بھی نہ تھی اور سوا چند سرکون کے سب راستے
خراب تھی اور ایسی تنگ تھی کہ فقط چارپائی اونپر سے گذر سکتی تھی
اور اس ملک کی (یعنی انگلستان کی) بڑی سی بڑی شہر مین پانی نہ پہنچایا
جاتا تھا اور نہ نالی اور موریان تھین حالانکہ سلطنت دہلی کی ادنیٰ
ادنیٰ دیہات مین بھی نالی اور موریان تھین اور اوس زمانہ مین
ہمارے ملک مین راہ کا یہ حال تھا کہ اگر لنڈن سے پالکی گاڑی کہ دونون
شہر بہت قریب ہین تک بھیجی جاتی اگرچہ مسافر جاتا تو اوسکی منزل پر
مقصود تک بحفاظت پہونچنے کا اسقدر یقین نہوتا تھا جسقدر کہ
پادشاہ شاہجہان کی رعایا مین سے ادنیٰ ادنیٰ کو پنجاب سے دہلی تک اور
وہان سے الہ اباد تک بحفاظت پہونچ جانیکا یقین ہوتا تھا چنانچہ
ٹالبوئیل صاحب بیان کرتی ہین کہ اس کیفیت سی باشندگان بنگالہ
بحکام اہل اسلام کی وقت مین بہرہ ور تھی اور چونکہ یہ حال اوس
شخص نے بیان کیا ہی جو مدت مدید تک ملک مذکور مین رہا اور وہان کے

لوگون سی بھی واقفیت تمام رکھتا تھا لہذا اسمین دروغ کا گمان نہین ہو سکتا
صاحب موصوف کہتی ہین کہ واقع مین اس ملک کی لوگ بہت خوشحال
ہین اور ان کو ستانا بڑی بیرحمی اور ناانصافی ہی اسواسطے کہ حسن صفات
زہد و تقوی پابندی وضع اور انصاف جو باتین کہ اگلی بادشاہون کے
وقت مین ہندوستان مین تہین وہ باتین اب فقط اس صوبہ مین
پائی جاتی ہین اور اس صوبہ مین لوگون کی مال و اسباب اور آزادی مین
کوئی دست اندازی نہین کرتا اور چوری اور ڈاکہ زنی کا کہین ذکر
بستی مین نہین آتا اور سرکار ہر مسافر کی نگہبانی کرتی ہی خواہ اوسکے
پاس اسباب ہو خواہ نہو اور مفت پہری مقرر کر دیتی ہی کہ اوسکے
منزل منزل پہونچائین اور یہ لوگ اوسکے راحت رسانی اور جان و
مال کے ذمہ دار ہوتی ہین اور جب مسافر پہلی منزل طی کرتا ہی تو پہرہ
والی کچھ انعام لیکر اوسے دوسری منزل کی پہرے کی سپرد کر دیتی ہین
اور یہ پہرے والی پہلی تو مسافر سے پوچھتے ہین کہ اس منزل مین پہرہ
والی تمسے کیونکر پیش آئے بعد اوسکے جو وہ کہتا ہی اوسے قلمبند
کر لیتے ہین اور ایک سند اون کی نیک چلنی یا بد چلنی کی مع رسید
مسافر اور اسباب پہلی پہری والون کو دیکر اونہین رخصت کرتی ہین
اور یہ سند اور رسید پہلی منزل کی افسر کلان پاس پہنچی جاتی ہی اور
وہ اون کی نقل داخل دفتر کر کے حسب ضابطہ راجہ کی خدمت مین
بھیجتا ہی پس اس کیفیت سی مسافر اس ملک مین سفر کرتا ہے

اور اگر اوسکا قیام کا قصد نہو تو کہانی اور جگہہ اور سواری کا صرف بھی اد
نہین کرنا پڑتا لیکن اگر اوسی تین دن سے زیادہ کسی مقام پر ٹہرنیکی اجازت
سرکار سی ملتی ہی تو یہ سب اخراجات اوسی کے ذمہ ہوتے ہین لیکن
اسمین بھی یہ شرط ہی کہ بسبب بیماری یا اور کسی آفت ناگہانی سے
نہ ٹہر گیا ہو اور اگر اس صوبہ مین کوئی چیز کہو ئی جاتی ہی مثلا روپیہ کے
تہیلی یا اور کوئی قیمتی چیز تو جو شخص اوس اسباب گمشدہ کو
پاتا ہی اوسی درخت مین لٹکا دیتا ہی اور اوسکے اطلاع قریب کے
چوکی کو دیتا ہی اور اوس چوکی کا افسر اوس اسباب گم شدہ کے
بارہی مین ڈہنڈہورا پٹواتا ہی پس یہ حال تو سلاطین اسلام کا تہا
اب راقم بر سبیل مقابلہ اون بادشاہان انگلستان کا حال بیان
کرتا ہی جو سلاطین مذکورین اسلام کے معاصر تھی اور یہ نہے
عرض کرتا ہی کہ اون کے عہد مین عیسائیون کے اور ترقی علوم
کی کیا کیفیت تھی پس مخفی نہ ہی کہ سنہ ۱۰۱۲ع مین واٹ ٹیکو
نی انگلستان مین بلوا کیا اور جب یہ غدر ہیرٹس یعنی روساء نے
دفع کیا تو قریب پندرہ سو باغیون کے بلا تحقیقات پہانسی دیدئے
گئی اور سنہ ۱۳۹۴ع مین تابعین وکلف ریفارمر قتل کئے گئی اور سنہ ۱۳۹۹ع
مین پادشاہ رچارڈ دوم نی ظلم و جور کیا اور آیرلنڈ مین بسبب قوانین
کلکینی مصدرہ سنہ ۱۳۶۷ع کے غدر ہوا ان قوانین مین بہ جرم
نسبت رعایا کی قایم کیا گیا تہا کہ جن انگریزون نی آیرلنڈ مین

بود و باش اختیار کی تھی اوس ملک کی لوگون سے بذریعہ مناکحت تعلق
کیا تھا اور آیرلنڈ کا لباس اور رسوم اختیار کری تھی انگریزون کو یہ ناگوار
گذری کہ یا اونکا اسباب قرق کرلیا گیا اور یا قید کئی گئے اور پابندی
قوانین ملک مذکور بھی اون کی نسبت ایک جرم قرار دیا گیا اور اھل
آیرلنڈ کو اراضی مسمّی بہ ہیل پر چار پائی چرائی دینا اور اون سے سلوک
و مراعات کرنا اور اونہین پادریون مین داخل کرنا اور اون کے
شعرا سے بلطف پیش آنا اور اور حرکات اس قبیل کے انگریزون کے
نسبت جرم قرار دی گئے تھی اور کسی انگریز پر ٹکٹ باندہنا بھی جرم
عظیم قرار دیا گیا تہا اور ۱۳۹۹ع مین بالنگبروک نے شاہ رچارڈ
دوم کو زبردستی نکالدیا اور اوسکا تخت سلطنت غصب کرکی خطاب
ہنری پنجم حاصل کیا اور ہر دو وارثان بادشاہ موصوف کو اونکے
حق سی محروم کیا اور اونہین ونڈسر کیسل مین محبوس کیا اور ۱۴۱۰ع
مین جان بیڈلی پرنس آف ویلس (جو بعد ازان بلقب ہنری پنجم مشہور ہوا
کی روبرو بہ تہمت کفر سمتھ فیلڈ مین جلا دیا گیا اور قریب عہد شاہ
ہنری ششم یہ ظلم و جور شدید رعایا پر ہوئی کہ مجرم یا مجرمہ جیلخانہ
بہیجی جاتی تھے اور وہان کسی تنگ اور تاریک مکان مین قید کئے
جاتی تھے اور باجسم برہنہ زمین کے فرش پر سلائی جاتی تھی اور
اون کے سونے کے لئی کوئی چارپائی یا پیال وغیرہ بھی نہ دی جاتی تھی
اور نہ پہننے اور اوڑھنی کو کوئی کپڑا دیا جاتا تہا اور حکم تہا کہ وہ قیدی

بود و باش اختیار کی تھی اوس ملک کی لوگون سے بذریعہ مناکحت تعلق کیا تھا اور آیرلنڈ کا لباس اور رسوم اختیار کرلی تھی انگریزون کو یہ سزا دی گئی کہ یا اونکا اسباب قرق کرلیا گیا اور یا قید کئے گئے اور پابند قوانین ملک مذکور بھی اون کی نسبت ایک جرم قرار دیا گیا اور اھل آیرلنڈ کو اراضی مستثنیٰ بہ ہیل پر چارپائی چرائی دینا اور اون سے سلوک و مراعات کرنا اور اونہین پادریون مین داخل کرنا اور اون کے شعرا سے بلطف پیش آنا اور اور حرکات اس قبیل کے انگریزون کے نسبت جرم قرار دی گئے تھی اور کسی انگریز پر ٹکٹ باندھنا بھی جرم عظیم قرار دیا گیا تھا اور ۱۳۹۹ع مین بالنگبروک نے شاہ رچارڈ دوم کو زبردستی نکالدیا اور اوسکا تخت سلطنت غصب کرکے خطاب ہنری پنجم حاصل کیا اور ہر دو وارثان بادشاہ موصوف کو اونکے حق سی محروم کیا اور اونہین ونڈسر کیسل مین محبوس کیا اور ۱۴۰۱ع مین جانیڈلی پریٹس آف وینسن جو بعد ازان بلقب ہنری پنجم مشہور ہوا کی روبرو بہ تہمت کفر سمتھ فیلڈ مین جلا دیا گیا اور قریب عہد شاہ ہنری ششم یہ ظلم و جور شدید رعایا پر ہوئی کہ مجرم یا مجرمہ جہلخانہ بہیجی جاتی تھے اور وہان کسی تنگ اور تاریک مکان مین قید کئے جاتی تھے اور با جسم برہنہ زمین کے فرش پر سلائی جاتی تہی اور اون کے سونے کے لئے کوئی چارپائی یا پیال وغیرہ بھی نہ دی جاتی تھے اور نہ پہننے اور اوڑھنی کو کوئی کپڑا دیا جاتا تہا اور حکم تہا کہ وہ قیدی

بود وباش اختیار کی تھی اوس ملک کی لوگون سے بذریعۂ مناکحت تعلق کیا تھا اور آیرلنڈ کا لباس اور رسوم اختیار کرنی سی انگریزون کو منع کی گئی کہ یا اونکا اسباب قرق کرلیا گیا اور یا قید کیئے گئے اور پابند قوانین ملک مذکور بھی اون کی نسبت ایک جرم قرار دیا گیا اور اھل آیرلنڈ کو اراضی مسمّٰی بہ ہیل پر چار پائی چرائی دینا اور اون سے سلوک و مراعات کرنا اور اونہین پادریون مین داخل کرنا اور اون کے شعرا سے بلطف پیش آنا اور اور حرکات اس قبیل کے انگریزون کے نسبت جرم قرار دی گئے تھی اور کسی انگریز پر ٹکٹ باندھنا بھی جرم عظیم قرار دیا گیا تھا اور ۱۳۹۹ع مین بالنگبروک نے شاہ رچارڈ دوم کو زبردستی نکالدیا اور اوسکا تخت سلطنت غصب کرکی خطاب ہنری پنجم حاصل کیا اور ہر دو وارثان بادشاہ موصوف کو اونکے حق سی محروم کیا اور اونہین ونڈسر کیسل مین محبوس کیا اور ۱۴۰۱ع مین جان نیڈلی پریلیٹ آف ونیسن رجو بعد ازان بلقب ہنری پنجم مشہور ہوا کی روبرو بہ تہمت کفر سمتھ فیلڈ مین جلا دیا گیا اور قریب عہد شاہ ہنری ششم یہ ظلم و جور شدید رعایا پر ہوئی کہ مجرم یا مجرمہ جیلخانہ بھیجی جاتی تھے اور وہان کسی تنگ اور تاریک مکان مین قید کئے جاتی تھے اور با جسم برہنہ زمین کے فرش پر سلائی جاتی تھی اور اون کے سونے کے لئے کوئی چارپائی یا پیال وغیرہ بھی نہ دی جاتی تھے اور نہ پہننے اور اوڑھنی کو کوئی کپڑا دیا جاتا تھا اور حکم تھا کہ وہ قیدے

بود و باش اختیار کی تھی اوس ملک کی لوگون سے بذریعہ مناکحت تعلق
کیا تھا اور آیرلنڈ کا لباس اور رسوم اختیار کری تھی انگریزون کو یہ ناگوار
گذری کہ یا اونکا اسباب قرق کرلیا گیا اور یا قید کیے گئے اور پابند
قوانین ملک مذکور بھی اون کی نسبت ایک جرم قرار دیا گیا اور اہل
آیرلنڈ کو اراضی مسمّی بہ بہیل پر چارپائی چرائی دینا اور اون سے سلوک
و مراعات کرنا اور اونہین پادریون مین داخل کرنا اور اون کے
شعرا سے بلطف پیش آنا اور حرکات اس قبیل کے انگریزون کے
نسبت جرم قرار دی گئے تھی اور کسی انگریز پر ٹکٹ باندھنا بھی جرم
عظیم قرار دیا گیا تھا اور ۱۳۹۹ع مین بالنگبروک نے شاہ رچارڈ
دوم کو زبردستی نکالدیا اور اوسکا تخت سلطنت غصب کرکی خطاب
ہنری پنجم حاصل کیا اور بہر دو وارثان بادشاہ موصوف کو اونکے
حق سی محروم کیا اور اونہین ونڈسر کیسل مین محبوس کیا اور ۱۴۰۱ع
مین جان بیڈلی پرنس آف ویلس رجو بعد ازان بلقب ہنری پنجم مشہور ہوا
کی روبرو بہ تہمت کفر سمتھفیلڈ مین جلا دیا گیا اور قریب عہد شاہ
ہنری ششم یہ ظلم و جور شدید رعایا پر ہوئی کہ مجرم یا مجرمہ جہلخانہ
بہیجی جاتی تھے اور وہان کسی تنگ اور تاریک مکان مین قید کیے
جاتی تھے اور باجسم برہنہ زمین کے فرش پر سلائی جاتی تھی اور
اون کے سونی کے لئے کوئی چارپائی یا پیال وغیرہ بھی نہ دی جاتی تھی
اور نہ پہننے اور اوڑھنی کو کوئی کپڑا دیا جاتا تھا اور حکم تھا کہ وہ قیدی

بود و باش اختیار کی تھی اوس ملک کی لوگون سے بذریعۂ مناکحت تعلق
کیا تھا اور آیرلنڈ کا لباس اور رسوم اختیار کرلی تھی انگریزون کو یہ ناگوار
گذری کہ یا اونکا اسباب قرق کرلیا گیا اور یا قید کیے گئے اور پابند
قوانین ملک مذکور بھی اون کی نسبت ایک جرم قرار دیا گیا اور اہل
آیرلنڈ کو اراضی مستثنی بہ ہیل پر چارپائی چرائی دینا اور اون سے سلوک
و مراعات کرنا اور اونہین پادریون مین داخل کرنا اور اون کے
شعرا سے بلطف پیش آنا اور حرکات اس قبیل کے انگریزون کے
نسبت جرم قرار دی گئے تھی اور کسی انگریز پر ٹکٹ باندہنا بھی جرم
عظیم قرار دیا گیا تھا اور ۱۳۹۹ع مین بالنگبروک نے شاہ رچارڈ
دوم کو زبردستی نکالدیا اور اوسکا تخت سلطنت غصب کرکی خطاب
ہنری پنجم حاصل کیا اور ہر دو وارثان بادشاہ موصوف کو اونکے
حق سی محروم کیا اور اونہین ونڈسر کیسل مین محبوس کیا اور ۱۴۱۰ع
مین جانبیڈلی پرنس آف ویلس کی جو بعدازان بلقب ہنری پنجم مشہور ہوا
کی روبرو بہ تہمت کفر سمتھ فیلڈ مین جلا دیا گیا اور قریب عہد شاہ
ہنری ششم یہ ظلم و جور شدید رعایا پر ہوئی کہ مجرم یا مجرمہ جیلخانہ
بھیجی جاتی تھے اور وہان کسی تنگ اور تاریک مکان مین قید کیے
جاتی تھے اور باجسم برہنہ زمین کے فرش پر سلائی جاتی تھی اور
اون سے سونے کے لئے کوئی چارپائی یا پیال وغیرہ بھی نہ دی جاتی تھے
اور نہ پہننے اور اوڑہنی کو کوئی کپڑا دیا جاتا تھا اور حکم تھا کہ وہ قیدی

مین مروّج ہین آور انکا خلاصہ یہ ہی کہ پادری لوگ از راہِ کرامت و عجائب
خود مسیحؑ بنجاتی ہین، مندرج تہی آور چند اشخاص جنہون نے دین مسیحی مین
کچہ دخل دیا تہا اسکاٹ لنڈ مین مظلوم و مقہور ہوے اور اونمین سے
سات شخص بہ تہمت کفر جلا دیے گئے آور اسی سنہ مین اشتہاراتِ مجریہ
پادشاہ نے بمشورہ پارلیمنٹ اقتدار قانونی حاصل کیا اور انگلنڈ
اور ویلس مین مکاناتِ مذہبی بالکل برباد کیے گئے چنانچہ ان مکانات مین
۶۴۴ صوامع راہبین ۹۰ مدرسے ۲۳۷۴ گرجے اور معابد آور
۱۱۰ اشفاخانے تھے آور اِس فعلِ بد کا نتیجہ یہہ ہوا کہ بہت سی سکنہ
مقاماتِ مذکورہ نکل گئے اور خراب اور آوارہ ہو گئے آور علے
ہذا القیاس جو غربا ان کارخانون مین ملازم تہے انسے پرورش
پاتے تہے وہ بہی حیران و سرگردان ہوئے آور ۱۵۴۰ع مین روساء
ملقب بہ ہاسپٹلرس موقوف کردیے گئے اور اونکا مال و اسباب
بادشاہ نے قرق کرالیا آور اسی سال شاہ ہنری نے بعد انتقال
شاہزادی جین سیمور این شاہزادی کلیوس سے عقد کرلیا لیکن
چہہ مہینے کے بعد شاہزادی موصوفہ کو چہوڑکر کیتہرائن ہاورڈ سے
نکاح کرلیا اور ۱۵۴۱ع مین رئیس زادی مُعزّزہ صوبہ سالسبری
یعنی مارگرٹ دختر جارج رئیس کلارنس ۲۷ مئی کو قتل کی گئی آور یہ
چونکہ رئیس زادی موصوفہ جانتی تہے کہ بیجرم قتل ہوتی ہون لہذا
اوسنے تختۂ قتل پہ سر رکہنے مین تامل کیا آخرالامر جلاد نے سارے

قتل گاہ مین اوسکا تعاقب کیا اور اوس پیرزن کی سر پر تاک کی ایسی
ضرب ماری کہ تن سے سر جدا ہو گیا اور بعد اوسکے اوسکی گردن اور
شانون کو بڑی بیرحمی سے کچل ڈالا اور سنہ ١٥٤٢ع مین شاہزادی کیتھرائن
ہاورڈ قتل کی گئی اور سنہ ١٥٤٣ع مین شاہ ہنری نی چھٹا عقد کیتھرائن
پارسی کیا اور اوسکے حیات مین بادشاہ موصوف نی انتقال کیا
اور سنہ ١٥٤٦ع مین این اسکیو بہ تہمت کفر عقوبات شدیدہ سے
قتل کیے گئے اور تین شخص بجرم انکار عقیدۂ ٹرینس سبس ٹین شیشن
سن مذکورہ کی ساتھ جلا دیے گئے اور سنہ ١٥٤٧ع مین شاہ ہنری
ہشتم ٢٨ جنوری کو ٥٦ برس کے عمر مین مرگیا اس بادشاہ سے
زیادہ تر کسی پادشاہ انگلستان نے رعایا پر ظلم نہین کیا اور اسی
سنہ مین اڈورڈ ششم تخت نشین ہوا اور سنہ ١٥٤٩ع مین سارے
ملک کی لوگ فقیر ہو گئے اور گدائی کرنے لگی اور بہت سخت قانون
جاری ہوئی اور متصفون کو پادشاہ نے حکم کیا کہ حرف وی
جو ابتداء لفظ ویگبنڈ یعنی شہدی ہی ہر شخص آوارہ کے
سینہ پر داغدیا جائی اور اوسی حکم کیا جائی کہ دو برس تک اوس
شخص کا غلام رہی جسنی اوسکے اطلاع سرکار مین دی ہی اور
اسی سنہ مین صوبۂ نارفوک مین بلوائی عظیم ہوا اور سنہ ١٥٥٣ع مین
شاہزادی میری نے جلوس کیا جسنی مذہب رومن کیتھولک
انگلستان مین از سر نو مروج کیا اور سنہ ١٥٥٤ع مین لیڈی جین گری

اور لارڈ گلڈفورڈ ڈولی ۱۲ فروری کو قتل کئے گئے اور ۱۵۵۵ع
مین فرقہ پراٹسٹنٹ پر ظلم و تعدّی ہوئی اور پادری کلان پڈلی
اور لاٹیمر بہ تہمتِ کفر اکسفورڈ مین جلادی گئے اور مجلسہائے انگلستان
قیدیان متہم بہ کفر سے بھر گئے اور شاہزادی میری نے اراضی متعلقہ
معابدِ مسیحی اور حقوقِ حصہ دہم پادریون کو باین نظر بخشدیے کہ یہ
عطیات اوسکے نجاتِ آخرت کے باعث ہون اور اسی زمانہ مین
گناہون کی بڑی شدت ہوئی اور قزاقی اور ذلت اور ہتک آبروئی
خلائق بافراط ہوئی اور پچاس مجرم بعد تحقیقاتِ سرسری
اکسفورڈ مین پھانسی دیدیے گئے اور اشخاص ذی مرتبہ نے
چوری کرنا اختیار کیا اور ۱۵۵۸ع مین شاہزادی میری نے ۱۷
نومبر کو ۴۲ برس کے عمر مین انتقال کیا پانچ برس اس شاہزادی نے
سلطنت کی اور اس عہد قلیل مین ۲۸۵ آدمی جلوادیے جنمین
پانچ بڑے پادری اور اکیس چھوٹی پادری اور ۵ عورتین اور
چار لڑکی تھے اور ہزارہا آدمی نے بمقتضای ایمانداری اپنی جان و
مال کا تلف ہونا قبول کیا اور اسی سنہ مین شاہزادی الیزبیتھہ
تخت نشین ہوئی جسکے عہد مین فرقہ رومن کیتھولک کی لوگ بانواع
عقوبات تکلیف دی گئے اور جلوادی گئی باین جرم کہ اون لوگون
نی حکم پوپ مشعر بلی تختی شاہزادی موصوفہ قبول کرلیا تھا اور ۱۵۸۶ع
مین میری شاہزادی اسکاٹ لنڈ کی نسبت یہہ تہمت کی گئے

کہ شاہزادی الیزبیتھہ کی قتل کرنیکے لیئے بابنگٹن سربراہ کار مفسدین کے
شریک ہوی اور شاہزادی موصوفہ پر اٹھارہ برس کی معیاد ہوئی
اور اوسکا حسن جوانی محبس ہی مین زائل ہوگیا اور علیل و نحیف ہوگئے
اور ۱۵۸۷ع مین شاہزادی موصوفہ یعنی میری ۸ فروری کو ۴۴
برس کی عمر مین قتل کی گئے اور ۱۵۸۸ع مین رومن کیتھولک باشندگان
ائرلنڈ پر ظلم شدید ہوا اور ۱۶۰۳ع مین شاہزادی الیزبیتھہ ۲۴
مارچ کو ستر برس کی عمر مین مرگئی اور جیمس اول بادشاہ ششم
اسکاٹ لنڈ اور پسر میری شاہزادی ملک مذکور تخت نشین ہوا
اور اشتہار دیا گیا کہ امور مذہبی مین مروت اور رعایت موقوف ہوچکی
اور فرقۂ پیوریٹن کی لوگ خوف ظلم سے امریکا کو چلی گئے اور ۱۶۱۶ع
مین جیمس بادشاہ انگلستان نے کوشش کے کہ مذہب پریسبٹرین
اسکاٹلنڈ سے رہی اور دس شخص پیشوایان مذہب مذکور سے
قید کرلیئے گئے اور تین سے پادری نکالدیئے گئے اور اور بہت سے
ظلم ہوی اور جادوگرون کے سزا کی لئے قانون جاری ہوئے
اور شاہ جیمس نے اپنی کتاب درباب فن سحر تیسری مرتبہ مطبوع و مشہور
کرائی اوس کتاب مین شاہ موصوف نے عملیات اور فسون
اجنہ و شیاطین بہت تفصیل سے بیان کئی ہین اور معاملات جادوگران
اور اونکی رسوم و عملیات اور اون کے مکر کے دریافت کرنیکا طریقہ
اور اونکو سزا دینا یہ سب امور بھی لکھی ہین اور پارلیمنٹ نی ایک

قانون جاری کیا جسکا ہر دفعہ کتاب مذکورہ کی مضمون کے موافق ہی اور
ممبران مجلس مذکورہ اِس بادشاہ جابر کی ایسی اطاعت کرتی تھی کہ
اوسکے کتاب کی تعمیل زبردستی لوگونسی کرائی اور اوسکے بڑی نگہداشت
کی اور بادشاہ موصوف کی سنہ جلوس سے تا آخر سنہ ۱۶ع ۳۱۹۲
آدمی فقط انگلستان مین بہ تہمت سحر اور دعا تعویذ ملزم و معذب
ہوے اور اگرچہ یہہ ظلم خلاف قیاس معلوم ہوتا ہی لیکن واقع مین صحیح ہے
اِن مقتولین مظلومین مین سے دو بیوہ عورتین بھی تھین جنھین منصف
اعلی اپیل صاحب نے بربنای شہادت اون کی دشمنون کی اس جرم پر
پھانسی کا حکم کیا کہ انھون نے دو لڑکون پر سحر کیا ہی اور یہ بھی
اظہار کیا گیا کہ وہ لڑکے اس سحر کے سبب سے ایسی علیل ہو گئے
ہین کہ عدالت مین نہین حاضر ہو سکتی حالانکہ دوسرے روز وہی
لڑکی تندرست کچہری مین حاضر ہوی گویا کہ جسوقت اون عورتون
کی قتل کا حکم دیا گیا اوسی وقت وہ تندرست ہو گئی اور سنہ ۱۶۲۵ع
مین شاہ جیمس اوّل نے ۲۹ برس کی عمر مین انتقال کیا اور اوسکا
بیٹا چارلس اوّل اوسکا جانشین ہوا اس بادشاہ نی بجبر لوگونسی
قرضی لئی اور ناحق اونپر ٹکٹ باندہی اور بیجرم اونھین قید کیا
پس اِن ظلمون کا یہ نتیجہ ہوا کہ رعایا اوسی بہت ناراض ہوئی اور سنہ ۱۶۲۹ع
مین احکام کونسل اسٹار چیمبر کی نافذ کرائی گئی جابر نظیرین ذیل مین
مرقوم ہوتی ہین جنسی اس عدالت سراپا ضلالت کی ظلم و جبر کی

کیفیت معلوم ہو جائیگی ایک نظیر یہ ہی کہ برائن صاحب وکیل عدالت نے
ایک کتاب تصنیف کی تہے جو مضر اور مخالف کونسل مذکور تہی پس
اس بات پر وکیل موصوف کی نسبت حکم کیا گیا کہ عدالت سی نکالدیا جاے
اور اوسکی کان کاٹ ڈالی جائین اور پچاس ہزار روپیہ جرمانہ
داخل کری اور تمام عمر قید رہی دوسری نظیر یہہ ہی کہ کرنیل للبرن پر
یہ تہمت کی گئی کہ یہ شخص بہ نیت مفسدہ پردازی کتابین تصنیف
کرکے لوگون کو تقسیم کرتا ہی اور اس جرم پر کرنیل موصوف سکے
تحقیقات کا حکم ہوا لیکن اوسنے اوس قسم کی حلف کرنیکا انکار کیا
جو عدالت اِسٹار چیمبرس مین مروج تھی وہ حلف یہہ تھی کہ مجرم
عدالت کی سوالات کی جواب دی اگرچہ اپنی جوابات سی وہ خود ہی
ملزم ٹھہرتا ہو منصفون نے اس انکار کو تحقیر عدالت قرار دیکر شخص
مذکور پر کوڑی لگائی اور قید کا حکم دیا اور جب اوسپر کوڑے
پڑنی لگی تو اوسنے بآواز بلند ظلم سرکار کی شکایت کی پس اس
حرکت پر ممبران اِسٹار چیمبرس نے حکم کیا کہ اسکا منہہ بند کر دیا
جای تیسری نظیر یہہ ہی کہ ولیمس پادری کلان صوبہ النکن جو بڑا
عالم تہا وعظ کہا کرتا تہا اور لوگون کو اوسکا وعظ بہت پسند تہا
پس لاڈ پادری کلان کنٹربری اوسپر خشمہ ہوا اور فقط اوسکے
غصّہ ہونی سے ولیمس پر لاکہہ روپیہ جرمانہ کیا گیا اور قید رکہے
کیا گیا اور خدمات اجتہاد سی بھی معزول کیا گیا لیکن اسینے کہے

کیفیت معلوم ہو جائیگی ایک نظیر یہ ہی کہ برائن صاحب وکیل عدالت نے
ایک کتاب تصنیف کی تہے جو مصر اور مخالف کونسل مذکور تہی پس
اس بات پر وکیل موصوف کی نسبت حکم کیا گیا کہ عدالت سی نکالدیا جاے
اور اوس کی کان کاٹ ڈالی جائین اور پچاس ہزار روپیہ جرمانہ
داخل کری اور تمام عمر قید رہی دوسری نظیر یہہ ہی کہ کرنیل للبرن پر
یہ تہمت کی گیئی کہ یہ شخص بہ نیت مفسدہ پردازی کتابین تصنیف
کر کے لوگون کو تقسیم کرتا ہی اور اس جرم پر کرنیل موصوف سے
تحقیقات کا حکم ہوا لیکن اوسنے اوس قسم کی حلف کرنیکا انکار کیا
جو عدالت اسٹار چیمبرس مین مروج تھی وہ حلف یہہ تھی کہ مجرم
عدالت کی سوالات کی جواب دی اگرچہ اپنی جوابات سی وہ خود ہی
ملزم ٹھہرتا ہو منصفون نے اس انکار کو تحقیر عدالت قرار دیکر شخص
مذکور پر کوڑی لگائی اور قید کا حکم دیا اور جب اوس پر کوڑے
پڑنی لگی تو اوسنے باواز بلند ظلم سرکار کی شکایت کی پس اس
حرکت پر ممبران اسٹار چیمبرس نے حکم کیا کہ اسکا منہہ بند کردیا
جائ تیسری نظیر یہہ ہی کہ ولیمس پادری کلان صوبہ النکن جو بڑا
عالم تہا وعظ کہا کرتا تہا اور لوگون کو اوسکا وعظ بہت پسند تہا
پس لاڈ پادری کلان کنٹربری اوسپر خشمہ ہوا اور فقط اوسکے
غصہ ہونی سے ولیمس پر لاکہہ روپیہ جرمانہ کیا گیا اور قید بھی
کیا گیا اور خدمات اجتہاد سی بھی معزول کیا گیا لیکن اسینے بہی

اجازت دی گئی کہ جس شخص پر شبہ ہو یا خوف مفسدہ پردازی ہو اوسے
قید کریں اب راقم زمانہ قدیم کے حالات چھوڑکر یہ امر بیان کرتا ہی
کہ بعد فتح ہندوستان سرکار انگریزی نے اوس ملک مین کیا کیا
یہ واضح ہو کہ جو واقعات کہ بعد معزولی قاسم علی خان صوبہ دار بنگالہ
واقع ہوئی اون کی بارے مین کلائیو صاحب کہتی ہین کہ جو کیفیت
بدانتظامی اور رشوت ستانی اور ظلم کی بنگالہ مین ہی کسی ملک مین
نہ دیکھی نہ سُنی جسوقت سی کہ میر جعفر دوبارہ صوبہ دار ہوے اوسوقت
تک یہ تینون صوبے یعنی بنگالہ بہار اور اوڑیسہ جنکی آمدنی دس کرور
روپیہ سکہ ہی ملازمان کمپنی کے بندوبست مین ہین اور اور کسی شخص کو
انکی انتظام مین دخل نہین اور ان افسران ملکی اور جنگی دونون سے
ہر شخص ذیقدرت اور آبرودار سی از نواب تا ادنی زمیندار ہزار ہا
روپیہ بجبر لیا ہی اور تجارت کا یہ حال ہی کہ سوداگرون کو محصول
معاف کر دیا گیا ہے اور ملازمان کمپنی کیطرف سی مثل گماشتون کے
تجارت کرتی ہین اور افسران مذکورین کمپنی کے نام سی ایسی ایسی
حرکتین کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کے نام سے ہر ہندو اور
مسلمان کو نفرت ہو گئی ہے اور ملازمان کمپنی محاصل نواب بنگالہ
مین دست اندازی کرتے ہین اور جس افسر سرکاری کو چاہتی ہین
نکالدیتی ہین اور جسی چاہتی ہین اوسکے جگہ پر مقرر کر دیتی ہین
اور جسی عہدہ افسر مقرر کرتے ہین اوس تقرری کی عوض

اجازت دی گئی کہ جس شخص پر شبہ ہو یا خوف مفسدہ پردازی ہو اوسے
قید کر لے آب راقم زمانہ ندیم کے حالات چھوڑ کر یہ امر بیان کرتا ہی
کہ بعد فتح ہندوستان سرکار انگریزی نی اوس ملک مین کیا کیا
کیس واضح ہو کہ جو واقعات کہ بعد معزولی قاسم علی خان صوبہ دار بنگالہ
واقع ہوئی اون کی باری مین کلائیو صاحب کہتی ہین کہ جو کیفیت
بد انتظامی اور رشوت ستانی اور ظلم کی بنگالہ مین ہی کسی ملک مین
نہ دیکھی نہ سنی جسوقت سی کہ میر جعفر دوبارہ صوبہ دار ہوے اوسوقت
تک یہ تینون صوبی یعنی بنگالہ بہار اور اوڑیسہ جنکی آمدنی دس کرور
روپیہ سکہ ہی ملازمان کمپنی کے بندوبست مین ہین اور اور کسی شخص کو
انکی انتظام مین دخل نہین اور ان افسران ملکی اور جنگی دونون سے
ہر شخص ذیقدرت اور آبرودار سی از نواب تا ادنی زمیندار ہزار ہا
روپیہ بجبر لیا ہی اور تجارت کا یہ حال ہی کہ سوداگرون کو محصول
معاف کر دیا گیا ہے اور ملازمان کمپنی کیطرف سی مثل گماشتون کے
تجارت کرتی ہین اور افسران مذکورین کمپنی کے نام سی ایسی ایسی
حرکتین کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کے نام سے ہر ہندو اور
مسلمان کو نفرت ہو گئی ہے اور ملازمان کمپنی محاصل نواب بنگالہ
مین دست اندازی کرتے ہین اور جس افسر سرکاری کو چاہتی ہین
نکالدیتی ہین اور جسی چاہتی ہین اوسکے جگہ پر مقرر کر دیتی ہین
اور جسی عہدہ افسرے مقرر کرتے ہین اس تقرری کی عوض

ہم گمان غالب کرتی ہین کہ تمام حکام ہندوستان جسقدر بسبب ہمارے
فوج کی ہماری مشارکت سی خائف ہین اوسی قدر ہماری خواہش ملک
افزائی اور شرارت سی بہی ہملوگون کے شرکت سی ڈرتی ہین ہمکو گ
ہمیشہ اسی تدبیر مین رہتی ہین کہ کسی طرح اورونکا ملک لی لیجئی اور
ہماری نفس ہماری قابو مین نہین رہتی اگرچہ ہم چاہتی ہین کہ
افعال بد سی محفوظ رہین پس جسقدر ان حرکتون سی ہماری قوم
بدنام اور بی اعتبار ہوگئی ہی اوسقدر بسبب ہماری فوج اور
قوت کی ہمارا وقار نہین بڑہا اور ہر شخص ہندوستانیون سے
ہماری مشارکت سی ڈرتا ہی اسواسطی کہ یہ لوگ دیکہتی ہین کہ جن
اشخاص نے ہمسی رسم و راہ پیدا کی ہی سوا ذلت اور خواری کے
اونہین اور کچہ نہین حاصل بعد اس کے لاٹہ صاحب موصوف
وہ معاملات بیان کرتے ہین جو ہملوگونمین اور نواب اودہ مین
ہوئی تہی تاکہ تنفر اہل ہند نسبت ہماری اور جو باتین اس
تنفر کا باعث ہوئین بخوبی واضح ہو جائین [52] صاحب مورخ
کہتی ہین کہ قبل اس کی کہ یہہ معاملات انگریزونمین اور نواب
اودہ مین شروع ہوے وہ صوبہ بہت آباد اور سرسبز تہا اور
اوسکی آمدنی بلا خرچ اور بدون ظلم نسبت رعایا کی تیس [24] لاکہہ روپیہ
تہی لیکن ہملوگون نے نواب اودہ پر فوج مقرر کی اور اوسپر
طرہ یہ کیا کہ بہت سے افسران ملکی بہی اوسپر معین کیے لہذا ہمین

صوبہ دار موصوف کی مصیبت اور افلاس عظیم کی باعث ہوئی چند سال تک
نواب موصوف نی اس بار کو اوٹھایا لیکن بعد اوسکے دیکھا کہ جو آمدنی
ملک پیشتر تھی اب اوسکے آدھی رہ گئی ہی اور نو برس کی عرصہ مین
قریب چونتیس لاکھہ روپیہ کی اوس صوبہ متعلقہ سرکار انگریزی
بجبر و نا انصافی لیی گئی چنانچہ لارڈ ہیسٹنگس صاحب کہتی ہین
کہ وزیر اودہ کی سرکار مین ملازمین انگریزی کی اسقدر کثرت سے
اور اون کی اختیارات اور تنخواہین اسقدر زیادہ ہین اور افسران کمپنی
ملکی اور جنگی دونون کی پنشنین اور اور مداخلتہای بیجا ایسی بڑھی
ہوئی ہین کہ اب نواب موصوف سے نہ تو اونکی اخراجات کا بار اوٹھہ
سکتا ہی اور نہ اون کی حکومت کا تحمل ہو سکتا ہی اور ان ملازمین
کمپنی نے تمام ملک کو ہم لوگون کا دشمن اور عدو کر دیا ہی سوا ایسکے
انھون نے نواب موصوف کی رفقا اور اور ملازمین ہندوستانی کو
اونکی عہدون اور خدمتون سے بالکل خارج کر دیا ہی پس اب اگر ہم
کسی سے پوچھین کہ کس استحقاق سے اور کس [illegible]
انگریزی نے اپنی ملازمین کی نفع کی لیئے [illegible]
تو کوئی اس سوال کو نہ سمجھیگا استحقاق سی اور کس قانون سی سرکار
انگریزی نے نواب موصوف کی حفاظت کی واسطی فوج مقررہ کی ساتھہ
حالانکہ نہ تو اوسی اوس فوج کی نوکر رکھنیکا مقدور رہتا اور نہ اوسکے
احتیاج تھی تو اس سوال کو بھی کوئی صاحب نہ سمجھینگے پہر لاٹھہ صاحب

تذکرہ مارکوئس ہیسٹنگس کا مختصر
صفحہ ۱۰۰ ملاحظہ طلب
فقط سنہ ۱۸۲۱

موصوف فرماتے ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سے نواب اودہ سے کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکھتے لیکن اوسکی تنخواہ تمہین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نکی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج تو نہین
لیکن اسکی تنخواہ دینے پر مجبور ہے لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدیا اور بڑہا بہی دیا ان
بہی کہین اور اگرچہ اوسنے بہت کچہہ عرض معروض اس بارے مین
کیا لیکن لاٹہہ صاحب موصوف نے ایک بہی نہ سنی پیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موتہہ صاحب نے جنہین سر جان شور بہی کہتے ہین ا
نے اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولیزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائے گا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سے ۱۸۲۵ع تک اور

تذکرہ مارن ہیسٹنگس صاحب
صوبہ ... فقط سنہ ۱۸۰۱

موصوف فرماتی ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکہتی لیکن اوسکے تنخواہ تمہین دینی
پڑی گی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نہ کی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج تو نہین
لیکن اسکے تنخواہ دینی پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالیس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدیا اور بڑہاتیان
بہی کین اور اگرچہ اونسی بہت کچہ عرض معروض اس بارے مین کی
لیکن لاٹہ صاحب موصوف نی ایک بہی نہ سنی بیشتر تو سرکار انگریزی
کے وزیر اودہ سے
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موتہہ صاحب (جنہین سرجان شور بہی کہتے ہین)
نی اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائیگا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سی ۱۸۲۵ع تک اور

تذکرہ مارکس آف ہیسٹنگس صفحہ
صفحہ ۱۹۷ بلا خطہ طلب
فقط سند ۱۸۰۱

موصوف فرماتی ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکہتی لیکن اوسکی تنخواہ تمہین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت کی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج نہین
لیکن اسکی تنخواہ دینی پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالیس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدیا اور بڑہاتیان
بہی کین اور اگرچہ اوسنی بہت کچہہ عرض معروض اس بارے مین کی
لیکن لاٹہہ صاحب موصوف نی ایک بہی نہ سنی پیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موتہہ صاحب (جنہین سر جان شور بہی کہتے ہین)
نی اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولیزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائیگا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر پر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سی ۱۸۲۵ع تک اور

ہسٹری مارشمن ہیسٹنگس صفحہ ۵۶ ملاحظہ طلب فقط سنہ ۱۸۲۱

موصوف فرماتی ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکہتی لیکن اوسکے تنخواہ تمہین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نہ کی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کر دیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج تو نہین
لیکن اسکے تنخواہ دینی پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدا اور بڑہاتیان
بہی کین اور اگرچہ اوسنی بہت کچہ عرض معروض اس بارے مین
لیکن لاٹہ صاحب موصوف نی ایک بہی نہ سنی پیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹیگن موتہ صاحب (جنہین سر جان شور بہی کہتے ہین)
نی اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولیزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائیگا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکے آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسقدر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سی ۱۹۲۵ع تک اور

۴۹ تذکرہ مارکوس ہیسٹنگس صاحب
صفحہ ۵۵ لغایت
فقط سنہ ۱۸۰۱

موصوف فرماتی ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکہتی لیکن اوسکے تنخواہ تمہین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نکی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج نہین
لیکن اسکے تنخواہ دینی پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدا اور بڑہا تیان
بہی کین اور اگرچہ اونسی بہت کچہہ عرض معروض اس بارے مین
لیکن لاٹہہ صاحب موصوف نی ایک بہی نہ سنی پیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موتہہ صاحب (جنہین سر جان شور بہی کہتے ہین)
نی اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائیگا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سی ۱۸۲۵ع تک اور

تذکرہ وارن ہیسٹنگز صاحب
صفحہ ۹۹ ملاحظہ طلب
فقط سنہ ۱۸۰۱

موصوف فرماتی ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکہتی لیکن اوسکے تنخواہ تمہین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نہ کی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج تو نہین
لیکن اسکے تنخواہ دینے پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالیس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدیا اور بڑہاتیان
بہی کین اور اگرچہ اوسنی بہت کچہ عرض معروض اس بارے مین کے
لیکن لاٹہہ صاحب موصوف نی ایک بہی نہ سنی بیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موتہہ صاحب (جنہین سر جان شور بہی کہتے ہین)
نی اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ویلزلی صاحب نے
۱۸۰۱ء مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائیگا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکے آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر پر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ء سی ۱۸۲۵ء تک اور

ہسٹری مارکوئس آف ہیسٹنگز صفحہ ۹۶
صفحہ ۹۶ بلا خطہ کالم ب
فقط سنہ ۱۸۱۰

موصوف فرماتی ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکہتی لیکن اوسکی تنخواہ تمہین دینی
پڑی گی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نہ کی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج تو نہین
لیکن اسکی تنخواہ دینی پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدا اور بڑہاتیان
بہی کین اور اگرچہ اوسنی بہت کچہ عرض معروض اس بارے مین کی
لیکن لاٹہہ صاحب موصوف نی ایک بہی نہ سنی بیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موتہہ صاحب (جنہین سر جان شور بہی کہتے ہین)
نی اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولیزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جاے گا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سی ۱۸۲۵ع تک اور

تذکرہ مارکوئس آف ہیسٹنگس
صفحہ ملاحظہ طلب
فقط سنہ ۱۸

موصوف فرماتی ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکھتی لیکن اوسکی تنخواہ تمہین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نہ کی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج نہین
لیکن اسکی تنخواہ دینی پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدیا اور زیادتیان
بہی کین اور اگرچہ اونسی بہت کچہ عرض معروض اس بارے مین کی
لیکن لارڈ صاحب موصوف نی ایک بہی نہ سنی پیشتر تو سرکار انگریزی
وزیر اودہ سے پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موتہہ صاحب (جنہین سر جان شور بہی کہتے ہین)
نے اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائیگا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لارڈ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہکرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون سے
اسیقدر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سی ۱۸۲۵ع تک اور

۹۹ تذکرہ وارن ہیسٹنگس صاحب
صفحہ ۲۰ ملاحظہ طلب
فقط سنہ ۱۸۱۰

موصوف فرماتے ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سے نواب اودہ سے کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکہتے لیکن اوسکی تنخواہ تمہین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نکی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج تو نہین
لیکن اسکے تنخواہ دینے پر مجبور ہے لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدیا اور بڑہاتیان
بہی کین اور اگرچہ اونسے بہت کچہہ عرض معروض اس بارے مین
لیکن لاٹہہ صاحب موصوف نے ایک بہی نہ سنی پیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موتہہ صاحب (جنہین سر جان شور بہی کہتے ہین)
نے اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولیزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائیگا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہکرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سے ۱۸۲۵ع تک اور

موصوف فرماتی ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکہتی لیکن اوسکی تنخواہ تمہین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نکی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج تو نہین
لیکن اسکی تنخواہ دینی پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدیا اور بڑہا بہی
دیا لیکن اور اگرچہ اوسنی بہت کچہہ عرض معروض اس بارے مین
کی لیکن لاٹہہ صاحب موصوف نے ایک بہی نہ سنی پیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موٹہہ صاحب (جنہین سرجان شور بہی کہتے ہین) ا
نے اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولیزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائیگا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سی ۱۸۲۵ع تک اور

موصوف فرماتی ہین کہ بہلا ہم کس منہہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکہتی لیکن اوسکی تنخواہ تمہین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نہ کی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تہی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کر دیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تہا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج تو نہین
لیکن اسکی تنخواہ دینی پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکہدیا اور بہت سی باتین
بہی کہین اور اگرچہ اونسی بہت کچہہ عرض معروض اس بارے مین
کی لیکن لاٹہہ صاحب موصوف نے ایک بہی نہ سنی بلکہ پیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکہہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تہی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑہکر ستر لاکہہ روپیہ سالانہ ہو گیا
اور لارڈ ٹین موتہہ صاحب (جنہین سر جان شور بہی کہتے ہین)
نے اس مبلغ خراج کو اور بڑہایا اور لارڈ ولیزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دہمکایا کہ سارا ملک تمہارا چہین
لیا جائیگا اور اس دہمکی سے بعوض ستر لاکہہ روپیہ کی جو لاٹہہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تہا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تہی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر پر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سی ۱۸۲۵ع تک اور

۹۹ تذکرہ مارکوئس آف ہیسٹنگس صاحب
صفحہ ملاحظہ طلب
فقط سنہ ۱۸۲۰

موصوف فرماتی ہین کہ بھلا ہم کس منھہ سی نواب اودہ سی کہین کہ تم
ہماری فوج کی احتیاج تو نہین رکھتی لیکن اوسکی تنخواہ تمھین دینی
پڑیگی لیکن لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے اون حالات کی مذمت پر
کفایت نکی جو اونہین کے عہد وزارت مین واقع ہوئی تھی بلکہ
ایک حصہ اوس فوج کا اودہ سے برخواست کردیا جسکی بابت مین
اونہون نے خود فرمایا تھا کہ نواب اودہ کو اس فوج کی احتیاج نہین
لیکن اسکی تنخواہ دینی پر مجبور ہی لیکن یہہ بار نواب موصوف پر لارڈ
کارنوالیس جانشین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے پہر رکھدیا اور بڑہاتی بھی
کین اور اگرچہ اونسی بہت کچہ عرض معروض اس بارے مین کی
لیکن لاٹھہ صاحب موصوف نی ایک بھی نہ سنی پیشتر تو سرکار انگریزی
پچیس ۲۵ لاکھہ روپیہ سالانہ بطریق خراج کے وزیر اودہ سے
لیتی تھی لیکن یہہ مبلغ رفتہ رفتہ بڑھکر ستر لاکھہ روپیہ سالانہ ہوگیا
اور لارڈ ٹین موتھہ صاحب نے جنھین سربیان شور بھی کہتے ہین ا
نی اس مبلغ خراج کو اور بڑھایا اور لارڈ ولیزلی صاحب نے
۱۸۰۱ع مین نواب اودہ کو دھمکایا کہ سارا ملک تمھارا چھین
لیا جائیگا اور اس دھمکی سے بعوض ستر لاکھہ روپیہ کی جو لاٹھہ
صاحب موصوف نے سابق مین طلب کیا تھا نصف ملک اوسکا
جسکی آمدنی تیرہ کرور روپیہ سالانہ تھی لیلیا لیکن ہملوگون نے
اسیقدر نواب موصوف سے نہین لیا بلکہ ۱۸۱۵ع سی ۱۸۲۵ع تک اور

تکتا ہی تو دوکاندار اوسکے جواب مین برسان سے اپنا سر ہلا دیتا ہی اور پھر
نشست مین لگتا ہی اور چاہی کوئی شخص کیسی ہی تکرار کرے لیکن وہ اپنی
قیمت سے ایک حبہ کم نہین کرتا لیکن جو دوکاندار یہودی یا عیسائی ہین اونکی
یہ کیفیت نہین بلکہ یہ دوکاندار سو پیاسٹر سے اسّی اور اسّی سے
ساٹھ اور ساٹھ سے چالیس بلکہ اس سے بھی کم تک اسباب کی
قیمت گھٹا دیتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ اگر کسی ارمنی دوکاندار کو
جتنی قیمت اوسنی کہی تہی اوس کی نصف دیجیے اور یونانی دوکاندار کو
اوس کی قیمت کا ثلث دیجیے اور یہودی دوکاندار کو ربع ہی دیجیے
تو راضی ہو جاتا ہی لیکن اگر کسی مسلمان دوکاندار کا اسباب کوئی شخص
خریدنا چاہی تو اوسے چاہیے کہ جو قیمت وہ مانگے اوسی پر راضی ہو
ہو جائے اسواسطے کہ چونکہ کوئی شخص عثمانی کی بات مین فرق
نہین ڈال سکتا لہذا وہ (عثمانی) بھی اور ونکی قول پر یقین کرتا ہی چنانچہ
اگر کوئی شخص قسم کہائی کہ فلان بات سچ ہی تو وہ یقین کرلیتا ہی ایکدن
یہ اتفاق ہوا کہ ایک افسر فرانسیسی کچھ کپڑا خریدنے بازار گیا اور دکان پر
وہی کپڑا مانگا جو اوس افسر کے دوست نے کل لیا تھا لیکن اوس دوکاندار پاس
اوس کپڑے مین سے کچھ نہ بچا تھا پس افسر مذکور اور ایک دوکاندار پاس گیا
اور اوسنے اوس قیمت سے زیادہ طلب کیا جس قیمت کو اوسکے
دوست نے وہ کپڑا لیا تھا پس اوس افسر نے اوس بزاز سے اتنی امر کی
شکایت کی اور اوس کپڑے کا نمونہ اوسی دکھایا اوس بزاز نے

پہلے تو اوس نمونہ کو خوب جانچا اور دیکھا کہ آیا یہہ کپڑا
بہی ویسا ہی ہے جیسا میرا کپڑا ہے اور بعد اسکے
اپنے گاہک سے کہا کہ تم قسم کھاؤ کہ اس کپڑے کی
کیا قیمت دی ہے پس وہ افسر حیران ہوا کہ دیکھئے اس سے
کیا نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور آخر قسم کہا بیٹھا اوس کی قسم
کہاتے ہی بزاز نے اوسی قیمت کو اپنا کپڑا بیچڈالا یعنی قیمت
اوس کے کپڑے کی تھی پھر ڈائی سینی صاحب مصنف
کتاب مذکور کہتے ہین کہ حقیقت مین جس شخص مین ایسی پابندی
اپنی وضع کی اور ایسی عظمت اور تہذیب دیکھتا ہون اوسی
بہت خوش ہوتا ہون لیکن نہین معلوم کہ ہم لوگون (یعنی نصاری) مین
دوکاندار خریدار کی سے زبردستی اسقدر ذلیل و حقیر کیون سمجھا
رہنے رسم مین یہہ امتیاز دوکاندار اور خریدار مین نہین ہوتا بلکہ اوس ملک کے
لوگونکا یہہ حال ہی کہ دوکاندار کو لیے چیز کے بکنے کی کچھ پروا نہین ہوتی بلکہ اگر ہمسایہ
ہم پیشہ کو اپنے بہ نسبت زیادہ سودا بکتا ہے تو حسد نہین کرتا اور کہتا ہی کہ خیر کیا
مضائقہ اگر آج اوسکا مال بکا تو کل میری مال کے بکنی کے باری ہے اور جب کہ
دوکاندار موذن کے آواز سنتا ہی تو اپنی دوکان مین رکوع و سجود مین مشغول ہو جاتا اور لڑکے
لوگ ادہر سے آتی جاتے ہین لیکن اوسے کچھ خبر نہین ہوتی اور اس خضوع و خشوع سے
نماز پڑھتا ہے کہ گویا کسی صحرا مین کھڑا ہے اور بعضے دوکاندار آذان سنتے ہی ساتھی
بنا اسباب کے بغیر کسی نگہبان کے ایمان پر چھوڑ کر کسی قریب کی مسجد مین چلے جاتے ہین اس دار السلطنت یعنی

قسطنطنیہ مین سال بہر مین چار چوریان ہوتی ہے نہین ہوتین حالانکہ یہان کے تاجرون کی
یہہ عادت ہے کہ اوقات مقررہ نماز پر اپنی دوکان چہوڑکر مسجد چلے جاتی ہین
اور لوگون کے گہر کے دروازی فقط رات کو ایک کاٹ کی بلے سی بند ہوتے ہین
لیکن کوئی دن ایسا نہین ہوتا کہ پیرا اور گلاٹا مین جہان فقط نصاری کے مکانات
ہین چوری اور خون نہ سننے مین آتا ہو فقط راقم کہتا ہے کہ قسطنطنیہ پر کیا
موقوف بلکہ تمام ملک روم کے لوگ ایسے ہی ایماندار ہین چنانچہ تہوڑی عرصہ سے
بات ہی کہ ایک سیاح انگریز نے مہتمان اخبار دہلی نیوز کو ایک چٹھی لکھی
جسمین وہ لکہتا ہے کہ کل مینے ایک دہقان باشندہ صوبہ بلگیریا کی گاڑی
کرایہ کو لی تاکہ اپنا اور اپنی رفیق کا اسباب جسمین صندوق کپڑے کے اچھے عبائن پوستین اور شال
بہی لیجاون اور چاہتا تہا کہ تہوڑے سے پیالے اپنے اور اپنے رفیق کے سونگہنے لیتے لون
اتنے مین ایک ترک کہ وسے زیادہ کوئی شخص خلیق تہوگا آیا اور کہنے لگا کہ مین
تمہارے ہمراہ چلتا ہون یہہ سنتے کی ساتھ ہی اوس دہقان نی بیل گاڑی سے
کہولی اور ہمارا اسباب سڑک پہ ڈال دیا اور جب مینے دیکہا کہ وہ گاڑیبان
خود بہی چلا جاتا ہی تو مینے کہا کہ کسی شخص کو اسباب پاس ہنا ضرور چاہیے
پس اس کلام سی وہ ترک متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ کسی شخص کی یہان
رہنے کی کیا ضرورت ہی پس مینے کہا کہ میری اسباب کی حفاظت
کے لئے اوس مرد مسلمان نے کہا کہ حضرت اگر اپکا اسباب ایک ہفتہ تک
دن رات یہین پڑا رہے تو کوئی اسمین ہاتہہ نہ لگائیگا پس مینے اوس
قول پر عمل کیا اور خیمے مینے مراجعت کی تو اپنا اسباب بجنسہ پایا

پس ملاحظہ کیجیے کہ سپاہ ترک کی ہمیشہ اوس راستہ سی آمد و رفت رہتی تھی
لیکن کسی شخص نے اوس اسباب کو چھوا تک نہین پس چاہیی کہ یہہ قصہ
عیسائیون کو لنڈن مین منبرون پر سنایا جاوے اگرچہ بعضی عیسائی
یہہ خیال کرینگی کہ ہم خواب دیکھتی ہین یعنی اس قصہ کا اعتبار نکرینگی لیکن اونہین
لازم ہی کہ خواب غفلت سی بیدار ہون اور اس قصہ کو بگوش ہوش سنین پس
راقم کہتا ہی کہ اس ملک یعنی روم کی حمالون کے دیانت پر ہماری ملک کے
مزدورون کی دیانت سی زیادہ اعتبار کرنا چاہیی اسواسطے کہ حمال مسافرون
کی تھیلے محلہ گلاٹا کی دوکانون سے جہازون پر لیجاتے ہین اور ہمین یقین ہی
کہ کبھی ایک تھیلا بھی نہین گم ہوتا یہہ سچ ہی کہ تمام قوم ترک امانت داری
اور دیانت مین ضرب المثل ہی اور اسیوجہ سے یہہ امور ان لوگونمین بہت آسان
ہوگئی ہین چنانچہ نقل ہی کہ ایک تاجر گلاٹا سی قسطنطنیہ کو مراجعت کرتا تھا
اوسکی پاس ایک تھیلی پانسو اشرفی کی تھی جب وہ تاجر توپ خانے کے لنگرگاہ مین
جہاز سی اوترنی لگا اتفاقاً وہ تھیلی شگافتہ ہوگئی اور روپیہ ساری لنگرگاہ مین
پھیل گیا اور اوسمین سے کچھ روپیہ سمندر مین بھی گر پڑا سب لوگ دوڑکے
اوس روپیہ کو سڑک سی سمیٹنی لگی اور بعضی تو روپیہ نکالنی کو سمندر مین کود
پڑی اور وہ تاجر بیچارا ابھی ماری خوف کے اونہین کے ساتھ دوڑتا پھرتا تھا کہ اتنی مین
اوسنی دیکھا کہ جہان جہان لوگ روپیہ پاتی ہین اوسی تھیلی مین جمع کرتی جاتی ہین
پس دیکھنے سی پھر اوسکی جان مین جان آگئی اور ایک حمال نے اوس تھیلے کو اوٹھا لیا
اور اوس تاجر کی ساتھ اوسکی گھر پہونچا دیا جب وہ سوداگر گھر پہونچا تو حمال کو مزدوری

دیکر جلدی جلدی اپنا روپیہ گنّنے لگا اور دیکھا کہ ایک روپیہ بھی کم نہین فقط

رحم و سخاوتِ اہل اسلام

واضح ہو کہ ترک وجوہِ مرقومۂ ذیل سے مذہب عیسائی کو ذلیل و حقیر سمجھتے
ہین اور یہہ ہم لوگون نے احکامِ مذہبی کی بجالانیمین غفلت اور تساہل اختیار
کیا ہی ثانیًا ہم لوگون نے وہ امور دنیوی اختیار کئی ہین جو امورِ ضروریہ
مذہبی مین مخلّ ہین ثالثًا ہم لوگ ذلیل ترین مطالب کے انجام دہی کی لئے
بلاتکلّف اپنی مذہب سے دست بردار ہو جاتے ہین بس انہین وجوہ سی وہ لوگ
یورپ کو ملک کفّار کہتی ہین اور جب ہمارا ذکر کرتے ہین تو لقبِ ملحد یعنی
بی ایمان بھی لفظ کافر کی ساتھہ شریک کر لیتی ہین لیکن یہہ تذلیل تحقیر اسکا باعث نہین
ہوتی کہ وہ لوگ ہمپر ظلم کرین چنانچہ اس رسالہ مین راقم نی اکثر مقالات بہت سے
نظیرون سی ثابت کیا ہی کہ ظلم و تعدی درباب مذہب جن عیوب سے ترک متہم کیے گئے
ہین جہلاء اور عوام الناس اہل اسلام سی بھی ظہور مین نہین آتی چہ جائیکہ علماء
اور مخصوصین اسلام جسطرح دنیا مین کوئی چیز عثمان لی سی اوسکا مذہب نہین
ترک کرا سکتی اوسیطرح وہ بھی نہین چاہتا کہ کسی کے دین مین مخلّ ہو اور اگر کوئی
شخص کسی ترک کو خوش کری اور اوسّی محبت پیدا کری تو وہ کہتا ہی کہ خدا تیرا انجام
بخیر کری اور اس قول سی اوسکے یہہ مراد ہی کہ خدا تجھی توفیق دی تو مسلمان ہو جاے
بس اسقدر ترک مذہب کے باب مین کر سکتا ہی اور اسّی زیادہ کرنا اوسکے نزدیک
ملکِ خدا مین بدعت کرنا ہی علمائی اسلام کا یہہ قول ہی کہ تقلیب قلوب خدا کا
کام ہی اور انہین علماء کا یہہ بھی مقولہ ہی کہ ہر شخص سی نیکی کرو اور جہلاء سے

دیکر جلدی جلدی اپنا روپیہ گنّے لگا اور دیکھا کہ ایک روپیہ بھی کم نہین فقط

رحم و سخاوت اہل اسلام

واضح ہو کہ ترک وجوہِ مرقومۂ ذیل سے مذہب عیسائی کو ذلیل و حقیر سمجھتے
ہین اور یہہ ہم لوگون نے احکام مذہبی کی بجالانیمین غفلت اور تساہل اختیار
کیا ہی ثانیًا ہم لوگون نے وہ امور دنیوی اختیار کئی ہین جو امور ضروریۂ
مذہبی مین مخلّ ہین ثالثًا ہم لوگ ذلیل ترین مطالب کے انجام دہی کی لئے
بلا تکلّف اپنی مذہب سے دست بردار ہو جاتی ہین پس انہین وجوہ سی وہ لوگ
یورپ کو ملک کفّار کہتی ہین اور جب ہمارا ذکر تے ہین تو لقب ملحد یعنی
بی ایمان بہی لفظ کافر کی ساتھہ شریک کر لیتی ہین لیکن یہہ تذلیل تحقیر اسکا باعث نہین
ہوئی کہ وہ لوگ ہم پر ظلم کرین چنانچہ اس رسالہ مین راقم نی اکثر مقالات بہت سے
نظیرون سی ثابت کیا ہی کہ ظلم و تعدی درباب مذہب جن عیوب سے ترک متہم کیے گئے
ہین جہلا اور عوام الناس اہل اسلام سی بھی ظہور مین نہین آتی چہ جائیکہ علماء
اور مخصوصین اسلام جسطرح دنیا مین کوئی چنیز عثمان لے سکی اوسکا مذہب نہین
ترک کر اسکتے اوسیطرح وہ بہی نہین چاہتا کہ کسی کے دین مین مخلّ ہو اور اگر کوئی
شخص کسی ترک کو خوش کری اور اوسّی محبت پیدا کری تو وہ کہتا ہی کہ خدا تیرا انجام
بخیر کری اور اس قول سی اوسکے یہہ مراد ہی کہ خدا تجھی توفیق دی تو مسلمان ہو جائے
بس اسقدر ترک مذہب کے باب مین کر سکتا ہی اور اسّی زیادہ کرنا اوسکے نزدیک
ملک خدا مین بدعت کرنا ہی علمائی اسلام کا یہہ قول ہی کہ تقلیب قلوب خدا کا
کام ہی اور انہین علماء کا یہہ بھی مقولہ ہی کہ ہر شخص سی نیکی کرو اور جہلا سے

دیکہ جلدی جلدی اپنا روپیہ گننے لگا اور دیکھا کہ ایک روپیہ بھی کم نہین فقط

رحم و سخاوت اہل اسلام

واضح ہو کہ ترک وجوہ مرقومۂ ذیل سے مذہب عیسائی کو ذلیل و حقیر سمجھتے
ہین اوّل یہہ ہم لوگون نے احکام مذہبی کی بجالانیمین غفلت اور تساہل اختیار
کیا ہی ثانیاً ہم لوگون نے وہ امور دنیوی اختیار کئی ہین جو امور ضروریہ
مذہبی مین مخل ہین ثالثاً ہم لوگ ذلیل ترین مطالب کے انجام دینی کی لئے
بلا تکلف اپنی مذہب سے دست بردار ہو جاتی ہین پس انہین وجوہ سی وہ لوگ
یورپ کو ملک کفار کہتی ہین اور جب ہمارا ذکر کرتے ہین تو لقب ملحد یعنی
بی ایمان بھی لفظ کافر کی ساتھہ شریک کر لیتی ہین لیکن یہہ تذلیل تحقیر اسکا باعث نہین
ہوتی کہ وہ لوگ ہمپر ظلم کرین چنانچہ اس رسالہ مین راقم نی اکثر مقالات بہت سے
نظیرون سی ثابت کیا ہی کہ ظلم و تعدی درباب مذہب جن عیوب سے ترک متہم کیے گئے
ہین جہلاء اور عوام الناس اہل اسلام سی بھی ظہور مین نہین آتی چہ جائیکہ علماء
اور مخصوصین اسلام جسطرح دنیا مین کوئی چیز عثمان لی سی اوسکا مذہب نہین
ترک کرا سکتے اوسیطرح وہ بھی نہین چاہتا کہ کسی کے دین مین مخل ہو اور اگر کوئی
شخص کسی ترک کو خوش کرے اور اوس سی محبت پیدا کرے تو وہ کہتا ہی کہ خدا تیرا انجام
بخیر کرے اور اس قول سی اوسکے یہہ مراد ہی کہ خدا تجھے توفیق دے کہ تو مسلمان ہو جائے
بس اسقدر ترک مذہب کے باب مین کر سکتا ہی اور اس سی زیادہ کرنا اوسکے نزدیک
ملک خدا مین بدعت کرنا ہی علمائی اسلام کا یہہ قول ہی کہ تقلیب قلوب خدا کا
کام ہی اور انہین علماء کا یہہ بھی مقولہ ہی کہ ہر شخص سی نیکی کرو اور جہلا سے

اتھینس ابتک روم بنا کی پر یقین کرتے ہین کہ اہل روم ہر روز نصاری پر ظلم
اور عقوبت کرتی ہین اور وہ لوگ یعنی اہل فرانس شعرا اور نظر فار کی قول پر
یقین کرتے ہین کہ سلطان روم نے سر دربار ایک مال اپنی جاریہ معشوقہ پہنکا
اور عورتون کو زندہ کپڑی مین سیکر اکر باسفرس مین ڈبوا دیا (واضح ہو کہ
شاہنشاہ روم نے جب قواعد عفو و درگذر سی عدول کیا جبکہ اونھون نے دیکھا
کہ اسی عفو شاہی کی بپردی مین لوگ مذہب کی بارے مین زیادتیان کرتی ہین
اور اونکی نیتون مین اور مقدمات سلطنت مین فساد پڑتا ہی راقم کہتا ہی کہ
فقط فرقۂ لزا سب جو ۱۸۵۰ء مین تمام ملک روم مین آتی تھی اپنی کام کو خوب
سمجھی اور اونہین مین کے پادری جو ملک لبوننٹ مین منتشر ہین درحقیقت اپنی
وعظ کا ثمرہ حاصل کرتی ہین اور حکام روم ان پادریون کو وعظ سی منع نہین
کرتی بلکہ اونکی نیت خالص سمجھکر اس امر مین اونکی تائید کرتی ہین کیا یہہ شخص
(جنکا ذکر ذیل مین ہی) ترک تہا اور ترک بھی کیسا کہ سلطان روم کی بڑے
کارندون مین سے یعنی صاحب نیلفندی جو ۱۸۴۴ع مین مدرسہ مسمے
بہ سراف چیرٹی کو دیکھنی گیا تہا اور بعد ملاحظہ مدرسہ مذکورہ اس مدرسہ
اعلی کو ایک خلعت فاخرہ بہیجا کہ جو طالب علم غریب ہو اور اس انعام کے
لیاقت رکہتا ہو اوسی بہہ خلعت عنایت کیا جائی عثمانلی لوگون کے نزدیک
کسی شخص سے نیکی کرنا سب فرائض پر مقدم ہی چنانچہ بابلی شاعر ترک نصیحت
مین اپنی بیٹی سے کہتا ہی کہ ہمیشہ اپنا دروازہ درویش اور غریب کے لئی
کھلا رکھہ اسواسطے کہ یہہ امر خدا کو بہ نسبت مسجدین بنانیکی اور ہمیشہ زکوۃ

دینیکی اور متواتر حج خانہ کعبہ کرنیکی زیادہ تر پ مذہبی ترکون کے نزدیک
خیرات اور مذہب مین کچھہ فرق نہین اور جو شخص زکوۃ دینی مین قصور
کرتا ہی او سنی فقط فریضہ مذہبی کے بجا لانیمین تساہل نہین کیا بلکہ فقط ایسی
واجب کے ترک کرنی سی اسلام سے خارج ہوگیا اسواسطیکہ زکوۃ حج روزہ ماہ
رمضان نماز اور اقرار لسانی مذہب یہہ پانچ چیزین اصول اولیۂ دین اسلام ہین
راقم نی کئی مقام پر بیان کیا ہی کہ سخاوت اور خیرات کی اہل اسلام مین کچھہ
حد نہین اور اونکی نزدیک خیرات دینی مین فرق مذہب بلکہ بغض و عداوت ذاتی
کا بھی یہ خیال نہ کرنا چاہئی اور ان لوگون سے کے سخاوت اس درجہ کو پہونچی ہے
کہ تمام اسباب خانہ دیدیتی ہین جیسا ہالسٹینس کہتا ہی کہ اگلی زمانہ مین جیرون
کی لوگ کرتی تھے اور یہہ لوگ فقط قصون مین غربا اور مساکین کے خبر گیری
نہین کرتی بلکہ تمام شاہراہون پر عوام الناس اور شرفاء اہل اسلام نی از راہ سخاوت
مسافرون اور غریبون کی پرورش اور حفاظت کی لئی اسباب مہیا کئی ہین
اور یہہ اسباب فقط آدمی ہی کے واسطی نہین مہیا کئی ہین بلکہ حیوانات کی لئی
بھی عبارت مذکورہ بالا مین مسٹر ابی ایسینی صاحب قسطنطنیہ کی جنگلی کتون
کی بارےمین کہتے ہین کہ چونکہ یورپ کے لوگون نے جو بالفعل اس شہر مین مقیم ہین
ان کتون کو نکالدیا ہی تو یہہ حیوان بعید ترین محلات شہر مین بہاگ کر چلے
گئی ہین اور وہان کچھہ لوگ ایسی سخی او نہین مل گئی ہین کہ ہر روز صبح کو اونہین
کہانا دیتی ہین اور جب اونکی مادینین بچی دیتی ہین تو اونکی بھی خبر گیری
کرتی ہین اور اونکی بچون کو بچاتی ہین کہ جاڑے ہی مین ٹھٹھر کے مر نجائیں

بلکہ وہ لوگ اسقدر انسانیت کرتی ہین کہ ان کتون کی پرورش کیلئے جاگداد
چھوڑ جاتی ہین یہہ سچ ہی کہ عثمانی لوگ کتی کو مثل سور کی نجس جانتی ہین اور چونکہ
کتی کے رہنی سی اونکی طہارت شرعی مین فتور پڑ جاتا ہی لہذا اوسی اپنی گہر مین
نہین رکھتی لیکن اپنی محلہ کی کتون کی خبرگیری اپنی اوپر فرض عین سمجھتے ہین واضح ہو
آنحضرتؐ نی سخاوت کا حکم فرمایا ہی اور اس نیکی کو اور سب نیکیون پر مقدم
فرمایا ہی اور سخاوت بہی کیسی کہ جسمین حیوانات بہی داخل ہین خلاصہ یہہ
کہ راقم کے نزدیک یہہ ہی کہ جیسی انسانیت و مروت کتی ہین وہ ترکون مین
پائی جاتی ہی اور ہم نہین جانتی کہ اس قوم سے زیادہ جسی عیسائی
جاہل اور وحشی سمجھتے ہین کوئی اور قوم بہے صاحب مروت ہی فقط

حصہ سوم جوابات اتہامات نسبت آنحضرت صلعم

باب اول واضح ہو کہ جتنی اتہامات آنحضرتؐ کی نسبت کئی گئی ہین ان
سب کا خلاصہ چار تہمتین مرقومہ ذیل ہین **تہمت اول** آنحضرت نی ایک
نیا اور جہوٹا مذہب منزل من اللہ قرار دیکر رواج دیا حالانکہ یہہ مذہب آپ نے
نی اپنی شہوت نفسانی کی تسکین کے لیئے ایجاد کیا تھا **تہمت دوم** آنحضرت نے
اپنی مذہب کو بزور شمشیر رواج دیا اور اسیواسطی لاکہا آدمیونکو ناحق قتل کیا
اور لاکہا کو مصیبت اور تکلیف مین مبتلا کیا **تہمت سیوم** قرآن نے بہشت کو
عیش و عشرت شہوانی اور نفسانی سی متصف کیا ہی **تہمت چہارم** تعداد ازدواج کے
جائز کرنیسی آنحضرتؐ کی عیاشی اور بد فعلی کی جرأت ہولا کی جواب **تہمت**
اول راقم کہتا ہی کہ اکثر حالات آنحضرت سی ثابت ہوتا ہی کہ آپ صحیح

بالکل بری تھی اور خاص کر کے اس امر مسلّم کا ثبوت ہی کہ حالانکہ آپ کی حیات مین آپ کا
مذہب قایم ہو گیا تہا اور حکومت غیر محدود رکہتی تھی لیکن کبھی اس حکومت سے منتفع
نہین ہوئے اور کبھی اپنی شوکت اور حشمت نہین چاہی بلکہ آپکے اطوار و عادات مین
جو سادگی اور بی تکلفی ابتدا مین تہی آخر عمر تک ہی آپ پہلہ بر باقی رہا کہ آنحضرت نے
یہہ مذہب اپنی شہوت نفسانی کی تسکین کے لئے ایجاد کیا تہا پس اسکا جواب یہہ ہے
کہ چونکہ جب آپ مبعوث ہوئے تہے اوس زمانہ مین تمام عرب مین ازواج کی کوئی حد مقرر
نہ تھی لہذا یہ بات خلاف قیاس ہے کہ آپ ازواج کی ایک حد معین کر دیتے درحالیکہ
اپنی شہوت نفسانی کی تسکین مقصود تھی علاوہ ان سب امور کی یہہ دلیل ہے
آنحضرت صلعم کی برائت ہوسکتی ہی کہ باوجودیکہ مثل اپنی اہل وطن کے عورتوں کی محبت آپکی
طبیعت مین داخل تہی لیکن کبھی اپنی تئین ازراہ تصنع عیوب انسانی سے بری نہین کیا
بلکہ برخلاف اسکی فرمایا کہ مین ایک بشر ہون مثل تمہاری اور داود پیغمبر اور بادشاہ کی
نسبت جنکی بارہ مین توریت مین لکہا ہی کہ شخص خدا کے دل کا ہی یعنی خدا کو
پسند ہی آنحضرت ایسی ہین جیسا وہ برف کا ٹکرا جو ڈاین کے معبد کے ایعنی
بہت پاک ہین اب داود کا حال سنئی کہ زوجہ اول اونکی میکال دختر ساؤل تہین
اور یہہ زوجہ اونکی ایام ذلت مین اونسی چہین لیگئین تہین اور بعد ازان
پیغمبر موصوف نے کئی عقد اور کئی لیکن تاہم زوجہ اول کی طلب سے باز نہ آئی اور
قبل اسکی کہ یہہ اوسی دوبارہ اپنی عقد مین لائین داود نی اوسکی شوہر دوم
اوسی بزدستی لی لیا اور چونکہ وہ شخص اپنی زوجہ سی بہت محبت رکہتا تہا
تو جب داود نی اوسی چہوڑ دینا مانگا تو وہ اوسکو رخصت کرتے وقت رو رو کر گیا اپنی زوجہ

بالکل بری تھی اور خاص کر اس امر مسلّم الثبوت سے کہ حالانکہ آپ کی حیات میں آپ کا
مذہب قائم ہو گیا تھا اور حکومت غیر محدود رکھتے تھے لیکن کبھی اس حکومت سے منتفع
نہیں ہوئے اور کبھی اپنی شوکت اور حشمت نہیں چاہی بلکہ آپکے اطوار و عادات میں
جو سادگی اور بے تکلفی ابتدا میں تھی وہی آخر عمر تک ہی آپ میں برابر باقی رہا کہ آنحضرت نے
یہہ مذہب اپنی شہوت نفسانی کی تسکین کے لئے ایجاد کیا تھا تیسرا اسکا جواب یہہ ہے
کہ چونکہ جب آپ مبعوث ہوئے تھے اوس زمانہ میں تمام عرب میں ازواج کی کوئی حد مقرر
نہ تھی لہذا یہہ بات خلاف قیاس ہے کہ آپ ازواج کی ایک حد معین کر دیتے درحالیکہ
اپنی شہوت نفسانی کی تسکین مقصود تھی علاوہ ان سب امور کی یہہ دلیل ہے
آنحضرت صلعم کی برات ہو سکتی ہی کہ باوجودیکہ مثل اپنی اہل وطن کے عورتوں سے محبت آپکی
طبیعت میں داخل تھی لیکن کبھی اپنی تئیں ازراہ تصنع عیوب انسانی سے بری نہیں کیا
بلکہ برخلاف اسکی فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں مثل تمہاری اور داود پیغمبر اور بادشاہ کی
نسبت جنکی بارہ میں توریت میں لکھا ہی کہ یہہ شخص خدا کے دل کا ہی یعنی خدا کو
پسند ہی آنحضرت صلعم ایسے ہیں جیسا وہ برف کا ٹکڑا جو ڈاب کے معبد ہے یعنی
بہت پاک ہیں اب داود کا حال سنئے کہ زوجہ اول اونکی میکال دختر ساول میں
اور یہہ زوجہ اونکی ایام ذلت میں اونسے چھین لیگئیں تھیں اور بعد ازاں
پیغمبر موصوف نے کئی عقد پے در پے کئے لیکن تاہم زوجہ اول کی طلب سے باز نہ آئے اور
قبل اسکی کہ یہہ اوسے دوبارہ اپنی عقد میں لائیں داود نے اوسکی شوہر دوم
اوس سے بزبردستی لے لیا اور چونکہ وہ شخص اپنی زوجہ سے بہت محبت رکھتا تھا
تو جب داود نے اوسے چھین منگایا تو بحہار تک اوسکے دوڑا گیا اپنی روتا ہوا

ع صحیفہ سموئیل باب ۱۳ [illegible]
ع صحیفہ سموئیل باب [illegible] ۱۲

بالکل بری تھی اور خاص کر کے اس امر مسلم الثبوت سے کہ حالانکہ آپ کی حیات میں آپ کا
مذہب قایم ہو گیا تھا اور حکومت غیر محدود رکھتی تھی لیکن کبھی اس حکومت سے منتفع
نہیں ہوئے اور کبھی اپنی شوکت اور حشمت نہیں چاہی بلکہ آپکے اطوار و عادات میں
جو سادگی اور بیتکلفی ابتدا میں تھے وہی آخر عمر تک بھی آپ یہ امر باقی رہا کہ آنحضرت نے
یہہ مذہب اپنی شہوت نفسانی کی تسکین کے لیئے ایجاد کیا تھا پس اسکا جواب یہہ ہے
کہ چونکہ جب آپ مبعوث ہوئے تھے اوس زمانہ میں تمام عرب میں ازواج کی کوئی حد مقرر
نہ تھی لہذا یہہ بات خلاف قیاس ہے کہ آپ ازواج کی ایک حد معین کر دیتے درحالیکہ
اپنی شہوت نفسانی کی تسکین مقصود تھی علاوہ ان سب امور کی یہہ دلیل ہے
آنحضرت صلعم کی برائت ہو سکتی ہے کہ باوجودیکہ مثل اپنے اہل وطن کے عورتوں سے محبت آپکی
طبیعت میں داخل تھی لیکن کبھی اپنے تئیں ازراہ تصنع عیوب انسانی سے بری نہیں کیا
بلکہ برخلاف اسکی فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں مثل تمہاری اور داود پیغمبر اور بادشاہ کے
نسبت جنکی بارہ میں توریت میں لکھا ہے کہ شخص خدا کے دل کا ہے یعنی خدا کو
پسند ہے آنحضرت صلعم ایسے ہیں جیسا وہ برف کا ٹکڑا جو ڈاب کے معبد کے لیئے
بہت پاک ہیں اب داود کا حال سنئے کہ زوجہ اول اونکی میکال دختر ساول تھیں
اور یہہ زوجہ اونکی ایام ذلت میں اونسے چھین لیگئیں تھیں اور بعد ازان
پیغمبر موصوف نے کئی عقد پے در پے کئے لیکن تاہم زوجۂ اول کی طلب سے باز نہ آئے اور
قبل اسکی کہ یہہ اوسے دوبارہ اپنے عقد میں لائیں داود نے اوسکی شوہر دوم
اوسے بردستی لیلیا اور چونکہ وہ شخص اپنی زوجہ سے بہت محبت رکھتا تھا
تو جب داود نے اوسے چھین منگایا تو چہار تک دوسنے دوڑا گیا اپنی زوجہ

۱ صحیفہ سموئیل باب ۱۸
۲ سلاطین باب ۱۱
۲ صحیفہ سموئیل باب ۳
۲ صحیفہ سموئیل باب ۳

بالکل بری تھی اور خاص کر اس امر مسلم الثبوت سے کہ حالانکہ آپ کی حیات میں آپ کا
مذہب قایم ہو گیا تھا اور حکومت غیر محدود رکہتی تھی لیکن کبھی اس حکومت سے منتفع
نہیں ہوے اور کبھی اپنی شوکت اور حشمت نہیں چاہی بلکہ آپکے اطوار و عادات میں
جو سادگی اور بے تکلفی ابتدا مین تھے وہی آخر عمر تک ہی آپ یہہ امر باقی رہا کہ آنحضرت نے
یہہ مذہب اپنی شہوت نفسانی کی تسکین کے لئے ایجاد کیا تہا پس اسکا جواب یہہ ہے
کہ چونکہ جب آپ مبعوث ہوے تھے اوس زمانہ مین تمام عرب مین ازواج کی کوئی حد مقرر
نہ تھی لہذا یہہ بات خلاف قیاس ہے کہ آپ ازواج کی ایک حد معین کر دیتے درحالیکہ
اپنی شہوت نفسانی کی تسکین مقصود تھی علاوہ ان سب امور کی یہہ دلیل ہے
آنحضرت صلعم کی برات کیلئے ہو سکتی ہے کہ باوجود یکہ مثل اپنی اہل وطن کے عورتون سے محبت آپکی
طبیعت مین داخل تھی لیکن کبھی اپنی تئین ازراہ تصنع عیوب انسانی سے بری نہیں کیا
بلکہ برخلاف اسکی فرمایا کہ مین ایک بشر ہون مثل تمہارے اور داود پیغمبر اور بادشاہ کی
نسبت جنکی بارہ مین توریت مین لکہا ہے کہ شخص خدا کے دل کا ہے یعنی خدا کو
پسند ہے آنحضرت صلعم ایسے ہین جیسا وہ برف کا ٹکڑا جو ڈاب کے معبد سے لیعنی
بہت پاک ہین اب داود کا حال سنئے کہ زوجہ اول اونکی میکال دختر ساول مین
اور یہہ زوجہ اونکی ایام ذلت مین اونسے چہین لیگئین تہین اور بعد ازان
پیغمبر موصوف نے کئی عقد پے در پے کئے لیکن تاہم زوجہ اول کی طلب سے باز نہ آئے اور
قبل اسکے کہ یہہ اوسے دوبارہ اپنی عقد مین لائین داود نے اوسکی شوہر دوم سے
اوسے بزدستی لے لیا اور چونکہ وہ شخص اپنی زوجہ سے بہت محبت رکہتا تہا
تو جب داود نے اوسے چہین منگایا تو چہار تک ساتہ دوڑا گیا اپنی زوجہ کے

ع صحیفہ [illegible] باب [illegible]
ع صحیفہ [illegible] باب [illegible] ۱۳

بالکل بری تھی اور خاص کر اس امر مسلّم الثبوت سے کہ حالانکہ آپ کی حیات میں آپ کا
مذہب قائم ہو گیا تھا اور حکومت غیر محدود رکھتی تھی لیکن کبھی اس حکومت سے منتفع
نہیں ہوئے اور کبھی اپنی شوکت اور حشمت نہیں چاہی بلکہ آپکے اطوار و عادات میں
جو سادگی اور بے تکلفی ابتدا میں تھی وہی آخر عمر تک ہی آپ بہ امر باقی رہا کہ آنحضرت نے
یہہ مذہب اپنی شہوت نفسانی کی تسکین کے لئے ایجاد کیا تھا پس اسکا جواب یہہ ہے
کہ چونکہ جب آپ مبعوث ہوئے تھے اوس زمانہ میں تمام عرب میں ازواج کی کوئی حد مقرر
نہ تھی لہذا یہہ بات خلاف قیاس ہے کہ آپ ازواج کی ایک حد معین کر دیتے درحالیکہ
اپنی شہوت نفسانی کی تسکین مقصود تھی علاوہ ان سب امور کی یہہ دلیل ہے
آنحضرت صلعم کی برائت ہو سکتی ہے کہ باوجودیکہ مثل اپنے اہل وطن کے عورتوں سے محبت آپکی
طبیعت میں داخل تھی لیکن کبھی اپنے تئیں از راہ تصنع عیوب انسانی سے بری نہیں کیا
بلکہ برخلاف اسکے فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں مثل تمہارے اور داود پیغمبر اور بادشاہ کی
نسبت جنکی بارہ میں توریت میں لکھا ہے کہ یہ شخص خدا کے دل کا ہے یعنی خدا کو
پسند ہے آنحضرت صلعم ایسے ہیں جیسا وہ برف کا ٹکڑا جو ڈابے کے مقابل ہے یعنی
بہت پاک ہیں اب داود کا حال سنئے کہ زوجہ اول اونکی میکال دختر ساول ہیں
اور یہہ زوجہ اونکی ایام ذلّت میں اونسے چھین لیگئیں تھیں اور بعد ازان
پیغمبر موصوف نے کئی عقد پے درپے کئے لیکن تاہم زوجہ اول کی طلب سے باز نہ آئے اور
قبل اسکے کہ یہہ اوسے دوبارہ اپنے عقد میں لائیں داود نے اوسکے شوہر دوم
اوسے بزور دستی لے لیا اور چونکہ وہ شخص اپنی زوجہ سے بہت محبت رکھتا تھا
تو جب داود نے اوسے چھین منگایا تو جہاں تک اوسنے دوڑا گیا اپنی زوجہ کے

مذموم یہہ بت پرستی (جسے ٹرانس سبسٹنشیشن کہتے ہین اور جسکا خلاصہ یہہ ہے
کہ پادری منقلب الماہیت ہو کر خود مسیح ہو جاتی ہین) کا ہی منشاء ہی کہ اون
لوگون نے یہہ قول مسیح (کہ روٹی اور شراب میرا جسم خون ہی) معنی مجازی پر
نہین محمول کیا بلکہ معنی حقیقی مراد لئے پس یہہ عرض راقم کی بیجا نہین کہ اگر مثل
یہود و نصاری کی اہل اسلام بھی استعارات اور مجازات باین غرض استعمال
کرین کہ مشکلات حل ہو جائین اور جو باتین ظاہر مین بعید از عقل ہین قرین
قیاس ہو جائین اور اگر اون امور بعید از عقل کو اور طرز سے بیان کرین
تو اونکی طریقہ پر اعتراض کا محل رہتا ہی تو اونپر یعنی اہل اسلام پر کوی الزام
نہین عائد ہو سکتا ہی حالانکہ جو استعارات اور مجازات قرآن مین مستعمل ہوے
ہین اونمین سے کوئی استعارہ اسقدر خلاف عقل اور موجب ضلالت نہین ہے
جسقدر کہ وہ استعارہ انجیل سے جسپر یہہ عقیدہ نصاری مبنی ہی کہ ایک
پارہ نان چند کلمات سی ایک پادری کی اگرچہ وہ احمق اور جاہل اور شریر
نہ بھی ہو متغیر ہو کر وہ خدا بنجاتا ہی جسنی عالم کو پیدا کیا ہی آنحضرت پر ایک اعتراض
یہہ بھی کیا گیا ہی کہ آپنے یہہ حیلہ کیا کہ مین عرب کو مذہب جدید نہین دیتا
ہون بلکہ اوسی مذہب قدیم کو بحال کرتا ہون جو خدا نے ابراہیم کو دیا تھا
اور اونسے اسمعیل کو جو بانی قوم عرب تھے تاہم آنحضرت نے بیشک ایک مذہب
جدید بنا لیا پس (معاذ اللہ) آپ مرتکب کذب ہوے لکن راقم اس اعتراض کے
جواب مین عرض کرتا ہی کہ اگر مذہب جدید اوسیکو کہتی ہین جو مذہب قدیم کے
مغایر ہو اور [illegible] علیحدہ علیحدہ ہون پس لازم آتا ہی کہ نہ مذہب موسوی

جدید تہا نہ دین عیسیٰؑ اور نہ ملت محمدؐ اسواسطیکہ مذہب موسیٰؑ فقط اوسی بہگلا
تجدد اور موکد تہا جسکا آدم نوح ابراہیم اسحاق یعقوب اور اسمعیل عقاد
رکہتے تھی اور ان انبیاء کا یہہ مذہب تھا کہ خدائی یکتا کی عبادت کرتی تہی
اور اوسسی محبت رکہتی تہے اور وسیکے اطاعت مین بجان و دل مصروف
رہتی تھی اور وہ امور بجالاتی تہی جو بحکم الہی اور مقتضی بشریت ایک شخص کو دوسرے
کی نسبت واجب ہین چنانچہ عیسیٰؑ مسیح ہمسی فرماتی ہین کہ سب سے زیادہ
خدا کی محبت رکہنی اور اپنی ہمجنسون کو مثل اپنی نفس کے دوست رکہنا بس یہی
باتین شرع ہین اور یہی پیغمبر اور راستی جناب مسیحؑ کی یہہ مراد ہی کہ حضرت موسیٰؑ
اور اور انبیاء نی وہ مذہب بنی اسرائیل کو تعلیم کیا تہا جسکا مآل یہہ تھا
کہ ایک خدائے قدیم کی عبادت کرو اور اوسکی محبت رکہو اور آپسمین بڑے
دوستی اور اتحاد رکہو بس اسسے لازم آتا ہی کہ خود مسیح کی شریعت جدید نہ تہی
بلکہ وہی دین تہا جو اوس سے پیشتر حضرت موسیٰؑ نی تعلیم کیا تہا لکن اتنا
فرق ہی کہ ہمین ایک دوسرے کی نسبت نیکی کرنیکی بہ نسبت امم سابقہ کے
زیادہ تر تاکید ہی اور خدا نی ایسا طریقہ ہمارے واسطے مقرر کیا ہی جسکو
سب سے ذلیل ترین اور جاہل ترین شخص بخوبی جان سکتا ہی کہ کب اونے
ان افعال نیک کی مخالفت کی اور کب انہین بجالایا اور وہ طریقہ
اس قول مسیحؑ سی بخوبی واضح ہی کہ سلوک کرو اور وسنی اسطرح جسطرح
کہ تم چاہتی ہو کہ وہ تمسی پیش آئین واضح ہو کہ جب جناب مسیحؑ مبعوث
ہوئی تھی تو جو یہودی یہودیہ مین رہتی تھی اونکی اخلاق بہت خراب

یہ جدید تہا نہ دین عیسیٰؑ اور نہ ملت محمدؐ اسواسطیکہ مذہب موسیٰؑ فقط اوسی نبی کا
مجدد اور نہ مولد تہا جسکا آدمؑ نوحؑ ابراہیمؑ اسحاقؑ یعقوبؑ اور اسمعیلؑ اعتقاد
رکہتے تہی اور ان انبیاء کا یہہ مذہب تہا کہ خدای یکتا کی عبادت کرتی تہی
اور اوسیکی محبت رکہتی تہے اور وسیکے اطاعت مین بجان و دل مصروف
رہتی تہی اور وہ امور بجالاتی تہی جو بحکم الٰہی اور مقتضی بشریت ایک شخص کو دوسرے
کی نسبت واجب ہین چنانچہ عیسیٰ مسیحؑ ہمسی فرماتی ہین کہ سب سے زیادہ
خدا کی محبت رکہنی اور اپنی ہمجنسون کو مثل اپنی نفس کے دوست رکہنا بس یہہ
باتین شرع ہین اور یہی پیغمبر اور راستی جناب مسیحؑ کی یہہ مراد ہی کہ حضرت موسیٰؑ
اور اور انبیاء نی وہ مذہب بنی اسرائیل کو تعلیم کیا تہا جسکا مآل یہہ تہا
کہ ایک خدای قدیم کی عبادت کرو اور اوسکی محبت رکہو اور آپسمین بڑی
دوستی اور اتحاد رکہو پس اسلئے لازم آتا ہی کہ خود مسیح کی شریعت جدید نہ تہی
بلکہ وہی دین تہا جو اوس سے پیشتر حضرت موسیٰؑ نی تعلیم کیا تہا لیکن اتنا
فرق ہی کہ ہمین ایک دوسرے کی نسبت نیکی کرنیکی بہ نسبت امم سابقہ کے
زیادہ تر تاکید ہی اور خدا نی ایسا طریقہ ہماری واسطے مقرر کیا ہی جسکے
سبب سے ذلیل ترین اور جاہل ترین نکس بخوبی جان سکتا ہی کہ کب اوسنے
ان افعال نیک کی مخالفت کی اور کب انہین بجالایا اور وہ طریقہ
اس قول مسیحؑ سی بخوبی واضح ہی کہ سلوک کرو اور ونسی اسیطرح جسطرح
کہ تم چاہتی ہو کہ وہ تمسی پیش آئین واضح ہو کہ جب جناب مسیحؑ مبعوث
ہوئی تہی تو جو یہودی یہودیہ مین رہتی تہی اونکی اخلاق بہت خراب

یہہ جدید تہا نہ دین عیسیٰؑ اور نہ ملت محمدؐ اسواسطیکہ مذہب موسیٰؑ فقط اوسی دین کا
تجدد اور مؤکد تہا جسکا آدم نوح ابراہیم اسحاقؑ یعقوب اور اسمعیل اعتقاد
رکہتے تھے اور اون انبیاء کا یہہ مذہب تھا کہ خدای یکتا کی عبادت کرتے تھے
اور اوسیکی محبت رکہتے تہے اور اوسیکی اطاعت مین بجان و دل مصروف
رہتے تھے اور وہ امور بجالاتے تہے جو بحکم الہی اور مقتضی بشریت ایک شخص کو دوسرے
کی نسبت واجب ہین چنانچہ عیسیٰ مسیحؑ ہمسی فرماتے ہین کہ سب سے زیادہ
خدا کی محبت رکہنی اور اپنی ہمجنسون کو مثل اپنی نفس کے دوست رکہنا بس یہہ
باتین شرع ہین اور یہی پیغمبر اور اسی جناب مسیحؑ کی یہہ مراد ہی کہ حضرت موسیٰؑ
اور اور انبیاء نے وہ مذہب بنی اسرائیل کو تعلیم کیا تہا جسکا مآل یہہ تھا
کہ ایک خدائے قدیم کی عبادت کرو اور اوسکی محبت رکھو اور آپسمین بڑے
دوستی اور اتحاد رکھو پس اسسے لازم آتا ہی کہ خود مسیح کی شریعت جدید نہ تھی
بلکہ وہی دین تہا جو اون سے پیشتر حضرت موسیٰؑ نے تعلیم کیا تہا لکن اتنا
فرق ہی کہ ہمین ایک دوسرے کی نسبت نیکی کرنیکی بہ نسبت امم سابقہ کے
زیادہ تر تاکید ہی اور خدا نے ایسا طریقہ ہمارے واسطے مقرر کیا ہی جسکو
سب سے ذلیل ترین اور جاہل ترین ناکس بخوبی جان سکتا ہی کہ کب اوسنے
ان افعال نیک کی مخالفت کی اور کب انہین بجالایا اور وہ طریقہ
اس قول مسیحؑ سے بخوبی واضح ہی کہ سلوک کرو اوروں سے اسیطرح جسطرح
کہ تم چاہتے ہو کہ وہ تمسے پیش آئین اور واضح ہو کہ جب جناب مسیحؑ مبعوث
ہوئے تھے تو جو یہودی یہودیہ مین رہتے تھے اونکی اخلاق بہت خراب

بہ دید تہا نہ دین عیسیٰؑ اور نہ ملت محمدؐ اسواسطیکہ مذہب موسیٰؑ فقط اوسی بہ کا
تجدد اور مؤکد تہا جسکا آدم نوح ابراہیم اسحاقؑ یعقوب اور اسمعیل عقا
رکہتے تھی اور انبیاء کا یہہ مذہب تھا کہ خدای یکتا کی عبادت کرتی تہی
اور اوسیکا محبت رکہتی تہے اور وسیکے اطاعت مین بجان و دل مصروف
رہتی تھی اور وہ امور بجالاتی تہی جو بحکم الٰہی اور مقتضی بشریت ایک شخص کو دوسرے
کی نسبت واجب ہین چنانچہ عیسیٰؑ مسیح ہمسی فرماتی ہین کہ سب سے زیادہ
خدا کی محبت رکہنی اور اپنی ہمجنسون کو مثل اپنی نفس کے دوست رکہنا بس یہہ
باتین شرع ہین اور یہی پیغمبر اور استی جناب مسیحؑ کی یہہ مراد ہی کہ حضرت موسیٰؑ
اور اور انبیاء الٰہی وہ مذہب بنی اسرائیل کو تعلیم کیا تہا جسکا مآل یہہ تھا
کہ ایک خدای قدیم کی عبادت کرو اور اوسکی محبت رکھو اور آپسمین بڑے
دوستی اور اتحاد رکہو پس اسسے لازم آتا ہی کہ خود مسیح کی شریعت جدید نہ تہی
بلکہ وہی دین تہا جو اوس سے پیشتر حضرت موسیٰؑ نی تعلیم کیا تہا لکن اتنا
فرق ہی کہ ہمین ایک دوسرے کی نسبت نیکی کرنیکی بہ نسبت امم سابقہ کے
زیادہ تر تاکید ہی اور خدا نی ایسا طریقہ ہماری واسطے مقرر کیا ہی جسکے
سبب سے ذلیل ترین اور جاہل ترین نلس بخوبی جان سکتا ہی کہ کب اوسنے
ان افعال نیک کی مخالفت کی اور کب نہین بجالایا اور وہ طریقہ
اس قول مسیحؑ سی بخوبی واضح ہی کہ سلوک کرو اور وںسی اسیطرح جسطرح
کہ تم چاہتی ہو کہ وہ تمسی پیش آئین (واضح ہوء کہ جب جناب مسیحؑ معبوث
ہوئی تھی تو جو یہودی یہودیہ مین رہتی تھی اونکی اخلاق بہت خراب

اور کیپیٹنڈرا کو برباد و تاراج کیا حالانکہ بادشاہان ممالک مشرقیّہ کا دستور رہی کہ
اوہ جب کسی شہر کو فتح کیا اوہر وہان کی لوگون کو قتل کرنا شروع کرتی ہین خواہ
وہ لوگ ہتیار بند ہون خواہ بی ہتیار خواہ مجرم ہون خواہ بی قصور لیکن
آنحضرت صلعم کے رحم کو دیکہیی کہ اگرچہ آپ کو کفار سی بہت سے انتقام لینی تہی لیکن
چند ہی مقامات پر اونسی بدلہ لیا اور اکثر مواقع مین بہی اکثر اونکی جرمون سے
بالکل عفو و درگذر کیا اور یہہ بہی ملاحظہ کیجیی کہ اگر آنحضرت صلعم لڑی بہی تو کسواسطے
کہ خانہ خدا کو نجاست بت پرستی سی پاک کرنیکی لئے چنانچہ جب آپ بعد فتح
مکہ معظمہ داخل خانہ کعبہ ہوئے تو یہہ کلمات طیّبہ فرمائے کہ حق آیا اور باطل
دفع ہوا اور ان کلمات سی تین سی ساٹہہ بتون مین جو اوس مقام مقدس مین
نصب تہے زلزلہ ڈالدیا اور منہدم کردیا اور جب اپنی کام یعنی دفع بت پرستی
کو انجام دیچکی تو پہر اوس شہر مفتوح مین اپنی حکومت قایم کرنیکی کوشش
نہکی جیسا کہ تہوڑا عرصہ ہوا کہ آپ صلعم کی ہمنام فتاح رشابد اسّی محمود غزنوی
مرادہی نی کیا اور نہ آپ نی اپنی شان و شوکت ظاہر ہو کرنیکی لئے کوسی
محل اوس معبد کی قریب بنایا جو خدا کے عزت و جلال ظاہر کرنیکے لئے فتح
کیا تہا بلکہ اپنی باواجداد کا معبد اور اپنی قوم یا پایہ تخت اور اپنی مذہب کا
معبد یعنی مکہ معظمہ چہوڑ کر اپنی بیت فقر کو مراجعت کی اور وہان اپنی اصحاب
وفادار مین جو بوقت امتحان آپ صلعم کی شریک ہوئی تہی بود و باش اختیار کی

قسمت دوم

آنحضرت نی بزور شمشیر اپنی مذہب کو رواج دیا اور اس وجہ سے لا کہا

آدمیون کو ناحق قتل کیا اور لاکھا کو مصیبت اور تکلیف مین مبتلا کیا فقط

جواب

راقم کہتا ہی کہ فرض کیا کہ قول معترض من وجہ صحیح ہی اور یہہ بھی تسلیم کیا
کہ لاکھا بت پرست اسواسطی قتل کئے گئے کہ اونہون نے وجود خدا ی یگانہ کا انکار
کیا تھا تاہم یہہ جواب ہو سکتا ہی کہ جس بات کا خدا نے ایک مرتبہ حکم فرمایا وہ بات
کسی زمانہ مین ناحق نہین ہو سکتی اور چونکہ عیسائیون کو اس بات کا یقین فرض ہی
کہ حق تعالی نے حکم کیا کہ اہل کنعان کو بالکل نیست و نابود کرد و اسواسطی کہ
یہہ لوگ بت پرستی کرتے ہین اور یہہ واہ یعنی خدا نے اس امر کی تکمیل کے لیے
یہہ معجزہ بھی ظاہر کیا کہ آفتاب اور ماہتاب کو ٹھہرا رکھا تا کہ یوشع سب شہرون
کو قتل کر ڈالین لہذا اگر یہہ لوگ یعنی عیسائی منصف ہونگی تو اس بات کا
اقرار کرینگی کہ اگر آنحضرت نے بھی اوسی ذریعہ سی اپنی مذہب کو رواج دیا
تو بجا کیا اور کوئی الزام آپ کی نسبت نہین عائد ہو سکتا سوا اسکے
اگر اس بات کو تسلیم نہ کرینگی تو یہہ قباحت لازم آئیگی کہ آنحضرت کی زمانہ کے
نسبت حضرت موسی کی زمانہ مین خدا کو بت پرستی سی زیادہ تر تنفر تھا اور
آپ کی عہد کی نسبت بادشاہان بنی اسرائیل کی وقت مین خدا کو عبادت اصنام
زیادہ تر ناپسند تھی کہ اونکو اور اونکی تمام رعایا کو فقط اسی گناہ کی سبب سے ہلاک کیا
یہہ سچ ہی کہ آنحضرت نے جنگ کی تھی لیکن آپکے جہاد مین اور حضرت موسی کے
لڑائیون مین یہہ فرق بین ہی کہ آپنے بندگان خدا کو بالکل برباد اور غارت نہین کیا
اسواسطی کہ جہاد کرنے سے یہہ مطلب ممدوح آپکا منظور تھا کہ تمام قبائل عرب کو

مستغرق کرکے ایک گروہ کردین اور بت پرستی کو دفع کرکے عبادت خدائے یکتا اونہین
تعلیم کرین اور جن لوگون نے آپ کی شریعت کی متابعت قبول کرلی اونسے آپ بملائمت
و ملاطفت پیش آئے ہان البتہ جن لوگون نے تمرد و جحود کیا اونہین قتل کیا لیکن
آپ نے عورتون اور لڑکون اور بچون کو بیقصور سمجھکر جان بخشی کی اور اپنے صحابہ
کو تاکید کی کہ جو لوگ قرآن پر ایمان لائین اور اوسکی متابعت اختیار کرین اونہین
نہ ستانا بلکہ مثل بھائیونکے اونسے پیش آنا لیکن برخلاف اسکے حضرت موسیٰ نے
قومین کی قومین کاٹ قتل کرڈالین اور نہ اونپر رحم کیا اور نہ اونکی اطاعت
قبول کی مگر آنحضرت نے اس امر مین حضرت موسیٰؑ کی متابعت کبھی نہین کی
ہان البتہ اکثر سلاطین نصاریٰ نے اس فعل مین حضرت موسیٰؑ کی پیروی کی ہے
خاصکر اہل اسپانیہ نے کہ جب اون لوگون نے پیرو اور میکسیکو کو فتح کیا تو وہان
کے باشندون کو بالکل نیست و نابود کردیا راقم کہتا ہے کہ تمام قرآن مین کہین
ایسے احکام خدا کیطرف نہین منسوب کئے ہین جنسے ایسی بیرحمی اور ناانصافی
ظاہر ہوتی ہو جو بشر کی عقل مین نہ آئے البتہ توریت مین اس قسم کے بہت سے احکام
ہین جنمین سے چند ذیل مین مرقوم ہوتے ہین پس موسیٰؑ نے کہا کہ خداوند فرماتا ہے
ہر شخص کے ہاتھہ مین تلوار دے اور تمام لشکر مین اندر اور باہر دورہ کر اور ہر
شخص اپنے بھائی کو قتل کرے اور ہر شخص اپنے دوست کو قتل کرے اور ہر شخص اپنے
ہمسایہ کو قتل کرے یوشع نے ساری ملک کو اور اونکی سب بادشاہونکو
قتل کیا اور کسی کو زندہ نہ چھوڑا بلکہ بالکل فنا کردیا ذی روح چیزون کو
جیسا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اوسی حکم کیا تھا اب چار مضمون سے

متفق کر کی ایک گروہ کردین اور بت پرستی کو دفع کر کی عبادت خدای یکتا اونہین تعلیم کرین اور جن لوگون نی آپ شریعت کی متابعت قبول کر لی اونسی آپ بملاطفت پیش آئی ہان البتہ بنی قریظہ نی تمرد و جحود کیا اونہین قتل کیا لکن آپ نی عورتون اور لڑکون اور بچون کو بیقصور سمجھکر جان بخشی کی اور اپنی صحابہ کو تاکید کی کہ جو لوگ قرآن پر ایمان لائین اور اوسکی متابعت اختیار کرین اونہین نہ ستانا بلکہ مثل بہائیونکی اونسی پیش آنا لکن برخلاف اسکی حضرت موسی نے قومین کی قومین قتل کر ڈالین اور نہ اونپر رحم کیا اور نہ اونکی اطاعت قبول کی مگر آنحضرت نی اس امر مین حضرت موسیٰ؈ کی متابعت کبہی نہین کی ہان البتہ اکثر سلاطین نصاری نی اس فعل مین حضرت موسیٰ؈ کی پیروی کی خاصکر کی اہل اسپانیہ نی کہ جب اون لوگون نے پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو وہان کی باشندون کو بالکل نیست و نابود کر دیا راقم کہتا ہی کہ تمام قرآن مین کہین ایسی احکام خدا کیطرف نہین منسوب کئے ہین جنسی ایسی بیرحمی اور ناانصافی ظاہر ہوتی ہو جو بشر کی عقل مین آئی البتہ توریت مین اس قسم کی بہت سے احکام ہین جنمین سے چند ذیل مین مرقوم ہوتی ہین پس موسیٰ نی کہا کہ خداوند فرماتا کہ ہر شخص کے ہاتھ مین تلوار دی اور تمام لشکر مین اندر اور باہر دورہ کر اور ہر شخص اپنے بہائی کو قتل کرے اور ہر شخص اپنی دوست کو قتل کرے اور ہر شخص اپنے ہمسایہ کو قتل کرے یوشع نی ساری ملک کو اور اونکی سب بادشاہونکو قتل کیا اور کسی کو زندہ نہ چہوڑا بلکہ بالکل فنا کر دیا ذی روح چیزون کو جیسا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اوسی حکم کیا تہا اب چار مضمون اسکے

متفق کرکی ایک گروہ کردین اور بت پرستی کو دفع کرکی عبادت خدای یکتا اونہین
تعلیم کرین اور جن لوگون نے آپ کی شریعت کی متابعت قبول کرلی اونسی آپ بملاطفت
ملاطفت پیش آئی ہان البتہ بعض لوگون نی تمرد و جحود کیا اونہین قتل کیا لکن
آپ نی عورتون اور لڑکون اور بچون کو بیقصور سمجھکر جان بخشی کی اور اپنی صحابہ
کو تاکید کی کہ جو لوگ قرآن پر ایمان لائین اور اوسکی متابعت اختیار کرین اونہین
نہ ستانا بلکہ مثل بھائیونکی اونسی پیش آنا لکن برخلاف اسکی حضرت موسی نے
قومین کی قومین کاٹ کر قتل کرڈالین اور نہ اونپر رحم کیا اور نہ اونکی اطاعت
قبول کی مگر آنحضرت نی اس امر مین حضرت موسیٰؑ کی متابعت کبھی نہین کی
ہان البتہ اکثر سلاطین نصارے نی اس فعل مین حضرت موسیٰؑ کی پیروی کی ہے
خاصکر کی اہل اسپانیہ نی کہ جب اون لوگون نی پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو وہان
کی باشندون کو بالکل نیست و نابود کردیا راقم کہتا ہی کہ تمام قرآن مین کہین
ایسی احکام خدا کیطرف نہین منسوب کیے ہین جنسی ایسی بیرحمی اور ناانصافی
ظاہر ہوتی ہو جو بشر کی عقل مین نہ آئی البتہ توریت مین اس قسم کی بہت سے احکام
ہین جنمین سے چند ذیل مین مرقوم ہوتی ہین پس موسیٰ نی کہا کہ خداوند فرماتا
ہر شخص کے ہاتھ مین تلوار دی اور تمام لشکر مین اندر اور باہر دورہ کر اور ہر
شخص اپنے بھائی کو قتل کری اور ہر شخص اپنی دوست کو قتل کری اور ہر شخص اپنے
ہمسایہ کو قتل کری یوشع نی ساری ملک کو اور اونکی سب بادشاہونکو
قتل کیا اور کسی کو زندہ نہ چھوڑا بلکہ بالکل فنا کردیا ذیروح چیزون کو
جیسا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نی اوسی حکم کیا تھا اب چار مضمون لکھے

متفق ہو کر ایک گروہ کر دیں اور بت پرستی کو دفع کر کے عبادت خدائے یکتا اونہیں تعلیم کریں اور جن لوگوں نے آپ کے شریعت کی متابعت قبول کی اونسے آپ بملائمت و ملاطفت پیش آئے ہاں البتہ بن لوگوں نے تمرد و جحود کیا اونہیں قتل کیا لکن آپ نے عورتوں اور لڑکوں اور بچوں کو بیقصور سمجھکر جان بخشی کی اور اپنے صحابہ کو تاکید کی کہ جو لوگ قرآن پر ایمان لائیں اور اوسکی متابعت اختیار کریں اونہیں نہ ستانا بلکہ مثل بھائیوں کی اونسے پیش آنا لکن برخلاف اسکی حضرت موسیٰ نے قوموں کی قوموں کو قتل کر ڈالیں اور نہ اونپر رحم کیا اور نہ اونکی اطاعت قبول کی مگر آنحضرتؐ نے اس امر میں حضرت موسیٰؑ کی متابعت کبھی نہیں کی ہاں البتہ اکثر سلاطین نصاریٰ نے اس فعل میں حضرت موسیٰؑ کی پیروی کی کہ خاص کر کے اہل اسپانیہ نے کہ جب اون لوگوں نے پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو وہاں کے باشندوں کو بالکل نیست و نابود کر دیا راقم کہتا ہی کہ تمام قرآن میں کہیں ایسے احکام خدا کیطرف نہیں منسوب کیے ہیں جنسے ایسی بیرحمی اور ناانصافی ظاہر ہوتی ہو جو بشر کی عقل میں نہ آئے البتہ توریت میں اس قسم کی بہت سے احکام ہیں جنمیں سے چند ذیل میں مرقوم ہوتی ہیں پس موسیٰؑ نے کہا کہ خداوند فرماتا ہے کہ ہر شخص کے ہاتھ میں تلوار دے اور تمام لشکر میں اندر اور باہر دورہ کر اور ہر شخص اپنے بھائی کو قتل کرے اور ہر شخص اپنی دوست کو قتل کرے اور ہر شخص اپنے ہمسایہ کو قتل کرے اور یوشع نے ساری ملک کو اور اونکی سب بادشاہوں کو قتل کیا اور کسی کو زندہ نہ چھوڑا بلکہ بالکل فنا کر دیا ذی روح چیزوں کو جیسا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اوسی حکم کیا تھا اب چار مضمون لکھے

متفق کرکی ایک گروہ کرے اور بت پرستی کو دفع کرکی عبادت خدای یکتا اونہین تعلیم کرین اور جن لوگون نے آپکے شریعت کی متابعت قبول کرلی اونسی آپ بملایمت و ملاطفت پیش آئی ہان البتہ بن قریظہ کی تمرد و جحود کیا اونہین قتل کیا لکن آپ نی عورتون اور لڑکون اور بچون کو بیقصور سمجھکر جان بخشی کی اور اپنی صحابہ کو تاکید کی کہ جو لوگ قرآن پر ایمان لائین اور اوسکی متابعت اختیار کرین اونہین نہ ستانا بلکہ مثل بہائیونکی اونسی پیش آنا لکن برخلاف اسکی حضرت موسی نے قومین کی قومین کی قتل کر ڈالین اور نہ اونپر رحم کیا اور نہ اونکی اطاعت قبول کی مگر آنحضرت نی اس امر مین حضرت موسیٰ کی متابعت کبھی نہین کی ہان البتہ اکثر سلاطین نصاریٰ نی اس فعل مین حضرت موسیٰ کی پیروی کی ہے اسکے خاص کر اہل اسپانیہ نی کہ جب اون لوگون نے پیرو اور میکسیکو فتح کیا تو وہان کی باشندون کو بالکل نیست و نابود کر دیا راقم کہتا ہی کہ تمام قرآن مین کہین ایسی احکام خدا کیطرف نہین منسوب کئے ہین جنسی ایسی بیرحمی اور ناانصافی ظاہر ہوتی ہو جو بشر کی عقل مین نہ آئی البتہ توریت مین اس قسم کی بہت سے احکام ہین جنمین سے چند ذیل مین مرقوم ہوتی ہین پس موسیٰ نی کہا کہ خداوند فرماتا ہے کہ ہر شخص کے ہاتھ مین تلوار دی اور تمام لشکر مین اندر اور باہر دورہ کرا اور ہر شخص اپنے بہائی کو قتل کری اور ہر شخص اپنی دوست کو قتل کری اور ہر شخص اپنے ہمسایہ کو قتل کری یوشع نی ساری ملک کو اعداد اونکی سب بادشاہونکو قتل کیا اور کسی کو زندہ نہ چھوڑا بلکہ بالکل فنا کر دیا ذی روح چیزون کو جیسا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اوسی حکم کیا تہا اب چار مضمون لکھے

اور کسی ملت کی لوگون سے عفو و درگذر نہین کیا اسواسطیکہ اس اعتراض کے
جواب مین وہ (مجدد) یہہ دلیل کر سکتی ہین کہ اگر نفس ظلم ناجائز ہی تو اوسکا
استعمال کسی زمانہ مین از روی شرع نہین ہو سکتا حالانکہ تم
لوگون نے چوتہی صدی عیسوی سے اس زمانہ تک ظلم و جبر کیا
تاہم تم کہتے ہو کہ ان سب ظلمون مین ہمنے کوئی حرکت بیجا نہین کے
بلکہ سب بجا کیا ہیں تم لوگون کو لازم ہی کہ اس بات کو قبول کرو کہ
یہہ طریقہ ظلم درباب مذہب فی نفسہ ناجائز نہین ہی لہذا مین (یعنی محمد صلعم)
بھی ابتدائی زمانۂ نبوت مین اس طریقۂ ظلم کی عمل مین لانیکا شرعاً مجاز تہا
اسواسطیکہ یہہ حیلہ عذر بالکل خلاف عقل ہی کہ ایک فعل پہلی صدی عیسوی
مین تو گناہان کبیرہ مین داخل تھا اور وہی فعل چوتھی صدی مین جائز
ہو گیا یا ایک فعل چوتہی صدی مین جائز ہو گیا لیکن پہلی صدی مین حرام تہا
البتہ یہہ عذر جب بجا ہوتا کہ اگر خدا نی چوتھی صدی مین نئی قوانین جاری کئے
گئی ہوتی مسلمان حسب احکام مذہب خود اس امر پر مامور ہین کہ اور مذہب کی
تباہ و برباد کرنیکی لئے شدت اور سختی کرین تاہم اس زمانہ مین تو وہ لوگ
اور مذہب کی لوگون سے عفو و درگذر کرتی ہین اور یہہ امور اونہون نے
بہت عرصہ سی اختیار کئی ہین لیکن عیسائیون کو سوا وعظ و نصیحت کے
اور کسی بات کا حکم نہین ہی تاہم معلوم نہین کہ کتنی عرصہ سی ان لوگونکا
یہہ شعار ہی کہ اور مذہب کی لوگون کو جلا دیتی ہین اور قتل بھی
کر ڈالتے ہین گبن صاحب مؤرخ مشہور اہل اسلام کا عفو و درگذر اور

اور کسی ملت کی لوگون سے عفو و درگذر نہین کیا اسواسطیکہ اس اعتراض کے
جواب مین وہ (مجدم) یہہ دلیل کر سکتی ہین کہ اگر نفس ظلم نا جائز ہی تو اوسکا
استعمال کسے زمانہ مین اندروی شرع نہین ہو سکتا حالانکہ تم
لوگون نے چوتہی صدی عیسوی سے اس زمانہ تک ظلم و جبر کیا
تاہم تم کہتے ہو کہ ان سب ظلمون مین ہمنے کوئی حرکت بیجا نہین کے
بلکہ سب بجا کیا ہیں تم لوگون کو لازم ہی کہ اس بات کو قبول کرو کہ
یہہ طریقہ ظلم در باب مذہب فی نفسہ نا جائز نہین ہی لہذا مین (یعنی محمدؐ)
بھی ابتدائی زمانۂ نبوت مین اس طریقۂ ظلم کی عمل مین لانیکا شرعاً مجاز تہا
اسواسطیکہ یہہ حیلہ عذر بالکل خلاف عقل ہی کہ ایک فعل پہلی صدی عیسوی
مین تو گناہان کبیرہ مین داخل تہا اور وہی فعل چوتھی صدی مین جائز
ہو گیا یا ایک فعل چوتہی صدی مین جائز ہو گیا لکن پہلی صدی مین حرام تہا
البتہ یہہ عذر جب بجا ہوتا کہ اگر خدا نی چوتھی صدی مین نئی قوانین جاری
کئی ہوتی مسلمان حسب احکام مذہب خود اس امر پر مامور ہین کہ اور مذہب کی
تباہ و برباد کرنیکی لئے شدت اور سختی کرین تاہم اس زمانہ مین تو وہ لوگ
اور مذہب کی لوگون سے عفو و درگذر کرتی ہین اور یہہ امور اونہون نے
بہت عرصہ سی اختیار کئی ہین لکن عیسائیون کو سوا وعظ و نصیحت کے
اور کسی بات کا حکم نہین ہی تاہم معلوم نہین کہ کتنی عرصہ سی ان لوگونکا
یہہ شعار ہی کہ اور مذہب کی لوگون کو جلا دیتی ہین اور قتل بھی
کرتی ہین گبن صاحب مورخ مشہور اہل اسلام کا عفو و درگذر اور

باشندگانِ افریقیہ اور ایشیا جنہوں نے مذہب اسلام قبول کیا تھا
اور مسلمانان عرب کے لشکر میں آملے تھے وہ لوگ بوعظ و نصیحت
اس عقیدہ کیطرف دعوت کیئے تھے کہ خدا ایک ہی اور محمد صلعم اوسکے رسول ہیں
نہ بظلم و تعدی ایک کلمہ پڑھنے سے اور ایک آگے کی کہال کے کٹنے
سے (یعنی ختنہ سے) رعیت اور غلام اسیر اور مجرم مسلمانان فتحیاب کے ہمسر
اور ہمرتبہ ہوجاتے تھے اور جو لوگ اسلام قبول کرتے تھے اپنے تمام گناہان
ماضیہ کا کفارہ دیتے تھے اور عہود اور معاملات سابقہ شکست کر دیتے تھے
اور عہد رہبانیت اور تجرد کی شکست کرکے ہم نشست اور ہم الفت اختیار
کرتے تھے اور جو لوگ اپنے ملک صالح اور گوشہ ہائے تنہائی میں
با آرام تمام سو گئے تھے وہ آواز نقارہ لشکر اسلام سے خواب غفلت
سے بیدار ہوئے اور انقلابات زمانہ سے ہر شخص نے گروہوں میں سے
اوس درجہ قابلیت اور جرأت تک پہونچگیا جو اوسے خلقت سے حاصل تھا
اب راقم ذیل میں ایک فرمان عام آنحضرت صلعم کا نقل کرتا ہی تاکہ جو کچھ کہ
مورخ موصوف (یعنی گبن صاحب) نے آنحضرت صلعم کی عفو و درگذر کے بارے
میں لکھا ہے اوسکی صحت ثابت ہوجاوے فرمان مرقوم ذیل ایک کتاب
مسمی بہ ارلی ڈسکرپشن آف دی ایسٹ انڈیا اور کنٹریز مصنفہ جارج
باکوک صاحب پادری کلان سینٹ مطبوعہ ۱۷۴۳ع سے نقل کیا گیا ہے اور
زہد و تقوی اور علم و فضل مصنف موصوف اس فرمان کی صحت اور ہمارے نیاز
کو کافی ہے فقط

باشندگانِ افریقیہ اور ایشیا جنہوں نے مذہب اسلام قبول کیا تہا
اور مسلمانان عرب کے لشکر مین آملے تھے وہ لوگ بوعظ و نصیحت
اس عقیدہ کیطرف دعوت کیئے تھے کہ خدا ایک ہی اور محمد اوسکے رسول ہین
نہ بظلم و تعدی ایک کلمہ پڑھنے سے اور ایک آگے کی کہال کے کٹنے
سے (یعنی ختنہ سے) رعیت اور غلام اسیر اور مجرم مسلمانان فتح کے ہمسر
اور ہمرتبہ ہو جاتے تھے اور جو لوگ اسلام قبول کرتے تھے اپنے تمام گناہان
ماضیہ کا کفارہ دیتے تھے اور عہود اور معاملات سابقہ شکست کر دیتے تھے
اور عہد رہبانیت اور تجردی شکست کر کے سنت اور سہولت اختیار
کرتے تھے اور جو لوگ اپنے ملک صالح اور گوشہ تنہائی مین
ناآرام تمام ہو گئے تھے وہ لوگ نقارہ لشکر اسلام سے خواب غفلت
سے بیدار ہوئے اور انقلابات ماند سے ہر شخص نئے گروہون مین سے
اوس درجہ قابلیت اور جرأت تک پہونچگیا جو اوسے خلقت سے حاصل تہا
اب راقم ذیل مین ایک فرمان عام آنحضرت صلعم کا نقل کرتا ہی تاکہ جو کچھ کہ
مورخ موصوف (یعنی گبن صاحب) نے آنحضرت صلعم کی عفو و درگذر کے بارے
مین لکہا ہے اوسکی صحت ثابت ہو جاوے فرمان مرقوم ذیل ایک کتاب
مسمی بہ اری ڈسکرپشن آف دی ایسٹ انڈیا اور کنٹرینز مصنفہ جارج
پاکوک صاحب پادری کلان سینٹ مطبوعہ سنہ ۱۷۴۳ع نقل کیا گیا ہے اور
زہد و تقوی اور علم و فضل مصنف موصوف اس فرمان کی صحت اور عمدگی ثابت
کرنے کو کافی ہے فقط

باشندگان افریقیہ اور ایشیا جنہوں نے مذہب اسلام قبول کیا تھا
اور مسلمانان عرب کے لشکر میں آملے تھے وہ لوگ بوعظ و نصیحت
اس عقیدہ کیطرف دعوت کیے تھے کہ خدا ایک ہی اور محمد صلعم اوسکے رسول ہیں
نہ بظلم و تعدی ایک کلمہ پڑھنے سے اور ایک آگے کی کھال کے کٹنے
سے (یعنی ختنہ سے) رعیت اور غلام اسیر اور مجرم مسلمانان فتحیاب کے ہمسر
اور ہمرتبہ ہو جاتے تھے اور جو لوگ اسلام قبول کرتے تھے اپنے تمام گناہان
ماضیہ کا کفارہ دیتے تھے اور عہود اور معاملات سابقہ شکست کر دیتے تھے
اور عہد رہبانیت اور تجرد کی شکست کر کے سنت اور مواصلت اختیار
کرتے تھے اور جو لوگ اپنے ملک میں صاحب اولاد نہ تھے یا تنہائی میں
نا آرام تمام ہوا کرتے تھے وہ ابھی لشکر اسلام سے خواب غفلت
سے بیدار ہوئے اور انقلابات زمانہ سے ہر شخص نئے گروہوں میں سے
اوس درجہ قابلیت اور جرأت تک ہو گیا جو اوسے خلقت ہی حاصل تھا
اب راقم ذیل میں ایک فرمان عام آنحضرت صلعم کا نقل کرتا ہے تاکہ جو کچھ کہ
مورخ موصوف (یعنی گبن صاحب) نے آنحضرت صلعم کی عفو و درگذر کے بارے
میں لکھا ہے اوسکی صحت ثابت ہو جاوے فرمان مرقوم ذیل ایک کتاب
مسمی بہ اری ڈسکرپشن آف دی اسٹیٹ آف انڈیا اور کنٹریز مصنفہ جارج
باکوک صاحب پادری کلان سینٹ مطبوعہ ۱۷۴۳ء نقل کیا گیا ہے اور
زہد و تقوی اور علم و فضل مصنف موصوف اس فرمان کی صحت اور ہمت باور
کو کافی ہے فقط

فراوان ہو تو باشندگان ملک اسلام کو واجب ہے کہ فی صاع
کسی قدر غلہ اونہیں بھی دین یازدہم یہ مسلمان لڑائی کے وقت
اونہیں اونکے مکانات سے نکال لیجائیں اور نہ اونپر لڑائیوں میں شریک
ہونیکا جبر کریں اور جنگ میں بھی اونسے جزیہ طلب کریں واضح ہو
کہ مدات مذکورۂ بالا میں فقط راہبوں کے بارے میں لکھا ہے اور
سات مدات مرقومۂ ذیل میں سب عیسائیوں کے باب میں لکھا ہے
دوازدہم جو عیسائی شہروں میں بود و باش رکھتے ہیں اور اسقدر
مال رکھتے ہیں اور تجارت کرتے ہیں کہ جزیہ دے سکتے ہیں تو اون سے
بارہ درہم سے زیادہ نہ لیجائیں سیزدہم سوا مبلغ مذکورۂ بالا کی
اور کچھ اونسے نہ طلب کیا جاوے حسب قول جناب باری جو فرماتا ہے
کہ ہرگز نہ ستاؤ اون لوگوں کو جو ادب کرتے ہیں اون کتابوں کا جو بھیجی گئی ہیں
خدا کیجانب سے بلکہ چاہئے کہ مہربانی سے دو تم اپنی نعمتوں میں سے
اونہیں اور اون سے کلام کرو اور منع کرو ہر شخص کو اونکی ایذا رسانی
سے چہاردہم اگر اتفاقا کوئی زن نصرانیہ کسی مسلمان سے
عقد کرے تو مرد مسلمان اوسے گرجا گھر جانے دیوے اور اوسی اوسکے
اعمال مذہبی بجالانے دے اور اس امر میں اپنی زوجہ کی خواہش کے
خلاف نہ کرے پانزدہم کوئی شخص اونہیں ترمیم کنائس
سے منع نہ کرے شانزدہم جو شخص برے اس فرمان کے
خلاف عمل میں لائیگا اور کسی امر کا خلاف اسکی اعتنا کرے گا

بتحقیق کہ وہ دین خدا سے مرتد ہوگیا اور رسول خدا سے منحرف ہوگیا
اسواسطے کہ مینے حسب اقرارنامہ ہذا اونہیں پناہ دی ہے ہنوز ہم
کوئی شخص اونپر ہتھیار نہ باندہے بلکہ برخلاف اسکی مسلمان اونکی طرف
سے لڑین ہیجد ہم اس فرمان کے ذریعہ سے ہین حکم کرتا ہوں کہ میری
امت مین سے کوئی شخص تا قیام قیامت اس اقرارنامہ کے خلاف
عمل مین نہ لائے فقط

اسماے گواہان

علی ابن ابیطالب عمر بن خطاب جعفر ابن ابو عمون سعد ابن [illegible]
وغیرہ * یہ فرمان امیرالمومنین خلیفہ علی ابن ابیطالب نے لکہا اور
رسول خدا نے اپنے ہاتہ سے مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ میں [illegible]
دستخط کئے مرقومہ ۳ ماہ محرم سنہ ۲ ہجری تمام شد [illegible]

آنحضرت صلعم بنام نصاریٰ

راقم گمان کرتا ہی کہ دلائل اور امور واقعیہ مذکورہ بالا اس بات کی
کافی ہین کہ ہر شخص صاف قلب اور غیر متعصب کے نزدیک ثابت
ہوجائے کہ چونکہ تہمت دوم نسبت بآنحضرت صلعم بالکل بے اصل ہے
لہذا محض غلط ہے اور آپ کی بدگوئی ہے فقط ....

تہمت سوم

قرآن مین بہشت کو اوصاف نفسانی اور شہوانی سے متصف بنایا
واضح ہو کہ علاوہ ہر دو تہمتہائی مذکورہ بالا کے ایک تہمت آنحضرت

کی نسبت بہہ بھی کی گئی ہے کہ جن لذات بہشت کا وعدہ آپ نے
اون لوگون سے کیا ہے جو آپ کی شریعت پر ایمان لائین اور اوسکے
احکام کے موافق عمل کرین وہ سب لذات نفسانی اور شہوانی ہین لیکن
راقم کہتا ہے کہ اگر غور کیجیے تو غلط ہونا ظاہر ہو جائے گا کہ اسمین کوئی بات ایسی
خلاف عقل نہین عجب کہ اکثر عیسائی وہم کرتے ہین اسواسطے کہ ہمین خبر دیگئی ہے
کہ روز قیامت کو ہمارے اجسام ایسی ہیأت کامل اور پاک حاصل کرینگے
کہ بالکل ہمارے وہم و گمان سے باہر ہی اور ہمارے حواس مین ایسی قوت
اور حدت آجائیگی کہ سرور مفرط اور لذت عظیم محسوس کرینگے اور ہر حاسہ
اون چیزون سے محظوظ اور متلذذ ہوگا جو اوسکے موافق ہین اسواسطے
کہ اگر ان حواس کا استعمال مناسب نکرین یعنی اگر انہین اون چیزون سے
محروم رکھین جو اونکی تفریح اور تسکین کے لئے مناسب ہین تو لازم آتا ہے
کہ بہہ حواس حقتعالی نے ہمین فقط عبث اور بیفائدہ نہین عنایت کئے ہین
بلکہ ہمیشہ کی قلق اور تکلیف اوٹھانیکے لئے دئے اور جبکہ بہہ امر یقینی کہ
جسم اور روح ہمین پھر دیجائیگی اور ہمارے اجسام حالت کمال حاصل کرینگے
پس بخوبی نہین معلوم ہوتا کہ کس وجوہ سے بہہ گمان کرسکتے ہین کہ عقبی مین
حواس کو ایسی چیزین نہ ملین گی جنسے وہ متلذذ اور مسرور ہون اور اونکی
سرور سے ہمارے نفس کو بھی فرحت حاصل ہو اور راقم پوچھتا ہی کہ ایسی
لذات اور نعمات سے متلذذ اور متنعم ہونے مین کیا گناہ اور کیا قباحت
لازم آتی ہے اور کون سی شرم اور ذلت کی بات ہی اب باقی رہی وہ لذ

جو سب لذات بہشت سی زیادہ مورد طعن ہے یعنی جو لذت حوران اور غلمان
بہشت سے حاصل ہوگی پس اقسم پوچھتا ہی کہ آیا خدای قادر مطلق نے
یہ نعمت اپنی اکمل عباد (یعنی آدم ع و حوا) کو نہیں عنایت کی تھی اور جسطرح
حقتعالی نے اونکے واسطے تمام اسباب اور ضروریات زندگی بافراط و
وافر مہیا فرمائے تھے اوسیطرح اوسنے اونہیں (یعنی آدم ع و حوا)
کو قوت شہوانی بھی ایسی عنایت کی تھی کہ سب سی زیادہ لذت و سرور
اوس فعل میں حاصل کریں جسپر خود جناب باری سے اونہیں مامور کیا تھا
تاکہ اونکی ذریت اور نسل بکثرت ہو یہہ سچ ہی کہ آنحضرت صلعم نی قران میں
مومنین سے حوروں کا وعدہ کیا ہے اور باغہای فرحت بخش اور اور
لذات نفسانی بیان کیے ہیں لیکن یہہ غلط ہی کہ آپ صلعم نی سرور حقیقی
کا حصر انہیں چیزوں پر کیا ہی چونکہ روح جسم سے الطف اور اشرف
ہی لہذا آنحضرت نی جانا کہ جسم کو لذات نفسانی سے متلذذ ہونے کا
وعدہ کریں اور اس ثواب کے وعدہ سی آپ صلعم کی یہہ غرض تھی کہ چونکہ عرب
از حد جاہل اور وحشی تھے اور سوا لذات نفسانیہ خبیثہ کے اور کوئی چیز
اونہیں نہ سوجھتی تھی پس اونہیں عبادت خدای برحق اور نیکنامی کی ترغیب
اور تشویق کی اس سے بڑھ کے کوئی تدبیر نہ تھی کہ ایسی نعمات کا وعدہ
اون سے کیا جاتا لکن آنحضرت صلعم نے بہتیرے وجہ سے اون لذات کا وعدہ
کیا جو اوسکی لیئے مخصوص ہیں مثلاً گو نور الہی کا مشاہدہ کرنا کہ اس سے
زیادہ اور کوئی لذت روح کو نہ حاصل ہوگی اور سرور کامل حاصل کرنا کہ یہہ

جو سب لذات بہشت سی زیادہ مورد طعن ہے یعنی جو لذت حوران اور غلمان
بہشت سے حاصل ہوگی پس اقسم پوچھتا ہی کہ آیا خدای قادر مطلق نے
یہ نعمت اپنی اکمل عباد (یعنی آدمؑ و حواؑ) کو نہین عنایت کی تہی اور جسطرح
حقتعالی نے اونکی واسطے تمام اسباب اور ضروریات زندگی باافراط و
فراوانی مہیا فرمائے تہے اوسیطرح اوسنے اونہین (یعنی آدمؑ و حواؑ)
کو قوت شہوانی بہی ایسی عنایت کی تہی کہ سب سی زیادہ لذت و سرور
اوس فعل مین حاصل کرین جسپر خود جناب باری سے اونہین مامور کیا تہا
تاکہ اونکی ذریت اور نسل بکثرت ہو یہہ سچ ہی کہ آنحضرتؐ نی قرآن مین
مومنین سے حورون کا وعدہ کیا ہے اور باغہای فرحت بخش اور اور
لذات نفسانی بیان کئے ہین لیکن یہہ غلط ہی کہ آپؐ نی سرور حقیقی
کا حصر انہین چیزون پر کیا ہی چونکہ روح جسم سے الطف اور اشرف
ہی لہذا آنحضرت نی چاہا کہ جسم کو لذات نفسانی سے متلذذ ہونے کا
وعدہ کرین اور اس ثواب کے وعدہ سی آپؐ کی یہہ غرض تہی کہ جو لوگ
از حد جاہل اور وحشی تہے اور سوا لذات نفسانیہ خبیثہ کے اور کوئی چیز
اونہین نہ سوجہتی تہی پس اونہین عبادت خدای برحق اور یکتا کی ترغیب
اور تشویق کی اس سے بڑہ کے کوئی تدبیر نہ تہی کہ ایسی نعمات کا وعدہ
اون سے کیا جاتا لکن آنحضرتؐ نے ہمیشہ روح سے اون لذات کا وعدہ
کیا جو اوسکی لئے مخصوص ہین مثلاً نور الٰہی کا مشاہدہ کرنا کہ اس سے
زیادہ اور کوئی لذت روح کو نہ حاصل ہوگی اور سرور کامل حاصل کرنا کہ یہہ

باتین انسان کے طور پر بیان کی گئی ہین اور اس عقیدہ اہل اسلام
کی نسبت نعمات بہشت کی مجھے اسطرح تصدیق ہوئی کہ ایک مرتبہ مینے
سفیر مراکو کو ایک باغ کے بارہ مین لکھا کہ یہ باغ ایسا فرحت بخش ہی جیسا
باغ بہشت تو سفیر موصوف نے میرے کلام کی رد کی اور لکھا کہ بہشت
ایسی شے ہے کہ دنیا مین کوئی چیز اوسکے مشابہ نہین ہو سکتی اور ایسی چیز
ہے کہ نہ آنکھ نے کبھی دیکھی اور نہ کان نے سنی اور نہ وہم وگمان مین
آسکتی ہے اس قول کی تائید عالم مشہور ہر بلیٹ صاحب کے قول سے
بھی ہو سکتی ہے جنہون نے اپنی کتاب مسمّی بہ بائبلیوتھیکا اورینٹالیز
مین پہلی تو یہہ بیان کیا ہے کہ اہل اسلام اپنا نفع حقیقی فضل خدا پر موقوف
جانتے ہین اور لذات بہشت مشاہدۂ نور الٰہی پر منحصر جانتے ہین اور
کہتے ہین کہ جہان وجہ اللہ ہی وہین بہشت ہے اور بعد اسکے عالم موصوف
کہتے ہین کہ پس یہ قول بعض مورخین کا جنہون نے اہل اسلام کی رد کی ہے
کہ ان لوگون کے نزدیک کوئی اور لذت بہشت مین نہ ملیگی سوا اون
لذات کے جو حواس پر اثر کرتی ہین صحیح نہین راقم کہتا ہے کہ دلائل
مذکورہ سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ یہ بات جو بعضی لوگ کہتے ہین اور
بعضے لکھتے ہین کہ آنحضرتؐ کا مذہب لذاتِ نفسانی اور شہوانی سے
متصف ہے بعید بلکہ ابعد از انصاف ہی اسمین شک نہین کہ اگر
بعض رسوم وعقائد باشندگان ممالک مشرقیہ (یعنے اہل اسلام)
من حیث دین مسیحی اور من حیث العقل [illegible] رسوم وعقائد

تکلف بیبنیان یورپ کی نظر مین عیوب اور قبائح عظیمہ ہین لکن حریق
اور ضرورت عیسائیت کا یہہ مقتضی ہے کہ ہم ان عیوب پر ایسی طعن کرین
بلکہ ہمین یہ خیال کرنا چاہیئے کہ یہہ عیوب بااثر قومیت اوراثر آب وہوا اور
ضروریات اور حوائج بشری سے پیدا ہوی ہین راقم کہتا ہی کہ جن لوگون
نے اوصاف نفسانی اورشہوانی بہشت سے یہ بات نکالی ہے کہ آنحضرتؐ
خود انہین صفات سے متصف تھے اور (معاذ اللہ) آپؐ کو جعلساز اور
مکار اور عیاش کہتے ہین اون لوگون نے اگر دیدہ و دانستہ بی انصافی
نہین کی تو غلطی عظیم تو کی ہے اسواسطے بالکل برخلاف اونکی قول کے
آنحضرتؐ تو ایک مرد غریب اور مسکین اور جفاکش تھے اور اون چیزونکی
بھی پروا نہ رکہتے تھے جنکے واسطے ارذال و اجلاف اسقدر سرگرمی سے
سعی اور مشقت کرتے ہین فقط

تہمت چہارم

تعدد ازواج کے جائز کرنے سے آنحضرتؐ نے عیاشی اور بدفعلی
کی جرائت دلائی ؟

جواب

واضح ہو کہ حضرت ابراہیمؑ کی زمانہ سے رسم تعدد ازواج تمام ممالک
مشرقیہ مین چلا آتا ہے اور اکثر کتب مقدسہ سماوتیہ سے جنمین سے
بعض آیات راقم نقل کریگا ثابت ہوتا ہے کہ اون قرون طاہرہ مین
یہہ فعل داخل معصیت نہ تھا اور تعدد ازواج خدا کے نبیاؤں مین

بھی مجاز تھا جیسا کہ کلام پلوٹارک (مورخ یونانی) سے ثابت ہوتا ہے
کہ اہل یونان نے جوانون کو لشکر سے جدا کر لیا تھا (تاکہ اپنے گھر و کثرت
ازواج سے متلذذ ہون) اور اس رسم کی حکماء یونان یعنے پورٹینڈر
اور افلاطون نے بھی تائید کی تھی لیکن چونکہ قدماے رومیین نسبت
یونانیون کے اخلاق مین سخت تر تھے لہذا اون لوگون نے اس رسم
پر کبھی عمل نہین کیا اگرچہ اونمین بھی اسکی ممانعت نہ تھی کہتے ہین کہ پہلے
جس شخص نے رومیون مین سے کئی زوجین کین تھین وہ مارک انٹنی
تھا چنانچہ اوس زمانہ سے یہہ رسم ملک روم مین ذرا عام ہوگیا تھا یہانتک
کہ بادشاہان تہیوڈوسیس ہانوریس اور آرکیڈیس نے بذریعہ ایک قانون
خاص کے اس رسم کی ممانعت کردی بعد ازان بادشاہ والنٹینین نے
ایک فرمان کے ذریعہ سے اپنے ملک کی تمام رعایا کو اجازت دی کہ جتنی
ازواج چاہین کرین اور اوس زمانہ کی کسی تاریخ مذہبی سے بھی نہین ثابت
ہوتا کہ اوس وقت کے پادریان کلان نے اس رسم کی رواج مین کوئی عذر
کیا تھا چنانچہ والنٹین قسطنطین پسر شاہ قسطنطین کلان بہت سی ازواج
رکھتا تھا اور کلوٹیر شاہ فرانس اور ہیر بارٹس اور ہاپرکس اوسکے بیٹے بھی
بہت سی ازواج رکھتے تھے اور علاوہ انکی بیٹین اور شارلمین کے بارہین
سینٹ اریس پیرجینس کہتے ہین کہ یہہ بادشاہ بھی کئی زوجین رکھتے تھے
اور لوتھیر اوسکا بیٹا اور ارنالفس شاہ جرمن جو شارلمین کی نسل سے تھا
اور فریڈرک بلاربروسا اور فلپ تہیاڈیس شاہ فرانس یہہ سب بادشاہ

بھی مجاز تھا جیسا کہ کلام پلوٹارک (مورخ یونانی) سے ثابت ہوتا ہے
کہ اہل یونان نے جوانون کو لشکر سے جدا کر لیا تھا (تاکہ اپنے گھر و نکی
ازواج سے متلذذ ہوون) اور اس رسم کی حکماء یونان یعنے لیوریلینڈر
اور افلاطون نے بھی تائید کی تھی لیکن چونکہ قدماے رومیین نسبت
یونانیون کے اخلاق مین سخت تر تھے لہذا اون لوگون نے اس رسم
پر کبھی عمل نہین کیا اگرچہ اونمین بھی اسکی ممانعت نہ تھی کہتے ہین کہ پہلے
جس شخص نے رومیون مین سے کئی زوجئین کین تھین وہ مارک انٹنی
تھا چنانچہ اوس زمانہ سے یہہ رسم ملک روم مین ذرا عام ہو گیا تھا یہانتک
کہ بادشاہان تھیوڈیس تانو لینس اور آرکیڈلیس نے بذریعہ ایک قانون
خاص کے اس رسم کی ممانعت کر دی بعد ازان بادشاہ والنٹین نے
ایک فرمان کی ذریعہ سے اپنے ملک کی تمام رعایا کو اجازت دی کہ جتنی
ازواج چاہین کرین اور اوس زمانہ کی کسی تاریخ مذہبی سے بھی نہین ثابت
ہوتا کہ اوس وقت کی پادریان کلان نے اس رسم کی رواج مین کوئی عذر
کیا تھا چنانچہ والنٹین قسطنطین پسر شاہ قسطنطین کلان بہت سی ازواج
رکھتا تھا اور کلوٹیر شاہ فرانس اور ہیر بارٹس اور ہائپرکس اوسکے بیٹے بھی
بہت سی ازواج رکھتے تھے اور علاوہ انکی بیپین اور شارلمین کے بارے مین
سینٹ آئرس پیرجینس کہتے ہین کہ یہہ بادشاہ بھی کئی زوجئین رکھتے تھے
اور لوتھیر اوسکا بیٹا اور آرنالفس شاہ جرمن جو شارلمین کی نسل سے تھا
اور فریڈریک بار بروسا اور فلپ تھیاڈیس شاہ فرانس یہہ سب بادشاہ

عقل سے وہ دلربائی اور معشوقیت نہین حاصل ہو سکتا جو اجتماع عشق
اور حسن سے حاصل تھا لہذا یہ بات ہرگز خلاف عقل نہین کہ اگر ان ملکون
مین کوئی قانون مانع نہو تو مرد ایک عورت کو چھوڑ کر دوسری کر لے
اور رسم تعدد ازدواج رواج دیا جائے لیکن جن ملکون کی آب و ہوا
معتدل ہے اور جہان عورتون کا حسن بڑی مدت تک باقی رہتا ہی
اور سن کہولت تک دیر مین ہوتی ہین اور اولاد بھی دراز زیادہ عمر مین
ہوتی ہے اون ملکو مین زوجہ شوہر سے پیشتر ہی پیر ہو جاتی ہی اور اگر عورت
کو ہنگام عقد عقل اور علم بہ نسبت مرد کی فقط اسوجہ سے زیادہ ہو کہ وہ اوس سے
سن مین بڑی ہو تو اس حالت مین ضرور ہی کہ مرد اور عورت مین ایک قسم
کی مساوات ہو جائے لہذا ایک ہی زوجہ کرنیکا قانون مقرر کیا جائے
مرد کو خدا نے عقل اور طاقت جسمانی سے ممتاز کیا ہے اور سوا عقل
اور قوت کے اور کوئی حد اوسکے اختیار کی نہین حسن کی اور عورت کو
حق تعالی نے حسن عنایت کیا ہی اور حکم کیا ہے کہ اوسکا غلبہ جبتک مرد پر
رہے جبتک کہ اوسکا حسن باقی رہے لیکن چونکہ گرم ملکو مین عورت فقط
شباب مین حسین ہوتی ہے اور سن کہولت مین اوسکا حسن بالکل جاتا رہتا ہے
لہذا جس شریعت مین فقط ایک زوجہ کی اجازت ہی از روی عقل اقلیم
یورپ مین جاری ہو سکتی ہے اسواسطے کہ وہانکی آب و ہوا کا یہی مقتضی
ہے لیکن ایسی شریعت اقلیم ایشیا مین نہین جاری ہو سکتی ہے اسلیکہ
وہان کی آب و ہوا کا یہ مقتضی نہین چنانچہ یہی وجہ ہی کہ دین اسلام ایشیا مین

الیسی آسانی سے قایم ہوگیا اور یورپ مین ایسی مشکل سی مروج ہوا اور
یہی سبب ہی کہ مذہب عیسائی یورپ مین باقی ہے اور ایشیا سے
جاتا رہا اور یہی باعث ہی کہ مذہب اسلام نے چین مین اسقدر ترقی کی
اور وہین مسیحی مذہب اسقدر رواج نہ پایا قیصر روم (جسنے انگلستان کو
فتح کیا تھا) بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ زمانہ قدیم مین ہماری بزرگونمین رسم
تعدد شوہر جاری تہا یعنے دس بارہ شوہر ایک زوجہ مین شریک ہوتی تہے
لیکن جب بردومن [?] گئیہو کاٹ [?] اون اگلے زمانہ کی لوگونمین آئی تو اونہون نے
رہبانیت اور تجرد کی رواج دی اور یہہ فتوی دیا کہ جو شخص کسی زن بیوہ سے
عقد کریگا وہ مرتکب جرم عقد زوجین ہوا اور از روی شریعت مسیحی مستحق سزا
ہوگا آخرالامر گہٹتے گہٹتے رسم لوگون مین ایک زوجہ کا رسم رہ گیا اور تاریخ
ٹیسیٹس [?] سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی رسم قدمای اہل جرمن مین بہی
تہا اب باقی رہی یہہ بات کہ آیا جواز تعدد ازواج کتب مقدسہ سماویہ سے
بہی ثابت ہوتا ہے یا نہین اس آیات مشار الیہا سے واضح ہوجائیگا کہ یہہ ہوا
(یعنی) خدا نے تعدد ازواج ناپسند ہی نہین کیا بلکہ مبارک و میمون کیا ہی آیات مشار الیہا
ملاحظہ طلب ہین باب سی ام [?] کتاب پیدایش موسیٰ باب بیست و یکم کتاب خروج باب
بست ہفتم کتاب پنجم موسیٰ صحیفہ اولی صموئیل ایات ۱-۲-۱۱-۲ صحیفہ اولی صموئیل
باب بیست و پنجم آیات ۴۳ [?] ۲ صحیفہ ثانیہ صموئیل ۳ آیت ۳ کتاب القضاۃ باب ہشتم و سوم [?]
کتاب القضاۃ باب دہم آیت ۴ کتاب القضاۃ باب پنجم آیات ۹ — ۱۴ فقط
سینٹ کرایسوسٹم صاحب حضرت ابراہیم اور ہاجرہ کے بارے مین

کہتے ہین کہ یہہ باتین (یعنی تعدد ازواج وغیرہ) اوسکے زمانہ مین
ممنوع نہ تہین اور سینٹ آسٹن صاحب بہی کہتے ہین کہ اوس زمانہ
مین یہ رسم تہا کہ اگر ایک مرد کئی زوجین کرتا تہا تو کچہہ قباحت نہ تہی
بلکہ یہ فعل فرض تصور کیا جاتا تہا اور اگر تعدد ازواج سے زیادتی نسل
مقصود ہو تو یہہ فعل کسی مذہب مین ممنوع نہین لیکن اس زمانہ مین یہہ امر
عیاشی اور بدفعلی مین داخل ہی تو بنی فیلس قاضی بلاد جنوبی ملک جرمنی نے
پوپ گریگوری سے ۷۲۶ء مین یہ استفسار کیا کہ کن حالات مین مرد دو زوجہ
کرنیکا مجاز ہے قاضی القضاۃ موصوف (یعنی گریگوری) نے ۲۲ نومبر سنہ الیہ
کو اوس استفسار کا جواب یہہ لکہا کہ اگر زوجہ کسی مرض مین مبتلا ہوا اور اوسکی
سبب سے امور زوجیت کی قابل نہ رہی ہو پس اس حالت مین اوسکا شوہر
دوسری زوجہ کرسکتا ہی لیکن زوجہ علیلہ کا نان ونفقہ اوسپر واجب ہے
واضح ہو کہ مورخین عیسائی نے بہی بہت سی کتابین ثبوت جواز تعدد
ازواج مین تصنیف کی ہین چنانچہ برنارڈ وا کاینس پیشوای فرقہ کیتہولک
نے قریب وسط سولہوین صدی کے چند دلائل ثبوت جواز فعل مذکور مین
لکہین اور قریب اوسی زمانہ کو ایک اور رسالہ ثبوت جواز کثرت ازواج مین
مشہور ہوا سیکڈن صاحب اپنی کتاب مسمی بہ اگسٹر میبر گا مین ثابت کرتی ہین
کہ تعدد ازواج فقط یہودون مین جایز نہ تہا بلکہ اور فرقون مین بہی مباح
تہا لیکن مثبتین جواز تعدد ازواج مین سی جان ملٹن صاحب سب سے
زیادہ مشہور وممتاز ہین صاحب موصوف اپنے رسالہ مسمی بہ ٹیوٹن ان

کہتے ہین کہ یہہ باتین (یعنی تعدد ازواج وغیرہ) اوسکے زمانہ مین
ممنوع نہ تہین اور سینٹ اسٹین صاحب بہی کہتے ہین کہ اوس زمانہ
مین یہ رسم تہا کہ اگر ایک مرد کئی زوجئین کرتا تہا تو کچہہ قباحت نہ تہی
بلکہ یہ فعل فرض تصور کیا جاتا تہا اور اگر تعدد ازواج سے زیادتی نسل
مقصود ہو تو یہہ فعل کسی مذہب مین ممنوع نہین لکن اس زمانہ مین یہہ امر
عیاشی اور بدفعلی مین داخل ہی تو بنی فلیس قاضی بلاد جنوبی ملک جرمنی نے
پوپ گریگوری سے ۷۲۶ع مین یہہ استفسار کیا کہ کن حالات مین مرد و تزویج
کرنیکا مجاز ہے قاضی القضاۃ موصوف (یعنی گریگوری) نے ۲۲ نومبر
کو اوس استفسار کا جواب یہہ لکہا کہ اگر زوجہ کسی مرض مین مبتلا ہو اور اوسکی
سبب سے امور زوجیت کی قابل نہ رہی ہو پس اس حالت مین اوسکا شوہر
دوسری زوجہ کر سکتا ہی لکن زوجہ علیلہ کا نان و نفقہ اوسپر واجب ہے
واضح ہو کہ مورخین عیسائی نے بہی بہت سی کتابین ثبوت جواز تعدد
ازواج مین تصنیف کی ہین چنانچہ برنا دو اوکاینس پیشوای فرقہ کیتہولک
نے قریب وسط سولہوین صدی کے چند دلائل ثبوت جواز فعل مذکور مین
لکہین اور قریب اوسی زمانہ کی ایک اور رسالہ ثبوت جواز کثرت ازواج مین
مشہور ہوا سیکدن صاحب اپنی کتاب مسمی بہ اکثر کمبرگا مین ثابت کرتے ہین
کہ تعدد ازواج فقط یہودون مین جایز نہ تہا بلکہ اور فرقون مین بہی مباح
تہا لکن مثبتین جواز تعدد ازواج مین سی جان ملٹن صاحب سب سے
زیادہ مشہور و ممتاز ہین صاحب موصوف اپنے رسالہ مسمی بہ ڈاکٹرین

پس لازم آتا ہے کہ یہہ فعل باقی نہیں رہا کو مباح تھا اور احکام سے اللہ نے یہہ فعل کیا اور محرم نہیں قرار دیئے گئے جیسا کہ سابق میں بیان کیا گیا راقم کی آخری دلیل درباب حلت تعدد ازواج عبرانیوں کے نامہ کے باب ۱۳ آیت ۴ — پر مبنی ہے اور اس بنا پر یہہ فعل تین حال سے خالی نہیں یا عقد صحیح ہے یا زنائے محصنہ یا زنای غیر محصنہ اسواسطیکہ شاگرد مسیح محرر نامہ عبرانیان) چوتھی شق نہیں بیان کرتے راقم یقین کرتا ہی کہ غلط اور عفت انتہی بزرگان دین مسیحی کی جو متعددہ ازواج رکھتی تھے (اور انکا ذکر سابق میں ہوا) ہر شخص کو اس بات سے مانع ہوگی کہ فعل مذکور کو زنای محصنہ یا غیر محصنہ سمجھے اسواسطیکہ زناکاروں اور اوباشوں کے بارے میں خود حق تعالی فرماتا ہے کہ میں ان سب فاسقوں کا خود انصاف کرونگا حالانکہ بزرگان دین بھی مورد فضل و رحمت خاص جناب باری تھے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہی پس یہہ امر لازم آتا ہے کہ اگر تعدد ازواج واقع میں عقد ہی تو شرعا بھی حلال ہوا اور کوئی ہتک کی بات نہیں ہو اسطیکہ وہی شاگرد مسیح جنکا ابھی ذکر ہوا فرماتی ہیں کہ عقد سب لوگوں کے واسطے مباح ہے اور ہمبستری جائز بھی پس دلائل مذکورۂ بالا سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ؐ نے اوس فعل کی اجازت دی جسے خدا نے فقط مباح نہیں کیا بلکہ حسب شرایع سابقہ پاک اور ممنون فرمایا ہے اور حسب شریعت جدید (مسیحی) جائز اور حلال کیا ہے لہذا ضرور ہے کہ آنحضرت صلعم تہمت تحلیل تعدد ازواج اور ترغیب عیاشی اور بدفعلی سے بری سمجھے جائیں فقط

واضح ہو کہ منکرین حلّتِ تعدّدِ ازواج نے دلائل قویّہ مرقومہ ذیل بیان
کیے ہین اوّلاً اس فعل کے سبب سے شوہر اور زوجہ مین نااتفاقی اور ظلم
و تعصب پیدا ہوتا ہے اور اون دونون مین [illegible]
ثانیاً اس فعل سے شوہر اور زوجہ مین محبت اور اتحادِ دلی جاتا رہتا ہے
ثالثاً یہہ فعل رشک اور خانگی نااتفاقیونکا منشا ہی اکثر یورپ کے گمان
کرتے ہین کہ جن ملکون مین تعدّدِ ازواج مباح ہے وہان یہہ نیت ہی کہ جو شخص
بہت سی زوجین کرتا ہی اونپر ظلم و جبر کرتا ہی لکن راقم کہتا ہی کہ یہہ گمان
غلط ہے اور اسکی غلطی کا یہہ منشا ہی کہ وہ لوگ رسوم و عادات ممالک
ایشیا سی واقف نہین البتہ ان بلاد مین وہ لوگ اپنے ازواج سے
نیک سلوک اور وفا کرتے ہین جو بسبب مفلسی کی ایک ہی زوجہ پر کفایت کرتے
ہین لیکن یہہ باتین اہل دول مین نہین ہوتین اور ان ملکون مین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ
اگر شخص کئی زوجین کرتا ہے تو اونمین سے ایک زوجہ باقی پر حکومت
کرتی ہین اور شوہر اپنے کاروبار مین مصروف رہتا ہے جن لوگون نے
وہ کتب مصنّفۂ اہل مشرق دیکھی ہین جنمین اون بلاد کی رسوم اور عادات
کی تفصیل اور صحت سے مرقوم ہین وہ لوگ فوراً سمجھ جائینگے کہ یہہ گمان کہ ایشیا
ملکون مین عورتون پر امور خانگی مین ظلم و جبر ہوتا ہی محض وہم اور بے اصل ہی
چنانچہ الفنسٹن صاحب کہتے ہین کہ انگلستان کی لوگ یہہ گمان کرتے ہین کہ
ممالک مشرقیہ مین ہر جگہ عورتونکی یہہ کیفیت ہوتی ہی کہ اونکی شوہر اونپر
ظلم کرتے ہین اور اونہین مثل لونڈیونکی رکھتے ہین اور اونہین [illegible]

یہہ کیونکر معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص یہانکے لوگون مین سے کئی عقد کرے
تو جو پہلی زوجہ سے باہم محبت اور لطف تہا وہ کیفیت ان مین سے جاتی رہیگی
جاتے ملک مین اہل دول کا یہہ دستور ہے کہ جو ملاقات عقد مین طرفین سے
بڑی بڑی اہتمام کیے جاتے ہین اور شوہر اور زوجہ اپنا اپنا علیحدہ [illegible]
اور مثل اسکے اور انتظامات خانگی کیے جاتے ہین جس سبب شوہر اور زوجہ
مین یہہ تکلفات ہوئی تو باہم لطف و محبت خالص کہان رہی اور یاد رہے کہ
رسم تعدد ازواج ہم لوگون مین مروج نہین ہم شادی کے [illegible] اور یہان ایسے اہتمام
اور تکلفات ہوتے ہین کہ یہہ کہنا چاہیے کہ عورت کی شادی مرد کے ساتھ نہین بلکہ اسکے
شوہر کے ساتھ ہیجاتی ہین اگرچہ جن ملکون مین تعدد ازواج مروج ہی وہان
یہہ نہین ہوتا راقم کہتا ہی کہ وہی بیہودہ لوگ از راہ تعصب اور قلت
سوء گمان بہی کرتے ہین کہ تعدد ازواج سے زوجہ اور شوہر مین باہم لطافت و
محبت جاتی رہتی ہے جو کہتے ہین کہ فقط انگلستان کے لوگون کو آزادی اور
دلجمعی حاصل ہے اور کسی ملک کے لوگون کو نہین اور یہہ بات ظاہر ہے کہ اگر
تعدد ازواج مین ایسی ایسی شدید بد ذاتیں ہوتین جیسے لوگ کہتے ہین اور اگر
اس فعل سے ضرر بہت پیدا ہوتے اور فائدے کم ہوتے تو اتنے سالہا سال
روی زمین مین یہہ رسم مباح اور مستحسن نہ سمجھا جاتا [illegible] سکتے ہین کہ
ان ملکون کے لوگون مین تہذیب اور شایستگی ہوسکتا کم ہے

حصہ چہارم اوصاف قرآن شریف
آیات درباب کوہ

۱۔ جو کچھہ کہ تم تجارت مین شریک کرو کہ اد رون کے مال کے ساتھہ بڑھے پس خدا کی طرف سے اوسمین زیادتی نہوگی لکن جو کچھہ کہ تم دوگے خیرات مین خدا کی خوشی کے لیئے وہ تمہارے لیئے دونا کر دیا جائیگا....

۲۔ پس خدا سے ڈرو جسقدر تمسے ہو سکے اور شکر اور اطاعت کرو (اوسکے احکام کی) اور خیرات دو اپنے ہی بہتری کے لیئے اسواسطے کہ وہ لوگ جو بچاتے ہین اپنے تئین طمع سے رستگار ہونگے.......

۳۔ وہ لوگ جو دیتے ہین اپنا مال خیرات مین دن کو اور رات کو خفیہ اور علانیہ پائینگے اپنا ثواب اپنے خدا سے کوئی خوف اونپر نہ آئیگا اور نہ وہ مغموم کیئے جائینگے...... ۴۔ اور جو کچھہ تم نذر کرو یہ تحقیق کہ خدا پسند کرتا ہی اوسے لکن وہ لوگ جو عمل نیک نہین کرتے نہ پائینگے مددگار کیا تم زکوٰۃ علانیہ دیتے ہو یہہ بہتر ہے کیا تم اوسے چھپاتے ہو اور دیتے ہو غریبونکو پس یہہ بہی اچھا ہے اور نفع بخشیگا تمہین اور پاک کریگا تمہارے گناہون سے خدا جاننے والا ہی تمہاری فعلونکا فقط.....

آیات درباب اجر مومنین

۱۔ لکن اون لوگونمین سے جو ایمان لائے اور کی ہین وہ باتین جو نیک ہین ہم کسی شخص پر اتنا بوجہ نہ رکھینگے جو اوسکی طاقت سی باہر ہو وہ لوگ ہونگے باشندے بہشت کے اور ہمیشہ رہینگے وہان

۲۔ اور ہم دفع کرینگے جو برائی اونکے سینونمین ہوگی نہرین اونکی

۱ - جو کچھ اگر تم تجارت مین شریک کرو کہ اورون کے مال کے ساتھ بڑہے پس خدا کی طرف سے اوسمین زیادتی نہوگی لکن جو کچھہ کہ تم دوگے خیرات مین خدا کی خوشی کے لیئے وہ تمہارے لیئے دونا کردیا جائگا ....

۲ ---- پس خدا سے ڈرو جسقدر تمسے ہوسکے اور سنو اور اطاعت کرو (اوسکے احکام کی) اور خیرات دو اپنے ہی بہتری کے لیئے اسواسطے کہ وہ لوگ جو بچاتی ہین اپنے تئین طمع سے رستگار ہونگے ....

۳ ---- وہ لوگ جو دیتی ہین اپنا مال خیرات مین دن کو اور رات کو خفیہ اور علانیہ پاوینگے اپنا ثواب اپنے خدا سے کوئی خوف اونپر نہ آئیگا اور نہ وہ مغموم کیئے جائینگے ...... ۴ - اور جو کچھہ تم نذر کرو بہ تحقیق کہ خدا پسند کرتا ہی اوسے لکن وہ لوگ جو عمل نیک نہین کرتے نہ پاوینگے مددگار کیا تم زکوٰۃ علانیہ دیتے ہو یہہ بہتر ہے کیا تم اوسے چھپاتے ہو اور دیتے ہو غریبونکو پس یہہ بھی اچھا ہے اور نفع بخشیگا تمہین اور پاک کریگا تمہارے گناہون سے خدا جاننے والا ہی تمہاری فعلونکا فقط ....

آیات درباب اجر مومنین

۱ - لکن اون لوگونمین سے جو ایمان لائے اور کی ہین وہ باتین جو نیک ہین ہم کسی شخص پر اتنا بوجہ نہ رکھینگے جو اوسکی طاقت سی باہر ہو وہ لوگ ہون سگے باشندے بہشت کے اور ہمیشہ رہین سگے وہان

۲ ---- اور ہم رفع کرینگے جو برائی اونکے سینونمین ہوگی نہرین اونکی نیچے

۱ — جو کچھہ کہ تم تجارت مین شریک کرو کہ اورون کے مال کے ساتھہ بڑہے پس خدا کی طرف سے اوسمین زیادتی نہوگی لکن جو کچھہ کہ تم دوگے خیرات مین خدا کی خوشی کے لیئے وہ تمہارے لیئے دونا کردیا جائگا....

۲ — پس خدا سے ڈرو جسقدر تمسے ہو سکے اور سنو اور اطاعت کرو (اوسکے احکام کی) اور خیرات دو اپنے ہی بہتری کے لیئے اسواسطے کہ وہ لوگ جو بچاتی ہین اپنے تئین طمع سے رستگار ہونگے ....

۳ — وہ لوگ جو دیتی ہین اپنا مال خیرات مین دن کو اور رات کو خفیہ اور علانیہ پائینگے اپنا ثواب اپنے خدا سے کوئی خوف اونپر نہ آئیگا اور نہ وہ مغموم کیئے جائینگے ..... ۴ — اور جو کچھہ تم نذر کرو بہ تحقیق کہ خدا پسند کرتا ہی اوسے لکن وہ لوگ جو عمل نیک نہین کرتے نہ پائینگی مددگار کیا تم زکوٰۃ علانیہ دیتے ہو یہہ بہتر ہے کیا تم اوسے چھپاتے ہو اور دیتے ہو غریبونکو پس یہہ بھی اچھا ہے اور نفع بخشیگا تمہین اور پاک کریگا تمہارے گناہون سے خدا جاننے والا ہی تمہاری فعلونکا فقط....

آیات درباب اجر مومنین

۱ — لکن اون لوگونمین سے جو ایمان لائے اور کی ہین وہ باتین جو نیک ہین ہم کسی شخص پر اتنا بوجہ نہ رکہینگے جو اوسکی طاقت سی باہر ہو وہ لوگ ہونگے باشندے بہشت کے اور ہمیشہ رہینگے وہان

۲ — اور ہم دفع کرینگے جو برائی اونکے سینونمین ہوگی نہرین اونکی

کرتے ہو اوسی کی بادشاہت ہے آسمان اور زمین پر اور خدا
کی طرف ہر چیز بازگشت کرتی ہے وہی سبب ہوتا ہے
رات کی بعد آنیکا دن کے اور وہی جانتا ہے حال لوگون کی دلون کا

آیات درباب حق تعالے

۷ سب تعریفین ثابت ہین خدا کے لئے جو بادشاہ ہے عالم کا اور رحیم
اور رحمان ہے اور حاکم ہے روز حساب کا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہین
اور تجہی سے مدد طلب کرتے ہین لیجا ہمین سیدہی رہتہ کو راستہ اونلوگونکا
جن پر تو مہربان ہین نہ راہ اونکی جو مورد غضب ہین یا جو گمراہ ہین ۸ کہہ
وہ ہی خدا ہے یکتا خدای قدیم کوئی چیز اوس سے نہین پیدا ہوئی اور نہ وہ کسی
چیز سے پیدا ہوا ہی اور نہ کوئی چیز اوسکے مانند ہے ۹ مبارک ہی وہ خدا
جس کے قبضہ مین ہی بادشاہت اور وہ توانا ہی سب چیزون پر جسنی
پیدا کی موت اور حیات تا کہ معلوم ہو کہ کون شخص تم مین سی ہے سب سے
زیادہ سچا اپنے کامون مین وہی ہے طاقتور اور بخشنے والا جسنے پیدا
کئی ہین سات آسمان ایک دوسری پر کوئی عیب تو نہین نکال سکتا
خلقت مین خدای رحیم کے باربار دیکہہ تو نظر غور سے پس تیری نظر سست ہو کر
اور تہک کر تیری ہی پاس پہر آئیگی ۱۰ تو نہین دیکہتا کہ خدا جانتا ہے
جو کچہ کہ ہے آسمان اور زمین پر کوئی کلام خفیہ تین شخصون مین نہین ہوتا
مگر وہ اونمین کا چوتہا ہے اور پانچ مین مگر وہ اونمین کا چہٹا ہے نہ ان سے
کم لوگون مین اور نہ انسی زیادہ مین مگر وہ اونکا شریک جہان کہین وہ ہون

کرتے ہو اوسی کی بادشاہت ہے آسمان اور زمین پر اور خدا
کی طرف ہر چیز بازگشت کرتی ہے وہی سبب ہوتا ہے
رات کی بعد آنیکا دن کے اور وہی جانتا ہے حال لوگون کی دلون کا

آیات درباب حق تعالے

۷ - سب تعریفین ثابت ہین خدا کے لئے جو بادشاہ ہے عالم کا اور رحیم
اور رحمان ہے اور حاکم ہے روز حساب کا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہین
اور تجہی سے مدد طلب کرتے ہین لیجا ہمین سیدہی رستہ کو رستہ اونلوگونکا
جن پر تو مہربان ہین نہ راہ اونکی جو مورد غضب ہین یا جو گمراہ ہین ۸ - کہہ
وہ ہی خدا ہے یکتا خدای قدیم کوئی چیز اوس سے نہین پیدا ہوئی اور نہ وہ کسی
چیز سے پیدا ہوا ہی اور نہ کوئی چیز اوسکے مانند ہے ۹ - مبارک ہی وہ خدا
جس کے قبضہ مین ہی بادشاہت اور وہ توانا ہی سب چیزون پر جسنی
پیدا کی موت اور حیات تاکہ معلوم ہو کہ کون شخص تم مین سی ہے سب سے
زیادہ سچا اپنے کامون مین وہی ہے طاقتور اور بخشنے والا جسنے پیدا
کئی ہین سات آسمان ایک دوسری پر کوئی عیب تو نہین نکال سکتا
خلقت مین خدای رحیم کے بار بار دیکہہ تو نظر غور سے پس تیری نظر سست ہو کر
اور تہک کر تیری ہی پاس پہر آئیگی ۱۰ - تو نہین دیکہتا کہ خدا جانتا ہے
جو کچہہ کہ ہے آسمان اور زمین پر کوئی کلام خفیہ تین شخصون مین نہین ہوتا
مگر وہ اونمین کا چوتہا ہے اور پانچ مین مگر وہ اونمین کا چھٹا ہے نہ ان سے
کم لوگون مین اور نہ انسی زیادہ مین مگر وہ اونکا شریک جہان کہین وہ ہون

اے لوگو تم فقیر ہو خدا کی لکن خدا غنی ہے اور لایق تعریف ہے جو مہیا
کرتا ہی تمہارے لئے رزق کو آسمان اور زمین سی جو رکہتا ہو قدرت سماعت
پرا اور نظر پرا اور جو پیدا کرتا ہی زندون کو مردو سی بتحقیق کہ وہ جواب دینگے
خداوندا تو ایسا ہی ہے پس کہہ تو کہ کیا تم نہ ڈروگے اوس سے ۱۵ - کیا
کوئی شخص بزرگی چاہتا ہو سب بزرگیان خدا مین ہین نیک باتین چلی جاتی ہیں
اوسکی پاس اور نیک عمل کو وہ عزت دیگا لکن عذاب ہولناک منتظر ہی اوس
شخص کا جو ناانصافی کرتا ہی اور فریب ایسی لوگون کے بتحقیق کہ وہ (خدا)
باطل کردیگا ۱۶ - وہ لوگ کہتی ہین کہ خدائے رحیم اولاد رکہتا ہی پس کتنے
کلمہ کفر کہا قریب ہی کہ آسمان اور زمین شگافتہ ہو جائین اور پہاڑ ٹکڑے
ٹکڑے ہو جائین بسبب اسکی کہ وہ نسبت دیتے ہین بیٹے کی خدائے رحیم
کیطرف حالانکہ یہہ نہین شایان ہے خدائے رحمن کو کہ اولاد رکھے
بتحقیق کہ کوئی چیز آسمان اور زمین پر نہین ہے مگر وہ جائیگی
خدائے رحمن پاس مثل اوسکے بندون کے

آیات در باب راحت اور مصیبت کن لوگونکو ہوگی

قسم ہے اوس رات کی جبکہ وہ پہیلاتی ہے اپنی تاریکی قسم ہی اوس
دن کی جبکہ وہ روشن ہوتا ہی قسم ہی اوس شخص کی جسنے پیدا کئی ہین
نر اور مادہ بتحقیق کہ تم جدا جدا مطلب کیلئے کوشش کرتے ہو لکن وہ شخص جو دیتا ہی
خیرات اور ڈرتا ہے خدا سے اور اطاعت کرتا ہے نیکیون کی پس اوسکے لئے ہم
آسان کردینگے راہ خوشی کی لکن جو شخص کہ حریص ہی اور دولت کیطرف

مائل ہی اور جو کہتا ہی نیکی کو کہ جھوٹ ہی پس اوسکے لئے ہم آسان کردینگی راہ مصیبت کی ۲۔ یہ خدا ہے جسنے مستحکم کی ہے بنیاد زمین کے اور اوسپر بنایا ہی آسمانون کو اور بنایا ہی تمہین اور کین ہین تمہاری صورتین اچھی اور دیتا ہی تمہین رزق حسن یہہ خدا تمہارا رب ہی پس مبارک ہی خدا جو مالک ہی تمام عالمونکا کوئی خدا نہین سوا اوسکے پس جاؤ اوسکے پاس اور اوسکی عبادت خالص کرو جمیع تعریفین ثابت ہین خدا کے لئے جو پروردگار ہے تمام عالمونکا وہی دیتا ہی زندگی اور موت اور جب وہ ارادہ کرتا ہی کسی چیز کا تو وہ اوس سے کہتا ہے کہ ہو جا تو بس وہ ہو جاتی ہے فقط۔۔۔۔۔

آیات درباب ناشکرگذاری انسان نسبت خدا کے

قسم ہے اون ہنہنانے والے گھوڑون کے اور اون گھوڑون کی جنکی ٹاپونسی ہنگام جنگ چنگاریان نکلتی ہین اور اونکی جو جھپٹ کر حملہ کرتے ہین صبح کو اور اپنی ٹاپونسی خاک اوڑاتے ہین اور صفین چیر کے لشکر مین گھس جاتی ہین بتحقیق کہ انسان اپنے پروردگار کا ناشکرگذار ہے اور اس امر کا وہ خود گواہ ہی اور بتحقیق کہ وہ اس دنیا کی نفع کی بہت محبت رکہتا ہی کیا وہ نہین جانتا کہ جب وہ چیز جو قبر مین ہے محشور کیجائے گی اور جو چیز آدمیون کے دلون مین ہی ظاہر کیجائے گی بتحقیق کہ اونکا پروردگار آگاہ ہوگا اوسدن اونسے

آیات درباب روز قیامت

اوس روز (آخری) کو صور پھونکا جائیگا پس جو چیزین کہ زمین پر ہین سب خوف زدہ ہو جائینگی سوا اوس شخص کے جسکو خدا چاہیگا کہ نجات دے

اور سب جائینگے اوسکی خدمت مین مثل سائلون کے ۲ - اور تو دیکھیگا
کہ وہ پہاڑ جنکو تو ایسا مضبوط خیال کرتا ہی اسطرح پارہ پارہ ہو جائین گے
جسطرح ابر پہٹ جاتا ہی یہ صنعت ہو خدا کی جو انتظام کرتا ہے ہر چیز کا جو کچھ
کہ تم کرتے ہو وہ خوب جانتا ہی ۳ - جبکہ زمین مین زلزلہ پڑجائیگا اور
وہ اپنے بوجھہ نکال کر پہینک دیگی اور لوگ کہین گے کہ اوسی کیا ہو گیا ہی
اوسدن وہ کہیگی اپنی خبرین اسواسطے کہ تحقیق خدا اوسے وحی کریگا او
دن بنی آدم آئین گے صف بستہ دیکھنی کو اپنے اعمال اور جس شخص نے
بمقدار ایک ذرہ کے نیکی کی ہوگی پس اوسی دیکھے گا اور جس شخص نے بمقدار
ایک ذرہ کی بدی کی ہوگی پس اوسے دیکھے گا ۴ جبکہ آسمان پہٹ جائینگے
اور جب کہ ستارے منتشر ہوجائینگے اور جبکہ دریا آپسمین ملجائین گے
اور جبکہ قبرین اولٹ دیجائینگی پس ہر نفس کہے گا اپنے پیشتر اور حال کے
اعمال لیکن جبکہ ایک مرتبہ صور پہونکا جائیگا اور زمین اور پہاڑ شق ہو جائینگے
پس اوسدن وہ عذاب جسکی فوراً آنا چاہیئے فوراً آ جاوے گا اور آسمان
پہٹ جائیگا اسواسطے کہ اوس دن وہ ہوگا نرم اوسدن تم حاضر کئے جاو
سامنے اوسکے (خدا کے) اور کوئی عمل تمہارے مخفی عملونسے چہپا نہوگا
۵ - جبکہ آفتاب لپیٹا جائیگا اور جبکہ ستارے گر پڑینگے اور جبکہ پہاڑ
حرکت مین لائی جاوینگی اور جبکہ اونٹ جو دس مہینے کا حمل رکہتی ہونگی
چہوڑ دی جائین گے اور جبکہ جانوران صحرائی جمع کئے جائینگے اور جبکہ دریا
جوش مین آئینگے اور جبکہ روحین اپنے جسمونسے ملائی جائینگی اور

اور سب جاتے رہینگے اوسکی خدمت مین مثل سائلون کے ۲ – اور تو دیکھیگا
کہ وہ پہاڑ جنکو تو ایسا مضبوط خیال کرتا ہی اسطرح پارہ پارہ ہو جائین گے
جسطرح ابر پھٹ جاتا ہی یہ صنعت ہی خدا کی جو انتظام کرتا ہے ہر چیز کا جو کچھ
کہ تم کرتے ہو وہ خوب جانتا ہی ۳ – جبکہ زمین مین زلزلہ پڑ جائیگا اور
وہ لپنے بوجھ نکال کر پھینک دیگی اور لوگ کہین گے کہ اوسی کیا ہو گیا ہی
اوسدن وہ کہیگی اپنی خبرین اسواسطے کہ تحقیق خدا اوسے وحی کریگا اوس
دن سبی آدم آئین گے صف بستہ دیکھنے کو اپنے اعمال اور جس شخص نے
بمقدار ایک ذرہ کے نیکی کی ہوگی پس اوسی دیکھے گا اور جس شخص نے بمقدار
ایک ذرہ کی بدی کی ہوگی پس اوسے دیکھے گا ۴ جبکہ آسمان پھٹ جائینگے
اور جب کہ ستارے منتشر ہو جائینگے اور جبکہ دریا اسمین ملجائین گے
اور جبکہ قبرین اولٹ دیجائینگی پس ہر نفس کہیگا اپنے پیشتر اور حال کے
اعمال لیکن جبکہ ایک مرتبہ صور پھونکا جائیگا اور زمین اور پہاڑ شق ہو جائینگے
پس اوسدن وہ عذاب جسی فوراً آنا چاہیے فوراً آ دیگا اور آسمان
پھٹ جائیگا اسواسطے کہ اوس دن وہ ہوگا نرم اوسدن تم حاضر کیے جاؤ
سامنے اوسکے (خدا کے) اور کوئی عمل تمہارے مخفی عملونسی چھپا نرہیگا
۵ – جبکہ آفتاب لپیٹا جائیگا اور جبکہ ستارے گر پڑینگے اور جبکہ پہاڑ
حرکت مین لائی جاوینگی اور جبکہ اونٹ جو دس مہینے کا حمل رکھتی ہونگی
چھوڑ دی جائینگے اور جبکہ جانوران صحرائی جمع کیے جائینگے اور جبکہ دریا
جوش مین آئینگے اور جبکہ روحین اپنے جسمونسے پھر ملائی جائینگی اور

رکھتا ہے اپنے ملک مین سب چیزین اوسنے پیدا کی ہین اور مقدر کی ہین
اونکی تقدیرین قسم ہی اوس ستارہ کی جبکہ وہ غروب ہوتا ہی کہ تمھارا
صاحب (یعنی محمدؐ) جھوٹ نہین کہتا اور نہ گمراہ ہی اور نہ وہ کلام کرتا ہی
موافق اپنی خواہش نفسانی کے قرآن نہین ہے مگر وحی جو نازل کی ہی
اسپر اور تعلیم کی ہے اوسے وہ کتاب ایک شخص صاحب قوت اور عقل
نے تم کیا خیال کرتے ہو آگ کہ تم نکالتی ہو آیا تمنے وہ درخت پیدا کیا تھی
جس سے تم وہ لیتے ہو یا ہم اوسکی پیدا کرنیوالے ہین ہمنے مقرر کیا ہے اوسے
واسطے تنبیہ کو اور کیا ہی اوسے نافع واسطے مسافران صحرا کے پس تعریف
کر تو نام کی اپنے پروردگار کی جو خدائے جلیل ہے مین قسم کہاتا ہون
ستارون کے غروب ہونیکی (جو کہ ہے قسم اگر تم اوسے سمجھو) کہ یہہ
عزت کیا گیا قرآن ہے جسکی اصل لکھی ہے لوح محفوظ پر پس کوئی نہ چھوے
اوسے مگر وہ لوگ جو پاک ہین یہہ ایک وحی ہے اوس خدا کیجانب
سے جس نے پیدا کی ہین سب چیزین فقط ....

آیات درباب دیانت اور معاملات

افسوس ہے اون لوگون پر جو خراب کرتے ہین پیمانہ کو یا وزن کو جو کہ
اورونسے پورا وزن لیتے ہین لیکن خود اونہین کم وزن دیتے ہین کیو
کیا وہ نہین گمان کرتے کہ وہ پھر زندہ کیے جائینگے اوس روز عظیم کو وہ روز
جبکہ تمام بنی آدم حاضر ہونگے سامنے رب العالمین کے تم خدا کی رحمت سے
شکر پاؤ اپنے سینے کی قرآن جسے الکیا ہے اوسے اور تعلیم کیا ہے اوسکی

کلام فصیح آفتاب اور ماہتاب ہر ایک انمین سے پرکہتا ہے اپنا وقت مقرر
اور نباتات اور درخت جھکی ہین بندگی کے لئے اور آسمان کو اوس نے
بلند کیا ہی اور مقرر کیا ہے میزان کو تاکہ میزان مین تم تعدی نہ کرو لیکن وزن
سے انصاف دیانت کی اور نہ گھٹاؤ میزان کو تم - وہ صدا دے صدا کیا ہے کون شخص
تجہے بتائے گا کہ وہ صدا کیا ہے وہ روز جبکہ آدمی ہونگی مانند پروانہای پراگندہ کے
اور پہاڑ ہونگی مثل دہنکی ہوئی روئی کے اوسدن جس شخص کے پلہای عمل بہاری
ہونگے وہ خوش ہوگا لیکن وہ شخص جسکے پلہاے عمل ہلکی ہونگے
اوسکا مسکن وہ خندق ہے اور کون تجہے بتا سکتا ہے کہ وہ خندق
کس قدر خوفناک ہے خندق ہے جہنم سے) تحقیق کہ وہ ہی آتش شعلہ

آیات در باب محمد قرآن آپ پر نازل کیا گیا

تاکہ تو رنجیدہ نہ ہو (ای محمد) ہمنے نازل کیا ہے یہہ قرآن تجہپر مثل ایک تنبیہ کے
اون لوگون کے واسطے جو ڈرتے ہین یہہ ہی ایک پیام اوس شخص کیجانب
سے جسنے بنایا ہے زمین کو اور بلند کیا ہے آسمانون کو خدای رحیم بیٹہتا ہی
اپنے تخت پر اوسی کا ہے جو کچہہ ہے آسمانون پر اور جو کچہہ کہ ہے زمین
پر اور جو کچہہ کہ ہے اون دونون کے درمیان مین اور جو کچہہ کہ ہے
نیچے گیلی مٹی کے کچہہ ضرورت نہین ہے کہ تو بلند کرے اپنی آواز
اسواسطے کہ وہ جانتا ہے خفیہ باتین اور جو کچہہ کہ اون سے بہی
زیادہ پوشیدہ ہے کوئی خدا نہین ہے سوا اوسکے
بہت بڑے ہین اوسکے نام قصہ ہے دو بجھری

کلام فصیح آفتاب اور ماہتاب برابر ایک آئین سے سرگرم ہے اپنا وقت مقرر
اور نباتات اور درخت جھکی ہین بندگی کے لئے اور آسمان کو اوس نے
بلند کیا ہی اور مقرر کیا ہے میزان کو تا کہ میزان مین تم تعدی نہ کرو لیکن وزن
سا نہ دیانت کی اور نہ گھٹاؤ میزان کو تم – وہ صدمہ اور صدا کیا ہے کون شخص
تجھے بتائے گا کہ وہ صدا کیا ہے وہ روز جسکہ آدمی ہونگی مانند پروانہائی پراگندہ
اور پہاڑ ہونگی مثل دھنکی ہوئی روئی کے اوسدن جس شخص کے پلہائی عمل بھاری
ہونگے وہ خوش ہوگا لیکن وہ شخص جسکے پلہائے عمل ہلکی ہون
اوسکا مسکن وہ خندق ہے اور کون تجھے بتا سکتا ہے کہ یہ خندق
کس قدر خوفناک ہے خندق ہائے جہنم سے تحقیق کہ وہ ہی آتش شعلہ

آیات درباب محمد قرآن آپ پر نازل کیا گیا

تا کہ تو رنجیدہ نہ ہو (ای محمد) ہمنے نازل کیا ہے یہہ قرآن تجھپر مثل ایک تنبیہ کے
اون لوگون کے واسطے جو ڈرتے ہین یہ ہی ایک پیام اوس شخص کیجانب
سے جسنے بنایا ہے زمین کو اور بلند کیا ہے آسمانون کو خدای رحیم بیٹھتا ہی
اپنے تخت پر اوسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانون پر اور جو کچھ کہ ہے زمین
پر اور جو کچھ کہ ہے اون دونون کے درمیان مین اور جو کچھ کہ ہے
نیچے گیلی مٹی کے کچھ ضرورت نہین ہے کہ تو بلند کرے اپنی آواز
اسواسطے کہ وہ جانتا ہے خفیہ باتین اور جو کچھ کہ اون سے بھی
زیادہ پوشیدہ ہے کوئی خدا نہین ہے سوا اوسکے
بہت بڑے ہین اوسکے نام قسم ہے دوپہر کی

کلام فصیح آفتاب اور ماہتاب برابر ایک آئین سے رکہتا ہے اپنا وقت مقرر
اور نباتات اور درخت جہکے ہین بندگی کے لئے اور آسمان کو اوس نے
بلند کیا ہی اور مقرر کیا ہے میزان کو تاکہ میزان مین تم تعدی نہ کرو لیکن وزن
سانہ دیانت کی اور نہ گہٹاؤ میزان کو ۔ وہ صدا صدا کیا ہے کون شخص
تجہے بتائیگا کہ وہ صدا کیا ہے وہ روز جبکہ آدمی ہونگی مانند پروانہای پراگندہ
اور پہاڑ ہونگی مثل دہنکی ہوئی روئی کے اوسدن جس شخص کے پلہای عمل بہاری
ہونگے وہ خوش ہوگا لیکن وہ شخص جسکے پلہاے عمل ہلکی ہونگے
اوسکا مسکن وہ خندق ہے اور کون تجہے بتا سکتا ہے کہ یہ خندق
کس قدر خوفناک ہے خندق ہاے جہنم سے) تحقیق کہ وہ ہی آتش شعلہ

آیات در باب محمد (قرآن آپ پر نازل کیا گیا)

تاکہ تو رنجیدہ نہ ہو (ای محمد) ہمنے نازل کیا ہے یہ قرآن تجہپر مثل ایک تنبیہ کے
اون لوگون کے واسطے جو ڈرتے ہین یہ ہی ایک پیام اوس شخص کیطرف
سے جسنے بنایا ہے زمین کو اور بلند کیا ہے آسمانون کو خدای رحیم بیٹہتا ہی
اپنے تخت پر اوسی کا ہے جو کچہ ہے آسمانون پر اور جو کچہ کہ ہے زمین
پر اور جو کچہ کہ ہے اون دونون کے درمیان مین اور جو کچہ کہ ہے
نیچے گیلی مٹی کے کچہ ضرورت نہین ہے کہ تو بلند کرے اپنی آواز
اسواسطے کہ وہ جانتا ہے خفیہ باتین اور جو کچہ کہ اون سے ہی
زیادہ پوشیدہ ہے کوئی خدا نہین ہے سوا اوسکے
بہت بڑے ہین اوس کے نام قسم ہے دو پہر کی

کلام فصیح آفتاب اور ماہتاب ہر ایک اونمین سے چل رہا ہے اپنا وقت مقرر
اور نباتات اور درخت جھکی ہین سجدگی کے لئے اور آسمان کو اوس نے
بلند کیا ہی اور مقرر کیا ہے میزان کو تاکہ میزان مین تم تعدی نہ کرو لیکن وزن
راستی و دیانت کی اور نہ گہٹاؤ میزان کو تم ۔ وہ صدا و صدا کیا ہے کون شخص
تجہے بتائے گا کہ وہ صدا کیا ہے وہ روز جبکہ آدمی ہونگے مانند پروانہای پراگندہ کے
اور پہاڑ ہونگے مثل دہنکی ہوئی روئی کے اوسدن جس شخص کے پلہای عمل بہاری
ہونگے وہ خوش ہوگا لیکن وہ شخص جسکے پلہاے عمل ہلکے ہونگے
اوسکا مسکن وہ خندق ہے اور کون تجہے بتا سکتا ہے کہ وہ خندق
کس قدر خوفناک ہے خندقہاے جہنم سے تحقیق کہ وہ ہی آتش شعلہ

آیات درباب محمد قرآن آپ پر نازل کیا گیا

تاکہ تو رنجیدہ نہ ہو (ای محمد) ہمنے نازل کیا ہے یہہ قرآن تجہپر مثل آیات تنبیہ کے
اون لوگون کے واسطے جو ڈرتے ہین یہ ہی ایک پیام اوس شخص کیطرف
سے جسنے بنایا ہے زمین کو اور بلند کیا ہے آسمانون کو خداے رحیم بیٹہتا ہی
اپنے تخت پر اوسی کا ہے جو کچہہ ہے آسمانون پر اور جو کچہہ کہ ہے زمین
پر اور جو کچہہ کہ ہے اون دونون کے درمیان مین اور جو کچہہ کہ ہے
نیچے گیلی مٹی کے کچہہ ضرورت نہین ہے کہ تو بلند کرے اپنی آواز
اسواسطے کہ وہ جانتا ہے خفیہ باتین اور جو کچہہ کہ اون سے بہی
زیادہ پوشیدہ ہے کوئی خدا نہین ہے سوا اوسکے
بہت بڑے ہین اوسکے نام قسم ہے دوپہر کی

دست اندازی کرو اوس چیز مین جو اونکی ہے پس اونکو کوئی ضرر نہ پہونچاؤ اسواسطے کہ وہ ہین تمہارے بہائی خدا امتیاز کرتا ہے بے ایمان اور ایماندار مین اور اگر خدا چاہے گا تو تمہین عذاب کریگا

آیات درباب والدین

پروردگار حکم کرتا ہے کہ تم نہ عبادت کرو کسی کی سوا اوسکے اور مہربانی کرو اپنے مان باپ سے خواہ ایک اونمین سے خواہ دونون پیر ہوجائین اور نہ کہو اون سے اُف اور نہ اونہین ملامت کرو بلکہ ساتھہ عزت کے کلام کرو اون دونون سے اور اونسے بانکسار پیش آؤ اور کہو کہ خداوندا رحم کر اونپر جسطرح کہ اونہون نے مجہے تربیت کیا جبکہ چہوٹا سا تہا ـــــ اور ہمنے حکم کیا ہے آدمیون کو کہ مہربانی کرین اپنے مان باپ سے اوسکی مان برداشت کرتی ہی اوسے ساتھہ تکلیف کے اور جنتی ہی اوسے ساتھہ اذیت کے اور اوسکا حمل اور فصال تیس مہینون مین ہوتا ہے فقط

آیات درباب زہد و تقویٰ

آــــ کوئی نیکی نہین ہے تمہارے مونہہ پہیرنے مین طرف مشرق کے

یا مغرب کے لکن پرہیزگار وہ شخص ہے جو ایمان لایا ہے خدا پر اور روز قیامت پر اور ملائکہ پر اور کتب سماویہ پر جو شخص کہ خدا کی محبت سے دیتا ہے اپنی دولت اپنے عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کو اور اون لوگون کو جو سوال کرتے ہین جو خیال رکھتا ہی نماز کا اور دیتا ہے زکوٰۃ اور جو ہی اون لوگومین سے جو ہوتے ہین وفا کرنیوالے اپنے عہدون کے جبکہ وہ عہد کرتے ہین اور جو صبر کرتے ہین مصیبتون اور تکلیفون مین یہہ لوگ وہ ہین جو عمال اور پرہیزگار ہین یہہ لوگ وہ ہین جو ڈرتے ہین خدا سے فقط

آیات درباب نماز

پڑہ تو وہ چیز جو وحی کی گئی ہے تجہپر قرآن سے اور ہمیشہ بجالا نماز اسواسطے نماز منع کرتی ہے بُری اور ناپاک چیزون سے اور تحقیق کہ یاد کرنا خدا کا بہت بڑا امر ہے ۔ ہو تم ہمیشہ بجالانیوالی نماز کے اور دو زکوٰۃ اور جو نیکی کہ تمنے کی ہے اور بہیجی ہے پیشتر واسطے راحت دینے اپنی روحون کے تم پاؤگے اوسے خدا سے اسواسطے تحقیق خدا دیکہتا ہی جو کچہ کہ تم کرتے ہو تم ۔ خدا کا ہے مشرق اور مغرب پس جسطرف پہیرو تم اپنے منہکو نماز کے لیے اوسی طرف خدا ہی اسواسطے وہ ہی ہر جگہ حاضر اور جانتا ہی ہر چیز کو تم ۔ تحقیق وہ جو پڑہتے ہین کتاب خدا اور لحاظ رکہتے ہین نماز کا اور دیتے ہین زکوٰۃ خفیہ اور علانیہ اوس چیز مین سے جو ہمنے دی ہے اونہین امید رکہین ایک تجارت کی جسکے لیے زوال نہین ہے فقط

یا مغرب کے لکن پرہیزگار وہ شخص ہے جو ایمان لایا ہے خدا پر اور روز قیامت پر اور ملائکہ پر اور کتب سما ویہ پر جو شخص کہ خدا کی محبت سے دیتا ہے اپنی دولت اپنے عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کو اور اون لوگون کو جو سوال کرتے ہین جو خیال رکھتا ہی نماز کا اور دیتا ہے زکوۃ اور جو ہی اون لوگونمین سے جو ہوتے ہین وفا کرنیوالے اپنے عہدون کے جبکہ وہ عہد کرتے ہین اور جو صبر کرتے ہین مصیبتون اور تکلیفون مین یہہ لوگ وہ ہین جو عامل اور پرہیزگار ہین یہہ لوگ وہ ہین جو ڈرتے ہین خدا سے فقط

آیات درباب نماز

پڑہ تو وہ چیز جو وحی کی گئی ہے تجہپر قرآن سے اور ہمیشہ بجالا نماز اسواسطے نماز منع کرتی ہے بری اور ناپاک چیزون سے اور تحقیق کہ یاد کرنا خدا کا بہت بڑا امر ہے تم ہو تم ہمیشہ بجالانیوالی نماز کے اور دو زکوۃ اور جو نیکی کہ کرنے کی ہے اوسکو بہیجی ہے پیشتر واسطے راحت دینے اپنی روحون کے تم پاؤگے اوسے خدا سے اسواسطیکہ تحقیق خدا دیکہتا ہی جو کچہ کہ تم کرتے ہو تم خدا کا ہے مشرق اور مغرب پس جسطرف پہیرو تم اپنے تئین نماز کے لیئے اوسی طرف خدا ہی اسواسطیکہ وہی ہر جگہ حاضر اور جانتا ہی ہر چیز کو تم تحقیق وہ جو پڑہتے ہین کتاب خدا اور لحاظ رکہتے ہین نماز کا اور دیتے ہین زکوۃ خفیہ و علانیہ اوس چیز مین سے جو ہمنے دی ہے اونہین امید رکہین ایک تجارت کی جسکے لیئے زوال نہین ہے فقط